دُرود و سلام مع دیگر موضوعات پر مشتمل 63 بیانات کا مجموعہ

گلدستۂ دُرود و سلام

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیہ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ دعوت اسلامی

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
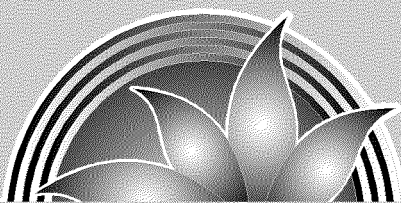
نام کتاب : گُلدستۂ دُرودوسلام

پیشکش : مجلس المدینۃ العلمیہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

سن طباعت :

تعداد :

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

تصدیق نامہ

۱۶ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"گُلدستۂ دُرودوسلام"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

27-05-2013

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ
اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

کتاب پڑھنے کی نیّتیں

''خیرالانام پر لاکھوں سلام'' کے **21** حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی **21** نیّتیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسَلَّم: **نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِنۡ عَمَلِہٖ۔** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(1) ہر بار حمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تعوُّذ و (4) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) (5) محفل میں بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھ کر دوسروں کو اس کی ترغیب دلاؤں گا۔ (6) رِضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (7) حتَّی الۡوَسۡع اِس کا باوُضو اور (8) قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا (9) قرانی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (10) جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا

نام پاک آئے گا وہاں "عَزَّوَجَلَّ" اور (11) جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں "صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسَلَّم" پڑھوں گا۔ (12) شرعی مسائل سیکھوں گا۔ (13) جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔ (14) اپنے ذاتی نسخے پر عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈرلائن کروں گا۔ (15) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا۔ (16) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (17) خود بھی دُرُودِ پاک کی عادت بناؤں گا۔ (18) اور دوسروں کو اس کے فضائل بیان کر کے ترغیب دلاؤں گا۔ (19) اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب آقا صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسَلَّم کی ساری امت کو ایصال کروں گا۔ (20) کتاب مکمل پڑھنے کے لئے بہ نیتِ حصولِ علمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ (21) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنفین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

دردِ سر سے نَجات

پورے سر کا دَرْد ہو یا شَقِیقہ (یعنی آدھے سر کا دَرد) بعد نمازِ عَصْر سورۃُ التَّکاثُر ایک بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درد میں اِفاقہ ہوگا۔ (گھریلو علاج، ص ۴۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارقادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَۃ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ علٰی اِحۡسَانِہٖ وَ بِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینة العلمیة''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰحضرت

(۲) شعبہ تراجمِ کُتُب

(۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کُتُب

(۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب

(۶) شعبہ تخریج

''المدینة العلمیة'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت

اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے اپنی عبادت کے واسطے جن وانس کی تخلیق فرمائی اور انہیں مختلف آسائشیں مہیا کرنے کے علاوہ ان پر لاتعداد انعامات فرمائے۔ یقیناً اس کی ہر نعمت بجائے خود نہایت اَہَمِّیت کی حامل ہے مگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو اس بات میں شک وشبہے کی گنجائش نہ ہوگی کہ ہمارے درمیان رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کسی نعمت کا خُصُوصِیَّت کے ساتھ تذکرہ کر کے اس پر احسان نہ جتلایا مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کو بصَراحت احسان سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللّٰہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔''

احساناتِ الٰہیہ کا تقاضا ہے کہ ہر حال میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی تعمیل کی جائے۔ یوں تو اس نے ہمیں کثیر اَحکامات کا مُکَلَّف کیا ہے مگر ان میں سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودوسلام پڑھنے والا حُکْم نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ اس کا حُکْم دینے سے پہلے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اور اپنے معصوم فِرِشْتوں کے دُرود بھیجنے کا تَذْکِرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللّٰہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔'' (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) اس کے بعد اس عظیم کام کا ہمیں بھی حکم دیا، بہت سی احادیثِ کریمہ بھی دُرودِ پاک کی ترغیب وفضیلت سے مالا مال ہیں۔

معلوم ہوا کہ دُرُودوسلام پڑھنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ غور کریں کہ ایک طرف تو جس مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شُمار احسانات ہیں اور دوسری طرف ہر خاص

موقع پر امّتِ عاصی کو یاد فرما کر جن کی چشمانِ کرم تر ہوگئیں کیوں نہ ایسے مُشْفِق ومہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے ان کی ذات پر دُرُودوسلام کی کثرت کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دُرُودوسلام کی خوب خوب ترغیب دلائی جاتی ہے۔ زیرِنظر کتاب بھی درحقیقت مدنی چینل کے سلسلے **''فیضانِ دُرُودوسلام''** میں کیے گئے بیانات ہی کا مجموعہ ہے۔ دُرُودِ پاک کی اہمیت و اِفادیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ ان بیانات کو **''گلدستۂ دُرُودوسلام''** کے نام سے تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعیٔ جمیل کررہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب پر شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (المدینۃ العلمیہ) کے 5 اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص سید عمران اختر عطاری مدنی اور فرمان علی عطاری مدنی نے خوب کوشش کی۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ {دعوتِ اسلامی}

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 29 دسمبر 2013ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیان نمبر 1

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ نور بار ہے: ''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔''

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی محفلِ ذکر میں شرکت کی سعادت نصیب ہو اور حضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی لیا جائے تو تزئینِ مجلس اور حصولِ برکت کیلئے **دُرُودِ پاک** پڑھ لینا چاہئے تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قیامت ہمارے لئے نور ہو اور ہماری بخشش ومغفرت کا ذریعہ بھی بن جائے جیسا کہ

سرکار پر پڑھا ہوا دُرود پاک کام آگیا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے:

''قِیامت کے دن حضرت سیدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اُس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنّت میں جارہا ہوگا اور اپنی اَولاد میں سے اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دَوزخ میں جارہا ہوگا۔ اسی اَثنا میں آدم عَلَیْہِ السَّلام سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک اُمّتی کو دَوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پکاریں گے، یااحمد! یااحمد! حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں گے: ''لَبَّیک اے ابُو الْبَشر!'' حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کہیں گے: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اُمّتی دَوزخ میں جارہا ہے۔'' یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑی چُستی کے ساتھ تیز تیز (قدموں سے) فِرِشتوں کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے: ''اے میرے رَبّ کے فِرِشتو! ٹھہرو۔'' وہ عرض کریں گے: ''ہم مُقَرَّر کردہ فِرِشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔'' جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مُبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: ''اے میرے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمَّت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا۔'' عرش سے نِدا آئے گی: ''اے فِرِشتو! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی اِطَاعت کرو اور اِسے لَوٹا دو۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جھولی سے سفید کاغذ نکالیں گے اور اُسے میزان کے دائیں پلڑے میں ڈال کر کہیں گے، ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پس وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: ''خوش بَخْت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے۔ اِسے جَنَّت میں لے جاؤ۔'' وہ بندہ کہے گا: ''اے میرے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے فِرِشتو! ٹھہرو، میں اِس بندے سے بات تو کرلوں جو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بڑی کرامت رکھتا ہے۔'' پھر وہ عرض کرے گا: ''میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، آپ کا چہرۂ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شَکل کتنی خُوبصُورت ہے، آپ نے میری لغزِشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحْم فرمایا (آپ کون ہیں؟)۔'' تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمائیں گے: ''اَنَا نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَھٰذِہٖ صَلَاتُکَ الَّتِیْ کُنْتَ تُصَلِّیْ عَلَیَّ وَقَدْ وَفَّیْتُکَ اَحْوَجَ مَا تَکُوْنُ اِلَیْھَا، یعنی میں تیرا نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا وہ دُرود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا اور میں نے تیری وہ تمام حاجات پُوری کردیں جن کا تو مُحتاج تھا۔''

(موسوعة ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللّٰه، ۱/۱۹، حدیث: ۷۹)

رَبِّ سَلِّمْ! کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں

پڑھ لئے دل سے جس نے چار سلام (ذوقِ نعت، ص ۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ برکت، ترقیٔ مَعرِفت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے کثرتِ **دُرُودوسلام** سے بڑھ کر کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے۔ یقیناً سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودوسلام** بھیجنے کے بے شُمار فضائل وبَرَکات ہیں جنہیں اِحاطۂ تحریر میں لانا مُمکن نہیں ہے۔

صلاۃ وسلام کے مَوضُوع پر بے شُمار کُتُب تَصْنِیف کی جاچکی ہیں۔ اس کے فَضائل وثَمرات عُلمائے کرام بیان فرماتے رہتے ہیں۔ قَلَم کی رَوشنائی تو خَتم ہوسکتی ہے، بیان کے اَلفاظ بھی خَتم ہوسکتے ہیں، مگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام** کا اِحاطہ نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھئے! **دُرُودِ پاک** ایسا عمل ہے کہ خود رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ بھی کرتا ہے۔ چُنانچہ قُرآنِ مَجید فُرقانِ حَمید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللّٰہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

اِس آیتِ مُبارکہ کے نازِل ہونے کے بعد محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، شَہنشاہِ خوش خِصال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **چہرۂ انور** خُوشی سے نُور کی کرنیں لُٹانے لگا اور فرمایا: ''مجھے مُبارکباد پیش کرو کیونکہ مجھے وہ آیتِ مُبارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے ''**دُنیا وَما فِیھا**'' (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زِیادہ مَحبوب ہے۔''

(روحُ البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۷/۲۲۳)

پوشِیدہ عِلْم

ایک مرتبہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیا رائے ہے اس فرمانِ باری عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں ''**اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ**''

نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِنَّ ھٰذَا لَمِنَ الْمَکْتُوْمِ، لَوْلَا اَنَّکُمْ سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْہُ مَا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ یعنی بے شک یہ پوشیدہ عِلْم سے متعلق بات ہے اگر تم لوگ مجھ سے اِس بارے میں سُوال نہ کرتے تو میں تُمہیں کچھ نہ بتاتا۔'' اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَکَّلَ بِیْ مَلَکَیْنِ لَا اُذْکَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَیُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا، بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے دو فِرِشتے مُقَرَّر فرمادیئے ہیں، جس مُسلمان کے سامنے میرا ذِکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرُود بھیجے، قَالَ ذَانِکَ الْمَلَکَانِ: غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَقَالَ اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ جَوَابًا لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ: اٰمِیْن، تو وہ دونوں فِرِشتے کہتے ہیں: ''اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ تیری مَغْفِرت فرمائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے فِرِشتے ان کے جواب میں آمین کہتے ہیں۔'' (کنزالعمال ،کتاب الاذکار،الباب السابع فی القرآن وفضائلہ، ۱/۱۷۱، الجزء الثانی،حدیث: ۳۰۲۴)

حضرتِ سیِّدُ ناعلّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''تفسیر دُرِّمنثور'' میں اِبنِ نَجّار اور اِبنِ مَرْدَوَیہ کے حوالے سے بیان کردہ رِوایت میں مزید اِضافہ نقل فرماتے ہیں: ''وَلَا اُذْکَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا اور جس مسلمان کے سامنے میرا ذِکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرُود نہ بھیجے قَالَ ذٰلِکَ الْمَلَکَانِ: لَا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ، وَقَالَ اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہُ لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ: اٰمِیْن تو وہ دونوں فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری مَغْفِرت نہ فرمائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے فِرِشتے ان کے جواب میں ''آمین'' فرماتے ہیں۔''

(درمنثور،پ ۲۲،الاحزاب،تحت الآیہ ۵۶، ۶۵۲/۶)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''مذکورہ آیتِ کریمہ (یعنی آیتِ دُرُود) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صَریح نعت ہے۔ اِس میں ایمان والوں کو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودوسلام بھیجنے کا حُکم دیا گیا ہے۔ لُطف کی بات یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں کافی اَحکامات صادِر فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج، وغیرہ وغیرہ مگر کسی جگہ یہ اِرشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں،

ہمارے فِرِشتے بھی کرتے ہیں اور اِیمان والو! تُم بھی کیا کرو، صرف دُرُودشریف کیلئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے، کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خُدا عزَّوَجلَّ کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔ یقیناً اللّٰہ تبارَکَ وَتعالٰی کے کام ہم نہیں کرسکتے اور ہمارے کاموں سے اللّٰہ عزَّوَجلَّ بُلَند وبالا ہے۔''

اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللّٰہ عزَّوَجلَّ کا بھی ہو، مَلائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حُکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔ جس طرح ہِلالِ عید پر سب کی نظریں جمع ہوجاتی ہیں اِسی طرح مَدینہ کے چاند پر ساری مَخلوق کی اور خُود خالق کی بھی نظر ہے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۸۳ ملخصاً)

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن اپنے نعتیہ دِیوان ''ذوقِ نعت'' میں کیا خُوب اِرشاد فرماتے ہیں:

جِنکے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جَمال
اے حَسیں! تیری اَدا اُس کو پسند آئی ہے (ذوقِ نعت،ص۱۷۵)

ایسا تجھے خالق نے طَرح دار بنایا
یُوسُف کو ترا طالِب دِیدار بنایا (ذوقِ نعت،ص۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیتِ کریمہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتوں کے دُرُود بھیجنے کا ذِکر کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی دُرُود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ یہ بات ذِہن نشین رہے کہ اگرچہ ایک ہی لَفْظ کی نسبت **اللّٰہ** تعالٰی، فِرِشتوں اور مُومنین کی طرف کی گئی ہے لیکن مَنسُوب اِلیہ کے اِعتبار سے اسکا معنیٰ مختلف ہے۔ چنانچہ امام بَغوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ''**اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا دُرُود ہے رَحمت نازِل فرمانا، جبکہ فِرِشتوں کا اور ہمارا دُرُود دُعائے رَحمت کرنا ہے۔''

(شرح السنة للامام بغوی، کتاب الصلاۃ ،باب الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مذکورہ آیتِ مُبارکہ میں یہ خبر دی ہے کہ ہم ہر آن اور ہر گھڑی اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمتوں کی بارِش برساتے ہیں۔ یہاں ایک **سُوال** یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خُود ہی رَحمتیں نازِل فرمارہا ہے تو ہمیں **دُرُود شریف** پڑھنے یعنی رَحمت کے لیے دُعا مانگنے کا کیوں حُکم دیا جارہا ہے، کیونکہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو، تو جب پہلے ہی سے رَحمتیں اُتر رہی ہیں، پھر مانگنے کا حُکم کیوں دیا؟

اِس کا جواب یہ ہے کہ کوئی سُوالی کسی دَروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کے مال واَولاد کے حق میں دُعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے، سَخی کے بچے زِندہ رہیں، مال سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دُعائیں مالکِ مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا مُہذَّب سُوالی ہے، بِھیک مانگنا چاہتا ہے مگر

ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے، خُوش ہو کر کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں حُکم دیا گیا: اے اِیمان والو! جب تُم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اَولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک پیارا حبیب ہے، محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، اُس کے اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) کی اور اُس کے اَصحاب کی خیر مانگتے ہوئے، اُن کو دُعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رَحمتوں کی اُن پر بارِش ہو رہی ہے اُس کا تُم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔

(شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۸۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان چھینٹوں میں سے ایک چھینٹا یہ ہے کہ رِوایت میں آتا ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہُ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً، یعنی جس نے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے اس پر ستّر رَحمتیں نازِل فرماتے ہیں۔"

(مسند احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۱۴، حدیث: ۶۷۶۶)

دُرُود شریف پڑھنا دَرْاَصل اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اَعلیٰ ترکیب ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش شریف"** میں بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا (حدائقِ بخشش،ص۳۶۳)

مُفسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان مزید اِرشاد فرماتے ہیں: "اِس آیتِ مُقدَّسہ میں مُسلمانوں کو خبردار فرمادیا گیا کہ اے **دُرُود و سلام** پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گُمان بھی نہ کرنا کہ ہمارے **محبوب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری رَحمتیں تُمہارے مانگنے پر مَوقُوف ہیں اور ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تُمہارے **دُرُود و سلام** کے مُحتاج ہیں۔ تم دُرُود پڑھو یا نہ پڑھو، اِن پر ہماری رَحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔ تُمہاری پیدائش اور تُمہارا دُرُود و سلام پڑھنا تو اب ہوا۔ پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جب کہ **"جب"** اور **"کب"** بھی نہ بنا تھا۔ **"جہاں" "وہاں" "کہاں"** سے بھی پہلے اِن پر رَحمتیں ہی رَحمتیں ہیں۔ تم سے دُرُود و سلام پڑھوانا یعنی پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دُعائے رَحمت منگوانا تُمہارے اپنے ہی فائدے کے لیے ہے تم دُرُود و سلام پڑھو گے تو اِس میں تُمہیں کثیر اَجر و ثواب ملے گا۔" (شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۸۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ارشاد فرماتے ہیں: ''کسی گُناہ سے جان چُھڑانی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس گُناہ کے بارے میں قُرآن وحدیث میں جو مَذَمَّت وارِد ہوئی نیز اسکے کرنے پر جو عذابات بیان ہوئے، ان کا مُطالَعہ کریں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ غیر مَحسُوس طریقے پر اس گُناہ کا علاج شُروع ہوجائے گا۔ نیز کسی نیک عمل کی عادت بنانی ہو تو اسکے فَضائِل اور ثواب پر توجُّہ کریں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل اس نیک عمل کی طرف مائل ہوگا۔'' آیئے! دُرُود وسلام کی عادت بنانے کی نِیَّت سے اسکے کچھ فَضائل سُنتے ہیں۔

اِنعامات کی بَرسات

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''جذبُ القُلوب'' میں ارشاد فرماتے ہیں: ''جب بندۂ مُومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ (عَزَّوَجلَّ) اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، (دس گُناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۲۵۷۴) اور بیس غَزَوات میں شُمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الحاء، ۱/ ۳٤۰، حدیث: ۲٤۸٤) دُرُودِ پاک سببِ قُبولیتِ دُعا ہے، (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/ ۲۲، حدیث: ۳۵۵٤) اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واجب ہوجاتی ہے۔ (معجم الاوسط،من اسمه بكر، ۲/ ۲۷۹،حدیث: ۳۲۸۵) مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابِ جنّت پر قُرب نصیب ہوگا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے،(درمنثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآية۵۶، ۶/ ۶۵۴، ملخصًا) دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، (جلاء الافهام، ص ۲۳۴) صَدَقہ کا قائم مَقام بلکہ صَدَقہ سے بھی اَفضل ہے۔'' (جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی عَلَیہ رَحمۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: ''دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحبّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہوجاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔''

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے، سَکَراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے، دُنیا کی تَباہ کارِیوں سے خَلاصی

(نَجات) ملتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں، مَلائکہ دُرُود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا۔ عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ **دُرُود شریف** پڑھنے والے کا نام حُضُور سراپا نُور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھتی ہے، محاسِنِ نبویہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دل میں گھر کر جاتے ہیں اور کثرتِ **دُرُود شریف** سے صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہو جاتا ہے اور خُوش نصیبوں کو دَرَجہ قُربتِ مُصْطفوی صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہو جاتا ہے اور خواب میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدارِ فیضِ آثار نصیب ہوتا ہے۔ روزِ قیامت مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافَحہ کی سعادَت نصیب ہوگی، فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحبَّت رکھتے ہیں، فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں۔ اور فِرِشْتگانِ سَیّاحین (زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے) اُس کے **دُرُود شریف** کو مدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ بے کَس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ

پیش کرتے ہیں۔ (جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سعادتِ عظمٰی

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''جذبُ الْقُلوب'' میں مزید فرماتے ہیں: ''دُرُودوسلام پیش کرنے والے کے لیے سعادت دَرسعادَت یہ ہے کہ اُسے سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس جوابِ سلام سے مُشرَّف فرماتے ہیں۔ایک اَدنیٰ غُلام کے لیے اِس سے بالاتر سعادَت اورکون سی ہوسکتی ہے کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود جوابِ سلام کی صُورَت میں دُعائے خَیر وسَلامَتی فرمائیں۔اگرتمام عُمر میں صِرف ایک بار بھی یہ شَرف حاصل ہوجائے توہزار ہاشرافت وکرامت اورخَیر وسَلامتی کا مُوجب ہے۔'' (جذبُ القلوب، ص ۲۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اِسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول میں بکثرت سُنَّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں،فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ سُنَن ومُستحبات کی پابندی کا بھی ذِہن دیا جاتا ہے،نیز ذِکرودُرُود کی کثرت کا بھی عادی بنایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ حمدِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اورنعتِ پاکِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہاریں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے حمد و نعت کی بَرَکات حاصل کرنے والوں پر بعض اَوقات ایسی کرم نوازی ہوتی ہے کہ سُننے والے اَش اَش کر اُٹھتے ہیں۔ چُنانچہ

مُصطفٰے جانِ رَحمَت کا دِیدار

مَرکزُ الاَولیا (لاہور) کے مُقیم اِسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب کچھ اسطرح ہے کہ خُوش قِسمَتی سے ایک بار مجھے عاشِقانِ رسُول کے ہمراہ سُنَّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافِلے** میں سَفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ سَفر کے دوران ایک روز شُرکائے قافِلہ نے مَحفلِ نعت کا اِنْعِقاد کیا جس میں عاشِقانِ رسُول نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں ڈوب کر پُرسوز اَنداز میں نعتِ رسُول پڑھیں جنہیں سُن کر میرا دل چوٹ کھا گیا اور اسی سوز و گداز کے عالَم میں میری آنکھ لگ گئی۔ ظاہری آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما ہیں اور میں بِلک بِلک کے رو رہا ہوں۔ اتنے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مجھ اَدنیٰ اُمَّتی پر رحم آ گیا اور آپ نے اپنے دامنِ رَحمت کو وسیع فرمایا اور مجھ عِصْیاں شعار کو آغوشِ رَحمت میں جگہ عطا فرمائی۔ مجھے یوں لگا جیسے مجھے جہاں بھر کا خزانہ مل گیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

یہ سب بہاریں **مدنی قافلے** میں سفر کرنے کی وجہ سے ملیں ورنہ کہاں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور کہاں مجھ سا عاصی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں **نبیِّ** کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی **مَحَبَّت** عطا فرما، زندگی بھر آپ کی سنتوں پر چلنے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیِّبہ پر کثرت سے جھوم جھوم کر **دُرُود و سلام** کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مُصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں زَبان کی تیزی کی شکایت کی تو فرمایا: تم اِستِغفار کو لازِم کیوں نہیں کر لیتے؟ بے شک میں دن میں سو بار اِستِغفار کرتا ہوں۔

(مسند احمد، ۹/ ۹۵، حدیث: ۲۳۴۰۰)

بیان نمبر 2

شفاعت واجِب ہوگئی

حضرتِ سَیِّدُ نا رُوَیفَع بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے یہ دُرُود شریف پڑھا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ ''تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

(معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵/ ۲۶، حدیث :۴۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دُرُود کو یاد کر لیجئے اور اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کثرت کیساتھ پڑھتے رہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسکی برکت سے روزِ قیامت ہم گُناہ گاروں کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اس کے علاوہ **دُرُود پاک** کے بے شُمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُرُود پاک کی بَرَکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ

قبولیتِ دُعا کا پروانہ

حضرتِ سَیِّدُ نا فُضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ

الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کلمات سے دُعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ، یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔'' رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُود ِپاک پڑھ، پھر اسکے بعد دُعا مانگ۔''

راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہوکر) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُود پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات......الخ، ۵/ ۲۹۰، حدیث:۳۴۸۷)

بیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم وضروری ہے کہ دُعا کے اوّل وآخر نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم پر دُرُود پاک پڑھا کرے جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 318 صفحات

پر مشتمل کتاب ''**فضائلِ دعا**'' صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، رئیسُ الْمُتَکَلِّمین حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المنّان دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''اوّل وآخر نبی صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہ وَسَلَّم اور اِن کے آل واَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرُود اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مَقْبول ہے اور پروَرْدْگار کریم اس سے برتر کہ اوّل وآخر کو قبول فرمائے اور وسط (درمیان) کو رد کردے۔''

زَمین وآسمان کے دَرمیان مُعلّق دُعا

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے دَرمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہو پاتی۔'' (ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی......الخ، ۲/ ۲۸، حدیث: ۴۸۶) اس کے حاشیے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مُجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: بلکہ بَیہقی وابو الشیخ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے راوی، حُضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی دُعا اللہ تعالٰی سے حجاب میں ہے جب تک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے

اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔'' (کنز العمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدعاء، ۱/ ۳۵، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲) اے عزیز! دُعا طائر ہے اور دُرُود شَہپر، طائر بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازُو کا سب سے بڑا پَر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کرسکتا اسے شَہپر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور **دُرُودِ پاک** اسکے شَہپر کی مانِند ہے لہٰذا ایسا پرندہ جس کا شَہپر ہی نہ ہو وہ کیا اُڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرُودِ پاک سے خالی ہو کیونکر مَقْبول ہوسکتی ہے! (فضائلِ دُعا ص ۶۹)

لہٰذا ہمیں بھی اپنی دُعا کی اِبتدا و اِنتہا میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر **دُرُود پاک** پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقْبول ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تعالٰی کے مَعصُوم فِرِشتے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَوضۂ انور پر حاضری دے کر دُرُود وسلام کا تُحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

دربارِ نبی میں فِرشتوں کی حاضِری

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ حضرتِ

سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے۔لوگوں نے رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرتِ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ نے فرمایا:''ہر دن ستّر ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ چڑھ جاتے ہیں اور ان کی مِثْل (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں ''حَتّٰی اِذَاانْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِی سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَةِ یَزِفُّوْنَهٗ، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستّر ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔''

(مشکاۃ،کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق،باب الکرامات، ۲/۴۰۱ ،حدیث: ۵۹۵۵)

اس روایت کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان ارشاد فرماتے ہیں:''خیال رہے کہ ہمیشہ سارے ہی فِرِشتے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستّر ہزار فِرِشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضِریٔ دربار کی اِجازت ہوتی ہے۔ یہ حضرات حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت حاصل کرنے کو حاضِری دیتے ہیں۔ جو فِرِشتہ ایک بار حاضِری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضِری کا شَرَف نہیں ملتا۔

ساری عمر میں صِرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضِری نصیب ہوتی ہے۔ یَزِفُّوْن بنا ہے زَفٌّ سے، زَفٌّ کے معنیٰ ہیں: محبوب کو محبوب تک پہنچانا، اسی سے ہے زَفَاف (یعنی رخصتی) کہ اس میں دُولہا کو دُلہن کے گھر تک پہنچایا جاتا ہے، یعنی قِیامت کے دن اس دن کی ڈیوٹی والے فِرِشتے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا کی طرح اپنے جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالیٰ تک پہنچائیں گے۔''

(مراٰۃ، ۲۸۲/۸تا ۲۸۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسُنّت مُجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''حدائقِ بخشش شریف'' میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

سَتّر ہزار صبح ہیں سَتّر ہزار شام
یوں بندَگیٔ زُلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حُکم کب مجال پرندے کو پَر کی ہے

اے وائے بے کسی تمنّا کہ اب اُمید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سَحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے
مَعْصُوموں کو تو عُمر میں صِرف ایک بار، بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عُمر بھر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن ہو یا رات ہمیں اپنے مُحسن و غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام** کے پُھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔ اِس میں ہر گز کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ یُوں بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شُمار اِحسانات ہیں۔ بَطْنِ سَیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دُنیائے آب و گِل میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: **رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ** یعنی پَرْوَرْدَگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔ (فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲)

امام زرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی **نَقْل فرماتے ہیں:** ''اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِرْیہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔''

(زرقانی علی المواھب، ذکر تزویج عبداللہ آمنۃ، ۱/ ۲۱۱)

حدیث شریف میں ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:**

"یَا اُمَّ ھَانِی اِنَّ جِبرِیلَ عَلَیْہِ السَّلَام اَخبَرَنِی فِی مَنَامِی اَنَّ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَھَبَ لِی اُمَّتِی کُلَّھُم یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اے اُمِّ ہانی! جبریل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے مجھے سوتے میں خبر دی کہ میرا رَبّ قیامت کے دن میری ساری اُمَّت (کا معاملہ) میرے سپُرد کردے گا۔" (تفسیر مقاتل، ۳۴۹/۲)

"رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی" کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا "الصَّلٰوۃُ والسَّلام" (قبالۂ بخشش ،ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفرِ مِعراج پر روانگی کے وقت اُمَّت کے عاصِیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی وکلم اللّٰہ موسٰی تکلیمًا، ۴/ ۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفھوماً) عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گُنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔ (مسلم، باب دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامتہ وبُکائہ شفقۃ علیھم، ص ۱۳۰، حدیث: ۳۴۶ مفھومًا) جب قَبر شریف میں اُتارا لبِ جاں بخش کو جُنبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔

قِیامت میں بھی اِنہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے "نَفْسِی نَفْسِی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی" (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس غمخوارِ اُمَّت کے لب پر "یَارَبِّ اُمَّتِی

اُمَّتِی“ (اے رَبّ! میری اُمَّت کو بخش دے) کا شور ہو گا۔

(مسلم،باب ادنی اھل الجنّة منزلة فیھا، ص١٢٦،حدیث:٣٢٦)

لٰہذا مَحَبَّت اور عقیدت بلکہ مُرُوَّت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد اور **دُرُود و سلام** سے کبھی **غَفلَت** نہ کی جائے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذِکر اُس کا اپنی عادت کیجئے (حدائقِ بخشش،ص١٩٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے کس قدر مَحبَّت فرماتے ہیں کہ ہر وقت اپنی گُناہ گار اُمَّت کی بخشش کے لیے اپنے رَبّ کے حُضُور التجائیں اور دُعائیں کرتے ہیں یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شُمار احسانات ہیں۔مگر یہ کب مُمکن ہے کہ ہم اُن کا شکریہ ادا کرسکیں۔بس اِتنا ہی کریں کہ اُن پر **دُرُود و سلام** کے تُحفے بھیجا کریں یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں دُعائے رَحمت کیا کریں۔جیسے فُقرا سخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔

شُکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا
دِل تم پہ فِدا جانِ حسن تم پہ فِدا ہو (ذوقِ نعت،ص١٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو خُوش نصیب لوگ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرُودوسلام بھیجنے کو وظیفہ بنالیتے ہیں اور لوگوں کو بھی **دُرُودپاک** پڑھنے کی ترغیب دِلاتے ہیں، زِندگی بھرسرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظْمَت ومَحَبَّت کا دَرس دیتے ہیں اور لوگوں کو عشقِ رسُول صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَنگ میں رَنگ دیتے ہیں، جب وہ اَہلِ دُرُوداور اَہلِ مَحَبَّت اس دُنیائے فانی سے عالَمِ جاوِدانی کی طرف سَفر کرتے ہیں تو اُن پر کیسا کرم ہوتا ہے، آیئے اس کی ایک جھلک مُلاحَظہ فرمایئے۔

قَبْر سے مُشک کی خُوشبُو!

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعَبْدُاللّٰہ مُحَمَّد بن سُلیمان اَلجُزُولی عَلَیْہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے دُرُودشریف کی بہت ہی جامع کِتاب بنام''**دَلائِلُ الْخَیْرات**''لکھی ہے جو بہت ہی مشہور اور اَہلِ مَحَبَّت میں کافی مَقبول ہے۔ چُنانچہ صاحبِ ''**مَطالِعُ الْمَسَرَّات**'' لکھتے ہیں:''یہی وہ حضرتِ شیخ جزولی ہیں جن کے مُتعلِّق یہ بات پایۂ ثُبوت تک پہنچ چکی ہے کہ آپ کی قبرِ انور سے کستُوری (یعنی مُشک) کی خُوشبُو مہکتی تھی کیونکہ آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ اپنی زِندگی میں دُرُودِپاک بہت زِیادہ پڑھا کرتے تھے۔'' (مطالع المسرات مترجم، ص۵۴)

77 سال بعد بھی جِسم سَلامَت

آپ رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وِصال کے ستتر (۷۷) سال کے بعد آپ

کے جسدِ مُبارک کو مقامِ ''سُوْس'' سے ''مراکش'' منتقل کرنے کے لیے قبر سے نکالا گیا تو آپ کا **کفنِ مبارک** بھی بوسیدہ نہ ہوا تھا۔ آپ کا **جسمِ مبارک** بالکل صحیح وسالم تھا۔ وِصال سے قَبْل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ نے داڑھی مُبارک کا خط بنوایا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے آج ہی خط بنوا کر لیٹے ہیں۔ بلکہ کسی نے اِمتحاناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ کے رُخسارِ مُبارک کو اُنگلی رکھ کر دَبایا، جب اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید ہوگئی، جیسے زِندوں کا ہوتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ جگہ سُرخ ہوگئی (یعنی جس طرح زِندوں کے جسم میں خُون رَواں ہوتا ہے اور دبانے سے یُوں ہی ہوتا ہے) اور یہ ساری بہاریں **دُرُودِ پاک** کی کثرت کی بَرَکت سے ہیں۔

(مطالع المسرات مترجم، ص ۵۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فُضُول وبیکار باتوں کی عادت چُھڑا کر اپنی زبان کو ذِکرو دُرُود، تِلاوت ونعت اور دیگر اچھی باتوں کا عادی بنانے کیلئے ہر دَم تبلیغِ قُرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اِسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے ہفتہ وار اِجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے ساتھ **مدنی قافلے** میں سَفر کی بڑی بَرَکتیں ہیں، بے شُمار اَفراد جو گُناہوں بھری زِندَگی بَسر کر رہے تھے **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے تائب ہوکر پابندِ صلوٰۃ وسُنَّت بن گئے۔ چُنانچہ

مارشل آرٹ کا ماہر مُبلِّغ کیسے بنا؟

سَردار آباد (فیصل آباد) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ **دعوتِ اِسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قَبل میں بگڑے ہوئے کِردار کا مالک تھا، جُھوٹ، غیبت، چُغلی جیسے گُناہ میری نوکِ زبان پر رہتے اور بد نِگاہی کرنا میرے روز کے معمولات میں شامل تھا۔ میں **مارشل آرٹ** سیکھا ہوا تھا جس کے بَل بوتے پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا۔ ہر نئے **فیشن** کو اَپنانا میرا وَطیرہ تھا۔ آہ! نمازوں سے اس قَدر دُوری تھی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس نماز کی کتنی رَکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر کار عِصْیاں کے دِن خَتْم ہوئے، رَحمت کا دَر کُھلا اور میری قِسمت یُوں چمکی کہ میری مُلاقات اپنے ایک دوست سے ہوئی جو تبلیغِ قُراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک **دعوتِ اِسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے **مدَنی قافِلے** میں سَفر کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی

قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ **مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسُول کی صُحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا تو اپنے گناہوں پر ندامت ہونے لگی** کہ زِندگی کا طویل حصّہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزار دیا! میری آنکھوں سے غَفلَت کا پردہ ہٹ چکا تھا، میری قلبی کیفیت ہی بدل گئی میں جب بھی بیان سُنتا میری آنکھوں سے سَیلِ اَشک رواں ہوجاتا حتّٰی کہ **مَدَنی قافِلے** کی واپَسی کے وَقت بھی مجھ پر رِقّت طاری تھی۔ چند دنوں بعد مجھے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِیارت نصیب ہوئی دیکھتے ہی ان کی مَحبَّت میرے دل میں گھر کرگئی، میں ہاتھوں ہاتھ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہوکر عطّارِی ہوگیا۔ تمام گُناہوں سے توبہ کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں زِندگی گزارنے لگا۔ یہ بیان دیتے وَقت میں ڈویژن مُشاوَرت میں **مَدَنی قافِلہ** ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور تادَمِ حیات **دعوتِ اِسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 3

ساری مَخلُوق کی آواز سُننے والا فِرِشتہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے۔ ''اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا، بے شک اللّٰہ تعالٰی نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ ''اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، جسے تمام مَخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ '' پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی......الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کی قُوَّتِ سَماعت

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بَختوَر ہے کہ اُس کا نام بمع وَلدیت بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نُکتہ بھی اِنتہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قبرِ مُنوَّر علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اس

قَدَر زِیادہ **قُوَّتِ سَماعت** دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر **دُرُود شریف** پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنتہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے **علمِ غیب** بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ **دُرُودِ پاک** پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی **قُوَّتِ سَماعت** اور **علمِ غیب** کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات و**علمِ غیب** کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللّٰہ تعالٰی اِمداد فرمائیں گے!

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا عِلم عطا فرمایا ہے جبھی تو آپ اپنے ہر اُمّتی کے حالات سے باخبر ہیں اور وَقتاً فوقتاً انکی دادرسی بھی فرماتے رہتے ہیں۔ اسکے علاوہ بھی اللّٰہ تبارَکَ وتعَالٰی نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو بے شُمار مُعْجِزات سے نَوازا ہے اگر ہم عُمر بھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف وکمالات نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام**

پڑھنے کے فضائل بیان کرتے اور سُنتے رہیں تو یہ خَتْم نہ ہوں۔میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت مُجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَرِی
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہُوں تجھے
لیکن رَضا نے خَتمِ سُخَن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے (حدائقِ بخشش، ص ١٧٥)

لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ خُوب خُوب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے فَضائل وکمالات بیان کرتے رہیں اوران سے حاصل ہونے والی بَرَکات سے مُستفیض ہوتے رہیں۔ان بَرَکتوں کوحاصل کرنے کا ایک ذَرِیعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر دُرُود پاک پڑھنا بھی ہے آیئے! ہم بھی دُرُود پاک کے کچھ فَضائل سُنتے ہیں اوراسے اپنے روز وشب کا وَظِیفہ بنانے کی نِیَّت بھی کرتے ہیں۔

آسمان کی مَسجد کا اِمام

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُاللّٰہ رَحِمَہُ اللّٰہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کوان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔میں نے

دَریافت کیا: اے اَبُو زُرْعَہ! کون سی عِبادت کے صِلے میں آپ کو یہ اِعْزازو اِکرام مِلا ہے۔ اُنہوں نے اِرشادفرمایا: ''میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں ''عَنِ النَّبِیِّ'' کے بعد ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ'' لکھا ہے اور تُم جانتے ہو کہ نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللّٰہ تَعَالٰی اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ یہ دُرُود شریف کی بَرَکت ہے کہ خُداوَندِ عالَم نے مجھے فِرشتوں کا امام بنادیا ہے۔'' (شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رای الموتی فی منامه......الخ، ص : ۲۹۴ ملخصًا)

ایک شاعر نے دُرُودوسلام کے حوالے سے کیا خُوب کہا ہے:

نظر کا نُور، دلوں کیلئے قَرار دُرُود عَقیدتوں کا چَمن، رُوح کا نِکھار دُرُود
چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اَندھیروں میں غَموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود
دُرُود رُوح کی بالیدگی کا ساماں ہے جَبینِ شوق کو دیتا ہے اک نِکھار دُرُود
دُرُود نغمۂ نعتِ نبی کا زِینہ ہے سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرُود
گُلاب ذِہن کے پردوں پہ کِھلنے لگتے ہیں زَباں پہ جب بھی مری آتا ہے مُشکبار دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عَظَمت وبُزُرگی ظاہر ہوتی ہے وہیں یہ دَرس بھی مِلتا ہے کہ

جس طرح زبان سے دُرُود و سلام پڑھنے کا بے شُمار اَجر و ثواب ہے اسی طرح نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ دُرُود و سلام کا لکھنا بھی مُوجِبِ برکات ہے۔ چُنانچہ اس ضِمن میں چند رِوایات سُنئے اور دُرُودِ پاک لکھنے کی عادت بنائیے۔

فِرِشتے صُبح و شام دُرُود بھیجتے رہیں گے

حضرتِ سَیِّدُنا جعفر بن محمد رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کلام سے مَوْقُوفاً مَرْوی ہے: ''جس نے کتاب میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود لکھا، جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام کتاب میں رہے گا فِرِشتے اِس شخص پر صُبح و شام دُرُود بھیجتے رہیں گے۔'' (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۴٦١)

دواُنگلیوں کے سَبب مَغفِرت ہوگئی

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوالْفَضْل اَلکِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اِنتقال کے بعد عیسیٰ بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَّاد نے خواب میں دیکھ کر دَریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سُلوک کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا، میرے ہاتھ کی صرف دو اُنگلیوں نے مجھے نَجات دلائی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَّاد نے تَعَجُّب و حیرانی سے پوچھا کہ اِس کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ

جب میں کتاب میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک لکھتا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسمِ گرامی کے بعد ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' لکھا کرتا تھا۔'' (القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ،ص۴۶۸)

حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ خواب میں ایک مُحدِّث کو دیکھ کر دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سُلوک کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے بخش دیا گیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا: ''جب میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک لکھتا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسمِ گرامی کے بعد ان دو اُنگلیوں سے ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' لکھا کرتا تھا۔'' (القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ،ص۴۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے اور لکھنے والے کا بہت بڑا مقام ہے۔ اَدب کا تقاضا یہی ہے کہ جب بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ اَقدس لکھا جائے تو اس کے ساتھ ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' ضرور لکھیں اور صِرف لکھنے ہی پر اِکتفا نہ کریں بلکہ زبان سے بھی دُرُود شریف پڑھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرود شریف لکھنا واجِب ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ 534 پر ہے: ''جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ اَقدس لکھے تو **دُرُودِ پاک** ضرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اس وقت دُرُود شریف لکھنا واجِب ہے۔''

(در المختارو ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: نصّ العلماء علی استحباب الصلاۃ...إلخ، ۲/۲۸۱)

''ص'' یا صَلْعَمْ لکھنا سَخْت حَرام ہے

اکثر لوگ آجکل دُرُود شریف کے بدلے صَلْعَم، عم، ؐ اور ؑ لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یونہی ''رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ'' کی جگہ ''رض''، ''رَحمۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ'' کی جگہ ''رح'' لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔ جن لوگوں کے نام محمد، اَحمد، علی، حسن، حُسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن ناموں پر ''ص''، ''ع'' بناتے ہیں یہ بھی مَمنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مُراد ہے۔ اس پر دُرُود کا اِشارہ کیا معنیٰ؟

(فتاوی رضویہ، ۲۳/۳۸۷و بہارِ شریعت ۱/۵۳۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ مُبارک کے ساتھ بھی عَزَّوَجَلَّ یاجَلَّ جلالہ پُورا لکھیں۔ آدھے جیم (ج) پر اِکتفا نہ کریں۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کل کیسا نازُک دور ہے۔ فُضُول مَضامین

میں تو ہزار ہا صفحات سیاہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا اِسمِ گرامی آتا ہے۔ لکھنے والے بھائی ''صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' کی مُختصر عِبارت لکھنے میں سُستی کر جاتے ہیں۔ امامِ اَہلسنّت عاشقِ ماہِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خِدمت میں اِستِفتاء پیش ہوا۔ مُستَفتِی نے سوال میں ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' کی جگہ ''صَلْعَم'' لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے اس پر تنبیہ فرمائی۔ چنانچہ ''فتاویٰ افریقہ'' میں تحریر ہے:

سوال میں ''صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم'' کی جگہ ''صَلْعَم'' لکھا ہے اور یہ سخت ناجائز ہے۔ یہ بَلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اَکابر وفُحُول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی ''صَلْعَم'' لکھتا ہے۔ کوئی ''صللم'' کوئی فقط ''ص'' کوئی ''عَلَیْهِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام'' کے بدلے ''عم'' یا ''ع م'' ایک ذَرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم بَرَکات سے دُور پڑتے اور مَحرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا پکڑتے ہیں۔ (فتاوی افریقہ، ص ۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

''صلعم'' کے مُوجِد کا ہاتھ کاٹا گیا

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکافِی

فرماتے ہیں: ''پہلا شخص جس نے دُرُود شریف کا اِختصار ایجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔'' (تدریب الراوی للسُیوطی، ص ۲۸۴) اللّٰہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) کتنا مَحبَّت بھرا دَور تھا کہ ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم '' کا مُخَفَّف اِیجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا۔ کیوں نہ ہو کہ جو صِرف مال کی چوری کرتا ہے اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اُس بدنصیب نے تو مال نہیں بلکہ عَظْمَتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور جس کے دل میں عَظْمَتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راسخ ہے وہ بخُوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں چوری کرنا زیادہ سنگین جُرم ہے۔ اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے لیکن اَفْسوس کہ آج کل تو یہ چوری عام ہوچکی ہے۔ ہر کتاب، ہر رِسالہ، ہر اَخبار ''صَلْعَم'' اور ''ﷺ'' سے بھرا پڑا ہے۔ اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ اب تو لوگوں کی زبان پر بھی ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم '' کے بجائے ''صَلْعَم'' ہی سُنائی دینے لگا ہے!

یاد رکھیے! ''صَلعم'' ایک مُہمَل کَلِمہ ہے۔ اس کے کوئی مَعْنٰی نہیں بنتے۔ (فتاوٰی افریقہ، ص ۵۰ ملخصاً) لہٰذا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت رکھنے والے اِسلامی بھائیو! جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔ پورا ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم '' لکھنے، پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

صلعم لکھنا محروموں کا کام ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ احمد بن شہابُ الدّین بن حجر ہیتمی مکّی علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الْغنی ''فَتَاوٰی حَدِیْثِیه ''میں لکھتے ہیں: ''وَکَذا اِسْمُ رَسُوْلِهٖ بِاَنْ یُکْتَبَ عَقْبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلَفِ کَالسَّلَفِ، رسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسم گرامی کے بعد''صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' لکھا جائے کہ یوں ہی تمام سلف صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔'' ''وَلَا یُخْتَصَرُ بِکِتَابَتِھَا بِنَحْوِ''صَلْعَمْ'' فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِیْنَ ،یعنی دُرود لکھتے وقت اِس کو اِختصار کر کے ''صَلْعَم'' نہ لکھا جائے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔'' (الفتاوی الحدیثیه، مطلب فی بیان کیفیة وضع الکتب، ص ۳۰۶) اور جو خوش نصیب لوگ نام مبارک کے ساتھ دُرود پاک لکھنا پڑھنا اپنی عادت بنا لیتے ہیں وہ اسکی بَرَکات بھی حاصل کرتے ہیں۔

''وَسَلَّم'' پر چالیس نیکیاں

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو سُلَیْمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مُتعلق واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں مَدَنی سرکار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کیا۔ سرکار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے ابُوسلیمان! تو میرا نام لیتا ہے اور اس پر دُرود شریف بھی پڑھتا ہے ''وَسَلَّم'' کیوں نہیں کہتا؟ یہ چار حَرف ہیں اور ہر حَرف پر دس نیکیاں مِلتی ہیں۔''

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۴)

"صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ" (یعنی اُن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُرُود ہو) **دُرُود شریف** ہے مگر اِس میں سَلام شامل نہیں ہے جب کہ "**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم**" (یعنی اُن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُرُود و سَلام ہوں) میں **دُرُود و سَلام** دونوں شامل ہیں۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور فرمایئے! صِرف لفظ "**وَسَلَّم**" ترک کرنے پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لا کر اِظہارِ ناراضی فرمائیں تو جو غافل اور سُست لوگ پورا ہی "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" غائب کر کے صِرف "ؐ" یا "صلعم" پر گزارا کرتے ہیں اُن سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنا ناراض ہوں گے؟ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دُنیا، قبر اور مَحشر، ہر جگہ اپنے پیارے حَبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **ناراضی** سے بچائے۔

نزع میں، گور میں، مِیزاں پہ، سَرِ پُل پہ کہیں
نہ چھُٹے ہاتھ سے دامانِ مُعلّٰی تیرا (حدائقِ بخشش، ص۱۳)

خوار و بیمار و خطاوار گُنہگار ہُوں میں
رافِع و نافِع و شافِع لَقَب آقا تیرا

کِس کا مُنہ تکیئے، کہاں جایئے، کِس سے کہیے!
تیرے ہی قدموں پہ مِٹ جائے یہ پالا تیرا (حدائقِ بخشش، ص۱۷)

اے ہمارے پیارے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں **نبی پاک** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارک کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 4

جنّت کا انوکھا پھل

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پَھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مَکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُو دار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ لَا یَاْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس دَرخت کا پَھل صِرف وہی کھا سکے گا جو سرکارِ والا تبار، حبیبِ پَروَردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، ۲/۴۸)

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود و سلام پڑھنے والا مُسلمان کس قدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں اس کے لئے کس قدر اِنعام و اِکرام تیار کر رکھے ہیں۔ اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ

گرامی پر پڑھا جانے والا دُرُودِ پاک اللہ تعالیٰ کے مَعْصُوم فِرِشتے بارگاہِ رِسالت میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُاللہ ابنِ مَسْعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری اُمَّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔''

(مشکوٰۃ،کتاب الصلوۃ،باب الصَّلاۃُ علی النبی وفضلھا،۱/۱۸۹،حدیث:۹۲٤)

مُفسرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ القوی اس حدیث پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: ''یعنی ان فِرِشتوں کی یہی ڈیوٹی ہے کہ وہ آستانہ عالیہ تک اُمَّت کا سَلام پہنچایا کریں۔ یہاں چند باتیں قابلِ خیال ہیں۔''

(1) ایک یہ کہ فِرِشتے کے دُرُود پہنچانے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس ہر ایک کا دُرُود نہ سنتے ہوں، حق یہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر دُور و قریب کے دُرُود خواں کا دُرُود سُنتے بھی ہیں اور دُرُود خواں کی عِزَّت افزائی کے لیے فِرِشتے بھی بارگاہِ عالی میں دُرُود پہنچاتے ہیں تا کہ دُرُود کی برکت سے ہم گُنہگاروں کا نام آستانۂ عالیہ میں فرِشتے کی زبان سے ادا ہو۔ حضرتِ سَیِّدُ نا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سنی تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم

گُنہگاروں کی فریاد کیوں نہ سنیں گے۔ دیکھو ربّ تعالیٰ ہمارے اَعمال دیکھتا ہے پھر بھی اِسکی بارگاہ میں فِرِشتے اَعمال پیش کرتے ہیں۔

(2) دوسرے یہ کہ یہ فِرِشتے ایسے تیز رَفتار ہیں کہ اِدھر اُمَّتی کے مُنہ سے دُرُود نکلا اُدھر اُنہوں نے سبز گُنبد میں پیش کیا۔ اگر کوئی ایک مَجْلس میں ہزار بار **دُرُود شریف** پڑھے تو یہ فِرِشتہ اس مَجْلس اور مدینہ طیبہ کے ہزار چکّر لگائے گا، یہ نہ ہوگا کہ دن بھر کے دُرُود تھیلے میں جمع کرکے ڈاک کی طرح شام کو وہاں پہنچائے۔

(3) تیسرے یہ کہ **اللہ تعالیٰ** نے فِرِشتوں کو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُدَّام آستانہ بنایا ہے۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خِدْمت گاران، فرشتوں کا سا رُتبہ رکھتے ہیں۔

خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آن میں بے شُمار دُرُود خوانوں کی طرف یکساں تَوَجُّہ رکھتے ہیں، سب کے سَلام کا جواب دیتے ہیں۔ جیسے سُورج بیک وَقت سارے عالَم پر تَوَجُّہ کرلیتا ہے ایسے ہی آسمانِ نُبُوَّت کے سُورج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک وَقت میں سب کا **دُرُود و سَلام** سُن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی مَحسوس نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو کہ مَظْہرِ ذاتِ کِبْریا ہیں، رَبّ تعالیٰ بیک وَقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے۔ (مراٰۃ، ۲/۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واعِظ پر دُرود وسلام کے سبب کرم بالائے کرم

حضرتِ سَیِّدُ نامنصور بن عَمّار (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار) کو اِنتقال کے بعد کسی نے خَواب میں دیکھا اور پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیامُعاملہ فرمایا؟'' جواب دیا کہ میرے پَرْوَرْدْ گار عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے سُوال کیا: ''تو منصور بن عَمّار ہے؟'' میں نے عرض کی: ہاں یارَبَّ العالمین (جَلَّ جلالُہ)، پھر فرمایا: ''تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نَفرت دِلاتا تھا اور خُود دُنیا کی طرف راغب تھا۔'' میں نے عرض کی: '' یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! واقعی بات تو یہی ہے، لیکن جب بھی میں نے کسی اِجتماع میں بیان شُروع کیا تو پہلے تیری حَمد وثنا کی، اِس کے بعد تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھا پھر اِس کے بعد لوگوں کو وَعْظ و نصیحت کی۔'' میری اِس عرض کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت جوش میں آئی اور اِرشاد ہوا: ''ضَعُوْا لَہٗ کُرْسِیًّا فِیْ سَمٰوَاتِیْ یُمَجِّدُنِیْ بَیْنَ مَلَائِکَتِیْ کَمَا یُمَجِّدُنِیْ بَیْنَ عِبَادِیْ، یعنی اے فِرِشتو! اس کے لیے آسمانوں میں مِنْبر رکھو تا کہ جیسے یہ دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بُزُرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فِرِشتوں کے سامنے میری عَظمت بیان کرے۔''

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۲۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو

دَرس و بیان کرنے میں مَصروف رہتے ہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیرغیر سیاسی تَحریک **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول میں یہ معمول ہے کہ جب بھی کوئی مُبلِّغ سُنّتوں بھرے دَرس یا بیان کا آغاز کرتا ہے تو اَوَّلاً ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ''پڑھتا ہے جس میں پہلے حمدِ باری تعالیٰ اور پھر دُرُود وسلام ہے، اسکے بعد حاضِرین کو **دُرُود وسلام** کے چار صیغے پڑھائے جاتے ہیں نیز **دُرُود وسلام** کی فَضِیلت بتا کر حاضِرین سے دُرُود پڑھوایا جاتا ہے بلکہ بیان کے دوران بھی وَقْتاً فوقتاً ''صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب'' کی صدائیں لگا کر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی ترغیب بھی دی جاتی اور پڑھوایا بھی جاتا ہے۔

جو خوش نصیب اسلامی بھائی **سُنّتوں بھرا بیان** کرنے یا دَرس دینے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں ان کی خِدمَت میں عرض ہے کہ بعض اَوقات تیزی سے اَدائیگی کی بنا پر **دُرُودِ پاک** کے اَلفاظ چبا کر ادا ہوتے ہیں، اس طرح اَدائیگی سے **دُرُودِ پاک** کی بَرَکات سے مَحرومی تو ہوتی ہی ہے، ساتھ ساتھ لوگوں کو شَدِید بَدظَن ہوتے بھی دیکھا گیا ہے۔ لِہٰذا سُنّتوں بھرا بیان کرتے یا دَرس دیتے ہوئے جب بھی **دُرُودِ پاک** پر پہنچنے لگیں تو فوراً ذِہن بنالیں کہ اب رَفتار آہستہ کر کے دُرُست طریقے سے **دُرُود شریف** ادا کرنا ہے۔ اس طرح پہلے ہی

ذہنی طور پر تیار رہنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد صحیح اَدائیگی پر قُدْرَت حاصل ہوجائے گی۔اس مَقْصد کیلئے کسی اِسلامی بھائی کوخود پر مُحاسِب مُقَرَّر کرنا بھی مُفید رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حضور عَلَیْہِ السَّلام کا نامِ پاک سُنیں تو آہستہ آہِستہ دُرُست تَلَفُّظ کیساتھ **دُرُود پاک** پڑھیں اس کے علاوہ جب بھی موقع ملے تو اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے **دُرُودِ پاک** پڑھتے رہا کریں کہ اس کی بَرَکت سے روزِ قیامت جبکہ عرشِ اِلٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا،سُورج سَوا میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہوگا،نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہوگا تو اس وَقت کثرت سے دُرُودوسلام پڑھنے والے خُوش نصیب مُسلمان کو سایۂ عرش نصیب ہوگا۔چنانچہ

عَرش کا سایہ کِس کو ملے گا؟

سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں:''ثَلَاثَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّہٗ'' قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی:''یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!وہ کون لوگ ہوں گے؟''ارشاد فرمایا:(۱)''مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبِ اُمَّتِی ،یعنی وہ شخص جو میرے کسی

اُمّتی کی پریشانی دُور کردے۔'' (۲) ''وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِی، میری سُنَّت کو زِندہ کرنے والا۔'' (۳) ''وَمَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ اور مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔''

(بستان الواعظین لابن الجوزی، ص ۲۶۰،۲۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُود و سلام کے فَیضان کو عام کرنا تبلیغِ قُرآن وسنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک **دعوتِ اسلامی** کا طُرَّہ ٔ اِمتیاز ہے، اس مدنی ماحول سے مُنسلِک ہر مُبلِّغ اپنے دَرس و بیان کی اِبتدا **دُرُود و سلام** سے کرتا ہے، بعض اَوقات مَدَنی ماحول سے وابستہ اِسلامی بھائیوں پر رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ایسے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عَقْلیں حیران رَہ جاتی ہیں۔ چُنانچہ

موتیا جاتا رہا

حَیدرآباد کے علاقے عُثمان آباد (گئوشالہ) کے رہائش پَذیر **دعوتِ اِسلامی** سے وابستہ اِسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب پیشِ خِدمت ہے: میرے والد صاحب جو پاکستان آرمی (فوج) میں مُلازِم تھے انہیں آنکھ میں **موتیا** اُتر آیا جس کی وَجہ سے وہ آرمی میڈیکل بورڈ (صحّت کی خرابی کی وجہ سے ریٹائر) ہوچکے تھے یقیناً آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بہت بڑی نِعْمت ہیں اس کی قدر تو وہی بتا سکتا ہے جو بینائی سے مَحروم ہے میں نے ۱۴۲۵ھ بمطابق 2004ء میں اپنے والدِ مُحترم کو بلوچستان میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے صوبائی سطح کے **سُنَّتوں** بھرے **اِجتماع** میں شِرکت کی دعوت پیش کی، اُنہوں نے دعوت قبول کی

اور اِجتماع میں شرکت کی سَعادت حاصل کی اِجتماع کے آخری دن اِختتامی دُعا ہورہی تھی دیگر عاشِقانِ مُصْطَفٰی کی طرح میرے والدِ مُحترم بھی دُعاؤں کی قبولیت کے لئے مُحتاجوں کی مُحتاجی دُور کرنے والے رَبّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دَستِ سُوال دَراز کئے ہوئے تھے رِقّت اَنگیز دُعا کی بدولت شُرکائے اجتماع کی آہیں بُلَنْد ہورہی تھیں میرے والدِ گرامی پر بھی رِقّت طاری تھی خَوفِ خُدا کے باعث وہ زاروقطار رورہے تھے اُنہوں نے دُعا کے اِختتام پر چہرے پر ہاتھ پھیرے اور جُونہی آنکھیں مَلنا شُروع کیں ان پر کرم ہوگیا طویل عرصہ سے موتیا کی بیماری میں مُبتَلا والدِ مُحترم کو حیرت اَنگیز طور پر شفا نصیب ہوگئی اور موتیا کا مَرض خَتْم ہوگیا۔ بیشک یہ **دعوتِ اسلامی** کے سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکت تھی کہ والدِ مُحترم کی بینائی بَحال ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہتے ہوئے دِینِ اسلام کی خُوب خُوب خِدْمَت کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 5

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وبال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 39 صفحات پر مشتمل رسالے "**بُرے خاتمے کے اَسْباب**" کے صفحہ 1 پر منقول ہے، ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خَواب میں سر پر مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا نامِ مبارَک آتا میں **دُرُود شریف** نہ پڑھتا تھا اِس گُناہ کی نُحُوست سے مجھ سے مَعْرِفت اور اِیمان سَلب کر لئے گئے۔

(سبع سنابل، ص۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نُحُوست کس قدَر بَھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وَقت ایمان برباد ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہاں یہ ضَروری مَسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھنا بے شک باعِثِ تشوِیش ہے تاہم غیرِ نبی کا خواب شَرِیعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور فقط خواب کی بُنیاد پر کسی مسلمان کو کافِر نہیں کہا جا سکتا نیز مسلمان میِّت پر خواب میں کوئی علامتِ کُفر دیکھنے یا خُود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے برباد ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو **کافِر** نہیں کہہ سکتے۔

ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اس کی خُفْیہ تَدْبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنے میں غَفْلَت نہیں کرنی چاہیے۔ آج سے پہلے ہوسکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اقدس سن کر یا بول کر **دُرُود شریف** نہ پڑھا ہو۔ چونکہ یہ رِعایت مَوجُود ہے کہ اگر اس وَقت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے لہٰذا اب پڑھ لے اور آئندہ کوشش کرکے اُسی وَقت پڑھ لیا کرے ورنہ بعد میں پڑھ لے۔

دُرودِ پاک پڑھنے کا شَرعی حُکم

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''عُمر میں ایک مرتبہ **دُرُود شریف** پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکر میں **دُرُود شریف** پڑھنا واجِب خواہ خُود نامِ اَقدس لے یا دوسرے سے سُنے۔ اگر ایک مَجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار **دُرُود شریف** پڑھنا چاہیے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور **دُرُود شریف** اُس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔''

(بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۳)

ہر دَم مِری زباں پہ دُرُود و سلام ہو میری فُضُول گوئی کی عادَت نِکال دو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنے کے جہاں بے شُمار فَضائِل وبَرَکات ہیں، وہیں نامِ اَقدس سُن

کر سُستی و غفلت کے باعث دُرود شریف نہ پڑھنا نہ صرف عظیم سعادت سے مَحرومی کا باعث ہے بلکہ ہلاکت و بربادی اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

رَحمتِ الٰہی سے دُور

حضرتِ سَیِّدُ نا کَعب رضی اللہ تعالی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک مرتبہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مِنْبر کے قریب آجاؤ۔'' ہم مِنْبر شریف کے قریب حاضِر ہوگئے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے زِینے پر قدمِ مُبارک رکھا تو اِرشاد فرمایا: ''آمین۔'' جب دوسرے زِینے پر قدمِ مُبارک رکھا تو ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' اور جب تیسرے زِینے پر قدمِ مُبارک رکھا تو بھی ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' پھر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنْبر شریف سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ''یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سُنی ہے جو پہلے کبھی نہ سُنی تھی۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام میرے پاس حاضِر ہوئے اور عرض کی: ''جس نے رَمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مَغْفِرت نہ ہوئی وہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے) دُور ہو۔'' تو میں نے کہا: ''آمین۔'' فَلَمَّا رَقَیْتُ الثَّانِیَۃَ قَالَ بُعْداً لِّمَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ، قُلْتُ آمِین، جب میں نے دوسرے

زِینے پر قدم رکھا تو جبریلِ امین علیہ السّلام نے عرض کی: ''جس کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہوا اور اس نے آپ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے) دُور ہو۔'' تو میں نے کہا: ''آمین۔'' پھر جب میں نے تیسرے زِینے پر قدم رکھا تو جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کی: ''جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر اُنہوں نے اسے جنَّت میں داخل نہ کیا تو وہ بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے) دُور ہو۔'' تو میں نے کہا: ''آمین۔'' (مستدرک، کتاب البروالصلة، باب لعن اللّٰہ العاق لوالدیه ...... الخ، ۲۱۲/۵، حدیث: ۷۳۳۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی) اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''یعنی ایسا مُسلمان ذَلیل وخوار ہوجائے جو میرا نام سُن کر دُرُود نہ پڑھے۔ عَربی میں اس بد دُعا سے مُراد اِظہارِ ناراضی ہوتا ہے حقیقتاً بد دُعا مراد نہیں ہوتی، مطلب یہ ہے کہ جو بلا محنت دس رَحمتیں دس دَرَجے دس مُعافیاں حاصل نہ کرے بڑا بے وُقُوف ہے۔'' (مراٰۃ، ۱۰۲/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفناک کالا سانپ

ایک شخص کا اِنتقال ہوگیا۔ اُس کے لیے قَبر کھودی گئی تو قَبر میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قَبر بند کردی اور دوسری جگہ قَبر کھودی۔ وہاں بھی وہی سانپ موجود تھا۔ تیسری جگہ قَبر کھودی وہی خوفناک کالا

سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ آخر کار سانپ نے زبان سے پُکار کر کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچوں گا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ قہر وغضب کیوں ہے؟ سانپ بولا: ''**یہ شخص جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی سُنتا تھا تو دُرود پڑھنے میں بُخل کرتا تھا، اب میں اِس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا۔**'' (شفاء القلوب، ص۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین بن علی رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہُما سے مَروی ہے کہ محبوبِ ربُّ العزّت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَخَطِیءَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِیءَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پڑھنے میں کوتاہی کی تو وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔''

(معجم کبیر، مااسند الحسین بن علی ......الخ، ۱۲۸/۳، حدیث: ۲۸۸۷)

حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ، یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا پھر اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل......الخ، ۳۲۰/۵، حدیث: ۳۵۵۴)

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرت مُفْتِی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: ''کیونکہ دُرُود میں کچھ خرچ تو ہوتا نہیں اور ثواب بہت مل جاتا ہے، اس ثواب سے مَحرومی بڑی ہی بَدنصیبی ہے۔ اس حَدِیث سے معلوم ہوا کہ جب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام سُنے یا پڑھے تو دُرُود شریف ضَرور پڑھے کہ یہ مُسْتَحَب ہے۔'' (مراٰۃ، ۲/۱۰۶)

دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَبْخَلِ النَّاس، یعنی کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بڑے بَخیل کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا: ''مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَذٰلِکَ اَبْخَلُ النَّاس، جس کے سامنے میرا ذِکر ہو پھر بھی وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے تو وہ سب سے بڑا بَخیل ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۳۳۲، حدیث: ۲۶۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ کی لعنت

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کے پاس ایک ہَرْنی تھی جسے اِس نے شِکار کیا تھا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ہَرْنی کو قُوَّتِ گویائی عطا فرمائی، ہَرْنی نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم ! میرے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دُودھ پلاتی ہوں۔ اب وہ بھوکے ہوں گے۔ اس شِکاری کو حکم فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دُودھ پلاؤں، پھر میں واپَس آ جاؤں گی۔'' حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَ السَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو واپَس نہ آئی تو پھر؟'' ہَرْنی نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اگر میں واپَس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر سُنے اور آپ پر دُرُود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دُعا نہ مانگے۔'' حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شِکاری کو اسے آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''میں اس کا ضامن ہوں۔'' چنانچہ ہَرْنی دُودھ پلا کر واپَس آ گئی، پھر حضرتِ جبریل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عِزَّت وجلال کی قسم ! میں آپ کی اُمَّت پر اس سے بھی زِیادہ مہربان ہوں جیسے اس ہَرْنی کو اپنی اولاد پر شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہَرْنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی۔''

(القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عندمایذکر، ص ۳۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو شخص نام پاک سن کر دُرودِ پاک نہ پڑھے وہ بَخیل ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا مُستحق ہے ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع ملے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ لیا کریں اور بالخُصوص اگر کسی مجلسِ ذِکر میں شِرکت کی سَعادت نصیب ہو تو کچھ نہ کچھ دُرود کا اِہتمام ضَرور فرمایئے ورنہ روزِ قیامت حسرت ہمارا مُقدَّر ہوگی۔ جیسا کہ

باعثِ حسرت مَجلِس

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ رَحمت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ کسی مَجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اپنے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ اپنے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے باعثِ حَسرت ہوگی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بَخش دے۔''

(مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۵۳۳/۳، حدیث: ۱۰۲۸۱)

جَنّت میں داخلے کے باوجود حسرت

حضرت سَیِّدُنا ابُو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے۔ ''کسی قوم نے کوئی مَجلس قائم کی اور اس میں مجھ پر دُرود نہ پڑھا تو وہ ان کے

لیے حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے وہ لوگ جنّت میں داخل بھی ہوجائیں۔ (شعب الایمان ،باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ......الخ، ۲/۲۱۵،حدیث: ۱۵۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان رِوایات پرغور فرمائیے کہ **دُرُودِپاک** کے مُعامَلہ میں بُخل کرنے والوں کیلئے کیسی کیسی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔خُوب غور کریں،سوچیں اور اِس عادَت سے توبہ کریں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت ،مُجدِّدِ دِین ومِلّت، پروانۂ شمع رسالت الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نامِ اَقدس سُن کر **دُرُودشریف** پڑھنے کے بارے میں حکمِ شریعت بیان کرتے ہوئے اپنی مشہوراور مقبولِ زمانہ کتاب **''فتاویٰ رضویہ شریف''** جلد6،صفحہ 221 پرارشاد فرماتے ہیں:

نامِ پاک حُضُورِ پُرنُور رسیّدِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **مختلف جلسوں** (یعنی مجلسوں) میں **جتنے بار** لے یاسُنے ہر بار **دُرُودشریف** پڑھنا واجب ہے،اگر نہ پڑھے گا گُنہگار ہوگا اور سَخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اِختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسہ (یعنی مجلس) میں چند بار نامِ پاک لیا یاسُنا تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بار مُستَحب ہے، بہت (سے) علما قولِ اوّل کی طرف گئے ہیں۔

ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار دُرود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہوا۔ دیگر عُلما نے اُمَّت کی آسانی کی خاطِر قولِ دوم (کو) اِختیار کیا، ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار دُرود (شریف پڑھ لینا) اَدائے واجب کے لئے کِفایت کرے گا، زِیادہ کے تَرک سے گُنہگار نہ ہوگا مگر ثوابِ عظیم وفَضلِ جَسِیم سے بیشک مَحروم رہا۔ بہرحال مُناسِب یہی ہے کہ ہر بار صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بِالاتفاق بڑی بڑی رَحمتیں بَرَکتیں اور نہ کرنے میں بلاشُبہ بڑے فَضل سے مَحرومی اور ایک مَذہبِ قوی پر گُناہ ومَعْصِیَت، عاقِل کا کام نہیں کہ اُسے ترک کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر مَجلس میں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر کرنے کی توفیق عطا فرما اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ پاک پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(اِبنِ عَساکِر، ۳۴۳/۹)

بیان نمبر 6

قُربتِ سرکار کے حقدار

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔'' (ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مُفَسّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنَّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔'' (مراٰۃ، ۲/۱۰۰)

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پاکے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودوسَلام** بھیجنا کسی وَقت، کسی جگہ اور کسی حالت وکیفیت کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ ہر حالت میں ہمہ دَم بہر جگہ یہ عمل باعثِ سَعادَت وفَضیلَت اور ذَرِیعہ صَلاح وفَلاح ہے لیکن مُعْتبر رِوایات کے مُطابق ان چوبیس اَوقات ومَقامات پر دُرُودو سَلام پڑھنا باعثِ فَضِیلت ومُورِثِ خَیر وبَرَکت ہے بلکہ اسکی تاکید بھی آئی ہے۔

بُزُرگانِ دِین کا دَسْتُور

(1) جب سرکارصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی زبان پرلائے یا سُنے ۔ چنانچہ اَصْحاب وتابعین وجَمیع ائمہ مُحدِّثین وعُلمائے صالحین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ اَجْمَعِین) کا ہمیشہ یہی دَستور رہا ہے کہ وہ کبھی اسمِ مُبارک بغیر صلوٰۃ وسَلام کے ذکر نہیں کرتے ۔ (القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصہ، ص۴۵۵،مفهوما) اسی طرح (مُحرِّر کوبھی چاہیے کہ) جب اسمِ مُبارک لکھے تو **دُرُودوسَلام** ضَرور لکھے، جب تک تَحریر میں اسمِ مُبارک باقی رہے گا فِرِشتے لکھنے والے پر دُرُود بھیجتے رہیں گے۔(القول البدیع ،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصہ،ص ۴۶۰،مفهوماً)

حُصُولِ شَفاعَت کا آسان وَظِیفہ

(2،3) ہر صُبح وشام **دُرُودشریف** ضرور پڑھنا چاہیے۔ کہ رسُول اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْراً وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْراً اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی جو روزانہ صُبح وشام دس دس بار دُرُود شریف پڑھے تو قیامت کے دن اسکو میری شفاعت نصیب ہو گی۔"

(مجمع الزوائد ،کتاب الاذکار، ۱۰/۱۶۳، حدیث:۱۷۰۲۲)

(4) جب کسی مَجلس میں بیٹھیں یا اُٹھ کر جانے لگیں تو دُرُود شریف ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ کہ حضرتِ علّامہ **مَجدُ الدّین فَیروز آبادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الھادی سے مَنقول ہے: "جب کسی مَجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرما دے گا جو تُم کو **غیبت** سے باز رکھے گا۔ اور جب مَجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تُمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔"

(القول البدیع ،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، ص۲۷۸)

قَبولیّتِ دُعا کی چابی

(5) دُعا سے پہلے ،درمیان اور آخر میں **دُرُود شریف** پڑھنا چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُعا دَرجہ قَبولیّت تک پہنچے گی۔

(القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۴۱۷)

(6) مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وَقت۔

(القول البدیع ،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ،ص ۳۶۳)

میری شَفاعَت لازِم ھے

(7) اَذان کے بعد دُرودو سلام اور دُعائے وسیلہ پڑھنے کا بھی معمول بنالیجئے کہ ایسا کرنا شفاعتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُصُول کا باعث ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ''اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ، جب تُم مؤذِّن کو (اذان دیتے) سنو تو تُم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔'' ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا'' پھر مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔'' ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وَسیلہ مانگو، وہ جنّت میں ایک جگہ ہے جو اللّٰہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔'' فَمَنْ سَئَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ، تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس کے لیے میری شَفاعَت لازِم ہے۔''

(مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان واجابۃ الموذن، ۱/۱۴۰، حدیث:۶۵۷)

ایک مَسئلہ اور اس کی وضاحت

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی (عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ اَذان کے بعد دُرود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔ بعض مؤذِّن اَذان سے پہلے ہی دُرود

شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخَذ یہ ہی حدیث ہے۔ شامی نے فرمایا کہ اِقامت کے وَقت دُرُود شریف پڑھنا سُنَّت ہے، خیال رہے کہ اَذان سے پہلے یا بعد بُلَنْد آواز سے دُرُود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے بِلا وجہ اسے مَنْع نہیں کہہ سکتے۔ خیال رہے کہ وَسیلہ سبب اور توسُّل کو کہتے ہیں، چونکہ اس جگہ پہنچنا رَبّ سے قُربِ خُصُوصی کا سبب ہے اس لیے وَسیلہ فرمایا گیا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ ''میں اُمید کرتا ہوں'' تواضُع اور اِنکساری کیلئے ہے ورنہ وہ جگہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نامزَد ہوچکی ہے۔ ہمارا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے وَسیلہ کی دُعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر اَمیر کے دَروازے پر صَدا لگاتے وَقت اس کی جان و مال کی دُعائیں دیتا ہے تاکہ بھیک ملے۔ ہم بھکاری ہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داتا، انہیں دُعائیں دینا منگنے کھانے کا ڈھنگ ہے۔''

(مراٰۃ، ۱/۱۱۴)

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خُدا ان سے فزُوں

اور ''نا'' کہنا نہیں عادت رسُول اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش،ص۱۵۳)

حدیث پاک کے اس حصّے ''جو میرے لیے وَسیلہ مانگے اس کیلئے میری شَفاعَت لازِم ہے'' کے تحت مُفْتی صاحب فرماتے ہیں: ''یعنی میں وَعدہ کرتا ہوں کہ اس کی شَفاعَت ضَرور کروں گا۔ یہاں شَفاعَت سے خاص شَفاعَت مُراد ہے

ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مُومن کے شفیع ہیں۔'' (مراٰۃ، ۱/۴۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَذان واِقامت کے جواب کا مُفَصَّل طریقہ اور دُعائے وَسیلہ سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے ''**مکتبۃ المدینہ**'' کا مَطْبُوعہ 32 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالہ ''**فَیضانِ اَذان**'' مُلاحَظہ فرمائیے بلکہ 499 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**نَماز کے اَحکام**'' حاصل فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَذان کے ساتھ ساتھ وضو، غُسل اور نَماز وغیرہ سے مُتَعَلِّق اِنتہائی اَہم اَحکام سیکھنے کا موقع ملے گا۔

(8) وضو کرتے وَقت۔ **(9) کسی چیز کو بھول جائے تو دُرُود وسَلام** پڑھے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ چیز یاد آجائے گی۔ **(10) حَج میں لَبَّیک** پڑھنے کے بعد۔ **(11) صَفا ومَروہ** کی سَعْی کے دوران۔ **(12) سرکارِ** مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبرِ اَنور کی زِیارت کے وَقت، بلکہ جب مَدینہ مُنَوَّرہ کا سَفر کرے تو پُورے راستے میں بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے۔

(درمختار وردالمحتار،کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ،مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاۃ......الخ، ۲/ ۲۸۱)

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ترجمۂ مِشکوۃ میں ذِکر کیا ہے کہ جب میں قَبرِ انور کی زِیارت کے قَصْد سے سَفرِ مَدینہ مُنَوَّرہ کیلئے روانہ ہوا تو حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب مُتَّقی عَلَیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ القَوی نے

بوقتِ رُخصت اِرشاد فرمایا: ''تُم یقین رکھو کہ اس راہ میں فَرائض کے بعد کوئی بھی عِبادت **دُرُود شریف** کی مِثل نہیں ہے۔'' میں نے عرض کی کہ کتنی مِقْدار میں **دُرُود شریف** پڑھتا رہوں۔ارشاد فرمایا: ''کوئی عدد مُعیَّن نہیں ہے۔اس قدر زِیادہ پڑھو کہ اسی میں مُستغرق ہو جاؤ اور **دُرُود شریف** کے رنگ میں رنگے ہوئے بن جاؤ۔'' (سرور القلوب، ص ۳۴۱)

جب کان بَجُنے لگیں تو دُرُود پڑھو

(13) **جب** کان بجے یعنی کان میں سَنسناہٹ یا بِھنبِھناہٹ پیدا ہو تو **دُرُود شریف** پڑھے۔سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو وہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر یوں کہے: ''ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ'' یعنی اللہ تعالیٰ انہیں بھلائی سے یاد فرمائے جنہوں نے مجھے یاد فرمایا۔ **(معجم کبیر، ۳۲۱/۱، حدیث: ۹۵۸)**

(14) **جُمُعہ** کے دن بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے۔حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ'' جو شخص جُمُعہ کے دن سو بار **دُرُود شریف** پڑھے گا وہ قیامت کے دن ایسا نُور لے کر آئے گا جو اگر ساری مخلوقات میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔

(جمع الجوامع، حرف المیم، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۴۹)

جوگدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نُور کا

نُور کی سَرکار ہے کیا اس میں توڑا نُور کا (حدائقِ بخشش،ص ۲۴۵)

(15) شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمُعہ کی دَرمیانی رات) **دُرُود شریف** پڑھنا بھی بہت اَفضل ہے۔

(القول البدیع ،الخامس فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصة،ص۳۷۷)

(16) کِتابوں اور رِسالوں کی اِبتدا میں **بِسْمِ اللّٰہ شریف** اور حمد کے بعد **دُرُود شریف** لکھنا مُسْتَحَب ہے اور کُتُب ورَسائل کے آخر میں **دُرُود شریف** لکھنا سَلَف صالحین کا طریقہ ہے۔

(القول البدیع ،الخامس فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصة،ص ۴۱۳)

(17) ہر نَماز میں **تَشَھُّد** (یعنی اَلتَّحِیَّات) کے بعد **دُرُود شریف** پڑھنا سُنَّت ہے۔

(18) **نمازِ جنازہ** میں دوسری تکبِیر کے بعد **دُرُود شریف** پڑھنا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔

(19) **خُطْبۂ جُمُعہ** وعیدین میں **دُرُود شریف** پڑھنا اِمام شافعی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہ الْکافی کے نزدیک فَرض جبکہ اَحناف کے نزدیک مُسْتَحَب ہے۔ بہر حال لازم ہے کہ کوئی خُطْبۂ جُمُعہ **دُرُود شریف** سے خالی نہ ہو۔

(القول البدیع ،الخامس فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصة،ص۳۸۶)

(20) **خُطْبۂ نِکاح**، دَرسِ علم اور بیان کی اِبتدا میں بھی **دُرُود شریف**

پڑھ لینا مُسْتَحَب اور باعثِ خَیر وبَرَکت ہے۔

(21) جب کوئی قُرآنِ پاک کاخَتْم کرے تو **دُرُود شریف** ضرور پڑھ لے کہ یہ نُزولِ رَحمت اور دُعا کی مَقبولیت کا وَقت ہے۔

(22) رات کونمازِ تَہَجُّد کیلئے بیدار ہونے کے وَقت۔

(23) آفات و بَلِیّات کو دَفْع کرنے کیلئے بکثرت **دُرُود شریف** پڑھنا نِہایت مُفِیْد ہے۔

(القول البدیع ،الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۴۱۴)

(24) عِطْر ،گُلاب یا کسی خُوشبو کو سونگھتے وَقت **دُرُود شریف** پڑھنا چاہیے۔ حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہ القَوی نے لکھا ہے کہ خُوشبو سُونگھتے وَقت خُوشبوئے مُحَمَّدی کو یاد کر کے **دُرُود وسلام** کا تُحفہ پیش کرے تو یہ مُسْتَحْسَن ہے۔

انہیں کی بُو مایہ سمن ہے، انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انھیں کی رَنگت گُلاب میں ہے (حدائقِ بخشش،ص۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

کب کب دُرُود شریف پڑھنا مَمنُوع ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زبان سے ذِکر و دُرُود باعثِ اَجر و ثواب بھی ہے اور بَعض صُورتوں میں مَمْنُوع بھی، جیسا کہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ

بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 533 پر رَدُّ الْمُحتار کے حوالے سے مذکور ہے:

''گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجر کا اس غرض سے **دُرُود شریف** پڑھنا یا سُبْحٰنَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یُونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نِیَّت سے **دُرُود شریف** پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تَعْظِیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ اسکے علاوہ بھی مزید ایسی جگہیں ہیں جہاں **دُرُود شریف** پڑھنا مَنْع ہے۔ جماع کے وَقت، اِستنجا کرتے وَقت، جانور ذَبْح کرتے وَقت۔'' (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی المواضع التی تکرہ فیھا الصلاۃ ......الخ، ۲/ ۲۸۲)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش، ص۲۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِخلاص کے ساتھ دُرُست مَواقع پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھ کر تیری رِضا پانے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰی

مِسواک کر کے دو رَکعت پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔

(الترغیب والترھیب، ۱/ ۱۲۷، حدیث: ۳۳۷)

بیان نمبر 7

موت سے پہلے جنّت میں مقام دیکھے گا

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ، یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک جنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں نہ صرف خُود فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا عادی بنانا چاہئے بلکہ اپنے اَہل وعَیال کو بھی **دُرُودِ پاک** اور تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اور آپ کے اَہل بیت کی محبت کی تَعْلیم دینی چاہیے جیسا کہ

تربیتِ اَولاد کے لئے تین اَھَمّ باتیں

نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تربیت

نشان ہے: ''اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، یعنی اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ'' (1) ''حُبِّ نَبِیِّکُمْ، اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت'' (2) ''وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ، اَہلِ بیت (عَلَیْھِمُ الرِّضْوان) کی مَحَبَّت'' (3) ''وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ، اور تلاوتِ قُرآن، فَاِنَّ حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ، کیونکہ قرآنِ پاک پڑھنے والے لوگ اَنبیا و اَصْفِیا عَلَیْہِمُ السَّلام کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رَحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(جامع صغیر ،الجزء الاول،حرف الھمزۃ ،ص۲۵، حدیث: ۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام اپنی اولاد کی ایسی **مَدَنی تربیت** کیا کرتے تھے کہ بچپن ہی سے وہ عِشْقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی تصویر اور کثرتِ **دُرود و سلام** کے عادی ہوا کرتے تھے۔اس کی ایک مثال مُلاحَظہ فرمایئے:

دُرود پاک کا عاشِق

حضرت سیِّدُنا علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی **فرماتے ہیں:** ''شیخ نُورُ الدین شونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں ''شونی'' (نامی شہر) میں جانور چَرایا کرتا تھا، مجھے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر **دُرود شریف** پڑھنے سے اس قدر مَحبّت تھی کہ میں اپنا

کھانا بچوں کو دے کر ان سے کہتا کہ یہ کھا لو پھر میں اور تم سب مل کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھیں گے۔ چُنانچہ ہم دن کا اکثر حصّہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود پاک** پڑھتے ہوئے گزار دیتے۔'' (الطبقات الکبری للشعرانی، الجزء الثانی، ۲/۲۳۳)

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسُول اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَھل وعَیال کی اِصلاح کی ذِمّہ داری

بیان کردہ حکایت ان لوگوں کے جذبے کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے جو خُود تو نیک سیرت اور نمازی ہوتے ہیں لیکن اپنی اَولاد کی دُرُست تربیت نہیں کرتے جسکے باعث اِنکی اَولاد **بے نمازی** اور **ماڈرن** بن جاتی ہے۔ ایسوں کی توجُّہ کیلئے عرض ہے کہ آپ پر اپنی بھی اور اپنے اَہل وعَیال کی اِصلاح کی بھی ذِمّہ داری ہے۔ چُنانچہ پارہ 28 سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں،

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فرشتے
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ مُقرَّر ہیں جو اللّٰہ کا حُکم نہیں ٹالتے اور جو
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ اُنہیں حُکم ہو وُہی کرتے ہیں۔

(پ۲۸، التحریم: ٦)

اَہل و عَیال کو عذاب سے کس طرح بچایا جائے؟

حضرتِ سیِّدُ ناصدرُالاٗفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہادی خزائنُ العِرفان میں اِس حصّہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ) کے تحت فرماتے ہیں: ''اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادتیں بجالا کر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانعت کرکے انہیں عِلْم واَدب سکھا کر۔''

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ''كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، یعنی تم سب اپنے مُتعلِّقین کے سردار و حاکم ہو اور تم سب سے روزِ قیامت اسکی رَعیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

(بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمْجَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''رَعِیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عَوام سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، تلامِذہ اَساتذہ کے، مُریدین پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سپُردگی میں ہو اس کی نِگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء و جَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمور کا راعی ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَواب دہ ہوگا۔'' (نزھۃ القاری، ۲/۵۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اَولاد کی بہتر تربیت کریں اور اِنہیں ''ٹاٹا پاپا'' سکھانے کے بجائے اِبتدا ہی سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھائیں۔ اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نِیَّت سے اُن کے سامنے بار بار اللّٰہ اللّٰہ کرتے رہیں تو وہ بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زَبان کھولتے ہی سب سے پہلا لَفظ اللّٰہ کہیں گے۔

ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کس طرح بچوں کی تربیت فرماتے تھے اسکی ایک جھلک اس حکایت میں ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے ''مکتبۃُ المدینہ'' کی مَطْبُوعہ 1539 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''فیضانِ سُنَّت'' جلد اوّل کے صَفْحہ 56 پر ہے۔

اِبتدائی عُمر میں بچّوں کی تَربیت کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللّٰہ تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں تین سال کی عُمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْغَفَّار کو نَماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تُو اُس اللّٰہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟'' میں نے پوچھا: میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا: ''جب رات سونے لگو تو زبان کو حَرَکت دیئے بِغیر مَحْض دل میں تین مرتبہ یہ کَلِمات کہو: اَللّٰہُ مَعِیَ ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِی'' یعنی اللّٰہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، اللّٰہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اللّٰہ تعالیٰ میرا گواہ ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللّٰہ تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''میں نے چند راتیں یہ کَلِمات پڑھے اور پھر اُن کو بتایا۔'' اُنہوں نے فرمایا: ''اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر اُن کو مُطَّلع کیا۔'' فرمایا: ''ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کَلِمات پڑھو۔'' (فرماتے ہیں) میں نے اِسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لَذّت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ''میں نے جو کچھ تُمہیں سکھایا ہے اسے قَبْر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ

تمہیں دنیا و آخرت میں نَفْع دے گا۔" سیِّدُنا سَہْل بن عبد اللّٰہ تُسْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذِکْر کرتا رہا۔" پھر ایک دن میرے ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن نے فرمایا: "اے سَہْل! اللّٰہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ لہٰذا تُم اپنے آپ کو گُناہ سے بچاؤ۔" پھر ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے مجھے مکتب میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذِکْر میں خَلَل نہ آجائے لہٰذا اُستاذ صاحِب سے یہ شَرْط مُقرَّر کرلی کہ میں ان کے پاس جا کر صِرْف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپَس آجاؤں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مکتب میں چھ یا سات برس کی عمر میں **قُرآن پاک** حِفْظ کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عُمر تک میں جَو کی روٹی کھاتا رہا۔ **تیرہ سال** کی عُمر میں مجھے ایک مَسْئلہ پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اِجازت لیکر میں بَصْرہ آیا اور وہاں کے عُلما سے وہ مَسْئلہ پُوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں عَبَّادان کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مَشْہور عالِمِ دِین حضرتِ سیِّدُنا ابُو حبیب حَمزہ بن اَبی **عبدُ اللّٰہ** عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی سے میں نے مَسْئلہ پوچھا تو اُنہوں نے مجھے تَسلّی بَخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صُحبت میں رہا،

ان کے کلام سے فَیض حاصِل کرتا اوران سے آداب سیکھتا پھر میں تُسْتَر کی طرف آ گیا۔ میں نے گزر بسر کا اِنتِظام یوں کیا کہ میرے لیے ایک دِرْہَم کے جَو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی جاتی ۔ میں ہر رات سَحَری کے وَقت ایک اُوْقِیہ (یعنی تقریباً 70 گرام) جَو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نَمک ہوتا اور نہ ہی سالن ۔ یہ ایک دِرْہم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ تین دن مُسلسل فاقہ کروں گا اوراس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر پچیس دنوں کا مُسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سَیر وسیاحت کی، واپَس تُسْتَر آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اِختیار کی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد عَلَیہِ رَحمَۃُ الاحد فرماتے ہیں: ''میں نے مرتے دم تک سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ تُسْتَری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی کو کبھی نَمک استِعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

(احیاء علومُ الدِّین، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، ۳/ ۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفِتن دور میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت مَـدرَسةُ الْـمَـدِيْـنَـه قائم ہیں جن میں دُرُست تلَفُّظ سے قُرانِ پاک کی تعلیم کیساتھ ساتھ بہتر **اَخلاقی تربیت** بھی کی جاتی ہے، اس کے علاوہ اَولاد کی تربیت کرنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مُشتمل کتاب **''تربیتِ اَولاد''** کا ضَرور مُطالَعہ فرمائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اس کی بَرَکت سے اپنی اور اپنے اَہل وعَیال کی **اِصلاح کا جَذبہ** بھی پیدا ہوگا اور اَولاد کی دُرُست تَربیت کرنے کے طریقے بھی سیکھنے کو ملیں گے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزَّوَجلَّ! ہمیں اپنی، اپنے اہلِ خانہ اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کا عَظیم جذبہ نصیب فرما۔ نہ صِرف خُود کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھنے بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنانے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
اِنہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش، ص ۲۸۸)

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

رَحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمعرات وجُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہَر سے۔

(مجمع الزوائد، ۴۵۲/۳، حدیث: ۵۲۰۴)

بیان نمبر 8

70مرتبہ رَحمتوں کا نُزُول

حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُاللّٰہ ابنِ عَمر و بن عاص رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہما کا فرمانِ عالی شان ہے: "مَنْ صَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً، جو شخص نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہُ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً، اس پر اللّٰہ تعالٰی اور اس کے فِرِشتے ستّر مرتبہ رَحمت بھیجیں گے۔" (مسندِ احمد، مسندعبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۱۴، حدیث:۶۷۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُرُودوسَلام کے بھی کیا کہنے، اس سے نہ صِرف دُرُودوسلام پڑھنے والا فیضیاب ہوتا ہے بلکہ جس مُسلمان کو اس کا ایصالِ ثواب کیا جائے اس کا بھی بیڑا پار ہوجاتا ہے۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے "**مکتبۃ المدینہ**" کے مَطْبُوعہ رسالے "**قبر والوں کی 25 حِکایات**" کے صفحہ 1 پر ہے:

560 قبروں سے عذاب اُٹھا لیا گیا

حضرتِ سیِّدُ نا علّامہ ابو عبدُاللّٰہ محمد بن احمد مالکی قُرطُبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا حسن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خِدمت

بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: ''میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خَواب میں دیکھ لوں۔'' آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہِ نے اُسے عمل بتا دیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خَواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ **اُس کے بدن پر تار کول** (یعنی ڈامر) **کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں!** یہ ہیبت ناک مَنظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خَواب حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوی کو سنایا، سن کر آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہِ بَہُت مَغْمُوم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوی نے خَواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، **جو جَنَّت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج سجائے بیٹھی ہے۔** آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہِ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ''میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔'' آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہِ نے فرمایا: ''اُس کے بقول تو تُو عذاب میں تھی، آخر یہ اِنقلاب کس طرح آیا؟'' مرحومہ بولی: ''قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اس نے مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، **اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پانچ سو ساٹھ قَبْر والوں سے عذاب اُٹھا لیا۔''**

(ماخوذ از التذکرۃ فی احوال الموتٰی واُمور الآخرۃ، ۷۴/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا دُرُود شریف کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے مَرحُومین کی قبر پر حاضِر ہوکر فاتحہ و دُرُود پڑھ کر اِیصالِ ثواب کرنا چاہیے نیز **دُرُود شریف** پڑھنے والے کو ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اس کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں فقر مِٹتا ہے اور غنا کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ

محتاجی دور کرنے کا نُسخہ

صاحِبِ تحفۃُ الاخیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار نے یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا، یعنی جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار دُرُود شریف پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی مُحتاج نہ ہوگا۔'' (المستطرف، الباب الرابع والثمانون فیماجاء فی فضل الصلاۃ علی رسول اللہ، ۲/ ۵۰۸، روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۷/ ۲۳۱) **پھر** اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا: ''ایک نیک آدمی تھا، اُس نے یہ حدیث سُنی تو غلبۂ شوق کے ساتھ پانچ سو بار **دُرُود شریف** کا روزانہ وِرْد شُروع کردیا۔ اِس کی بَرَکت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو غَنی کردیا اور ایسی جگہ سے اُسے رِزق عطا فرمایا کہ اُسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ اِس سے پہلے وہ **مُفلس** اور **حاجت مند تھا۔**'' (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرئی والحکایات......الخ، اللطیفۃ الثامنۃ عشر بعد المائۃ، ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں **دُرُودِ پاک** کا وِرْد کرے پھر بھی اُس کا فقر (محتاجی) دُور نہ ہو تو یہ اُس کی نیّت کا فُتور ہے اور اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔ دَرْاَصل **دُرُودِ پاک** پڑھنے میں نیّت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب حاصل کرنے کی ہو۔ پھر **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مُحْتاجی** ضرور دُور ہوگی اور یاد رکھیئے! مُحْتاجی صِرف مال کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ بسا اَوقات مال کی کثرت کے باوجود بھی انسان مُحْتاجی کا شِکوہ کرتا ہے جو کہ مال کی حرص اور لالچ کی نشانی ہے۔ حریص انسان کو چاہے کتنی ہی دَولت مل جائے وہ **هَلْ مِن مَّزِیْد** (یعنی مزید مل جائے) کے نعرے لگاتا رہتا ہے۔ چُنانچہ

آدمی کا پیٹ قبر کی مَٹی ہی بھرے گی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ''لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ، یعنی اگر انسان کے پاس مال کے دو جنگل ہوں تو وہ تیسرا تلاش کرے گا اور اِنسان کے پیٹ کو مَٹّی کے سِوا کوئی چیز

نہیں بھرسکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

(بخاری،کتاب الرقاق، باب مَا یُتَّقٰی مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ، ۲۲۸/۴، حدیث:۶۴۳۶)

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "یہاں دو اور تین حد بندی کے لیے نہیں۔ مَطْلب یہ ہے کہ اگر **دو جنگل** بھر مال ہو تو تیسرے جنگل کی خواہش کرے اور اگر **تین جنگل** مال ہو تو چوتھے کی، اسی طرح سلسلہ قائم رکھے۔ انسان کی ہوس زِیادہ مال سے نہیں **بُجھتی**، یہ تو فضلِ ذُوالجلال سے **بُجھتی** ہے۔"

"اِنسان کے پیٹ کو مَٹی کے سِواء کوئی چیز نہیں بھرسکتی" کے تحت فرماتے ہیں: "مَٹی سے مُراد قبر کی مَٹی ہے یعنی انسان کی ہَوَس قبر تک رہتی ہے، مر کر ہَوَس ختم ہوتی ہے۔ یہ حکم عُمُومی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اور صابر و شاکر بندے اس حکم سے علیحدہ ہیں جیسے حضراتِ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام اور خالص اَولیاءُ **اللّٰہ** رَحِمَھُمُ اللّٰہ تعالٰی، مگر ایسے قَناعَت والے بہت کم ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں: "انسان کی پیدائش مَٹی سے ہے اور مَٹی کی فِطْرت خشکی ہے، اس کی خشکی صِرف **بارش** سے ہی دُور ہوتی ہے۔ **بارش** ہونے پر اس میں سبزہ پھل سب کچھ ہوتے ہیں۔ یوں ہی اگر انسان پر توفیق کی **بارش** نہ ہو تو انسان مَحْض خشکا ہے، اگر نبوت کے بادل سے توفیقِ ہدایت کی **بارش** ہو تو اس میں ولایت اور تقویٰ وغیرہ کے پھل پھول لگتے ہیں۔" (مراٰۃ، ۷/ ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آپ نے کبھی کسی مالدار کو یہ کہتے نہیں سُنا ہوگا کہ ''بہت مال کما لیا، اب بس'' بلکہ وہ مزید دولت کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح کوئی عالم ایسا نہیں ملے گا کہ جو یہ کہے ''بہت پڑھ لیا، اب مجھے مزید پڑھنے کی حاجت نہیں'' بلکہ ہر عالم مزید عِلْم کی طلب میں رہتا ہے۔ چُنانچہ

دو حَریص

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مَنْھُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ دو حَریص کبھی سیر نہیں ہوسکتے۔'' ''مَنْھُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْہُ، یعنی ایک عِلْم کا حَریص کہ کبھی حُصُولِ عِلْم سے سیر نہیں ہوتا، وَمَنْھُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْھَا، اور دوسرا مال کا حَریص کہ کبھی حُصُولِ مال سے سیر نہیں ہوتا۔'' (مشکاۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۶۸/۱، حدیث: ۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُود شریف کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَناعَت کی دولت نصیب ہوگی اور قَناعَت (یعنی جو مِل جائے اُس پر راضی رہنا) ہی اَصل میں غنا (یعنی دَولتمندی) ہے۔ دُنْیَوی مال کا حَریص ہی حقیقت میں مُحتاج ہے خواہ کتنا ہی مالدار ہو۔ قَناعَت وہ خزانہ ہے جو کہ خَتْم ہونے والا نہیں ہے اور دُنْیَوی مال سے یقیناً اَفْضَل ہے کیونکہ دُنْیَوی مال فانی بھی ہے اور وَبال بھی کہ قیامت میں اس کا حساب دینا پڑے گا۔

آمنہ کے لال مجھ کو دیجئے سوزِ بلال
مالِ دُنیا سے مُجھے ہوجائے نفرت یارسُول (وسائلِ بخشش،ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرود خوان مکّھیاں

حضرتِ سیِّدُ نا مولانا جلالُ الدِّین رُومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مثْنوِی شریف** میں فرماتے ہیں: ''ایک بار تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **شہد کی مکھی** سے دَرْیافت فرمایا کہ تُو **شہد** کیسے بناتی ہے؟'' اُس نے عرض کی: ''**یاحبیبَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم چَمَن میں جاکر ہر قِسم کے پُھولوں کا رَس چُوستی ہیں پھر وہ رَس اپنے مُنہ میں لیے ہوئے اپنے چھتّوں میں آجاتی ہیں اور وہاں اُگل دیتی ہیں وہی **شہد** ہے۔ اِرشاد فرمایا: ''پُھولوں کے رَس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مِٹھاس کہاں سے آتی ہے؟''، مکھی نے عرض کی:

گُفت چُوں خُوانَیم بَرا حمد دُرود
مِی شَوَدْ شِیرِیں وَ تَلْخِی را رَبُود

''**یعنی** ہمیں **قُدرت** نے سِکھا دیا ہے کہ چَمن سے چھتّے تک راستے بھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھتی ہوئی آتی ہیں۔ **شہد** کی یہ لذّت اور مِٹھاس **دُرُودِ پاک** ہی کی بَرَکت سے ہے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن،ص۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُود شریف کی بَرَکت سے پُھولوں کے پھیکے اور تلْخ رَس مِل کر ایک ہوگئے اور سب کا نام **شہد** ہوگیا۔ ایسے ہی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غُلامی کی بَرَکت سے سارے عَرَبی، عَجَمی انسان ایک ہوگئے اور اِن کا نام مُسلمان ہوگیا۔ جس طرح **دُرُود شریف** کی بَرَکت سے پھیکا رَس میٹھا ہوگیا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم **دُرُود شریف** پڑھتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عِبادتوں میں بھی **دُرُود پاک** کی بَرَکت سے قَبُولِیَّت کی مِٹھاس پیدا ہوجائے گی۔ جس طرح **دُرُود شریف** کی بَرَکت سے **شہد** شِفا بن گیا اسی طرح ہر دُعا **دُرُود شریف** کی بَرَکت سے مَرَضِ گُناہ کی دَوا ہے۔

ہوں دُرُود و سَلام، میرے لب پر مُدام

ہر گھڑی دَم بدم، تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش، ص۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں عُمر بھر فرائض وواجِبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے اور مُحسن آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُود وسَلام** بھیجتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان نمبر 9

ایک قِیراط اَجر

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطاً وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُد، یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللّٰہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قِیراط اَجر لکھتا اور ایک قِیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔'' (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/ ۲۴۹، الجزء الاول، حدیث: ۲۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں جَبَلِ اُحُد کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ خُوش نصیب پہاڑ ہے جسے کئی مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا ہے اور یہ پہاڑ عاشقِ رسول ہے۔ چنانچہ اللّٰہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَحَبَّت نشان ہے: ''اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ، یعنی اُحُد وہ پہاڑ ہے جو ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور ہم اس سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر، ۱/ ۵۰۰، حدیث: ۱۴۸۲)

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اس حدیثِ پاک کے تحت مشکاۃ المصابیح کی شرح مراۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اُحُد شریف مَدینہ پاک سے جانبِ مَشرق تقریباً **تین مِیل** دُور ایک **پہاڑ** ہے، مَدینہ مُنوَّرہ خُصُوصاً جَنَّتُ البقیع سے صاف نظر آتا ہے، وہاں شُہدائے اُحُد خُصُوصاً سَیِّدُ الشُّہَدَاء حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ حَمزہ (رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہُم اَجمعین) کے مَزارات ہیں، زائرین جُوق دَر جُوق اس پہاڑ کی زِیارت کرتے ہیں، میں نے حُجّاج کو اِس **پہاڑ** سے لپٹ کر روتے اور وہاں کے **پتھروں** کو چُومتے دیکھا ہے۔ ہر مُومن کے دل میں قُدْرتی طور پر اس کی مَحبَّت ہے۔ حق یہ ہے کہ خود یہ **پہاڑ** ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتا ہے۔ لکڑیوں پتھروں میں احساس بھی ہے اور مَحبَّت وعَداوت کا مادّہ بھی، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فِراق میں اُونٹ بھی روئے اور لکڑیوں نے بھی گریہ وزاری و فریاد کی ہے۔ (لمعات، مرقات، محی السنہ)

لٰہذا حق یہ ہے کہ خود حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحُد **پہاڑ** سے، اس علاقے سے، وہاں کے پتھروں سے مَحبَّت فرماتے ہیں اور یہ تمام چیزیں بِعَیْنِہٖ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتی ہیں، اَحادیث سے ثابت ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحُد پر چڑھے تو اُحُد کو وَجْد آ گیا اور وہ جھومنے لگا۔''

حدیث پاک سے حاصل ہونے والے سات مدنی پھول

مزید فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے چند ایمان اَفروز مَسائل ثابت ہوئے:

ایک یہ کہ تمام حسین صِرف انسانوں کے مَحبوب ہوئے، حُضُو رِانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انسان، جنّ، لکڑی، پتھر اور جانوروں کے بھی مَحبوب ہیں، یعنی خُدائی کے مَحبوب ہیں کیونکہ خدا کے مَحبوب ہیں۔

دوسرے یہ کہ دوسرے مَحبوبوں کو ہزاروں نے دیکھا مگر **عاشِق** ایک دو ہوئے، حُضُو رِانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبوبیت کا یہ عالَم ہے کہ آج ان کا دیکھنے والا کوئی نہیں اور **عاشِق** کروڑوں ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں

سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عَرب (حدائقِ بخشش، ص۵۸)

تیسرے یہ کہ حُضُو رِانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **پتھر** کے دل کا حال معلوم ہے کہ کس **پتھر** کے دل میں ہم سے کتنی مَحبَّت ہے تو ہمارے دِلوں کا اِیمان، عِرفان، مَحبَّت وعَداوت وغیرہ بھی یقیناً معلوم ہے، یہ ہے عِلمِ غیبِ رسول۔

چوتھے یہ کہ حُضُو رِانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا **عِشق ومَحبَّت** جتانے، ظاہر کرنے کی ضَرورت نہیں، انہیں ہمارے حالات خُود ہی معلوم ہیں، **اُحُد**

نے مُنہ سے نہ کہا تھا کہ میں آپ سے مَحبّت کرتا ہوں یا آپ کا چاہنے والا ہوں۔

پانچویں یہ کہ جس انسان کے دل میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مَحبّت** نہ ہو وہ **پتھر** سے بھی سخت ہے، **اللّٰہ** تَعَالٰی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مَحبّت** نصیب کرے۔

چھٹے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مَحبّت** ان کی **محبوبیت** کا ذَرِیعہ ہے، جو چاہتا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے **مَحبّت** کریں تو اسے چاہیے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **مَحبّت** کرے، دیکھو یہاں فرمایا کہ ہم بھی **اُحُد** سے مَحبّت کرتے ہیں۔

ساتویں یہ کہ جو (حضرات) حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہوگئے اُن کے آستانے مَرجِعِ خَلَائِق ہوگئے، دیکھو حضرتِ سَیِّدُنا **خواجہ اَجمیری**، حُضُور **غوثِ پاک**، حضرت داتا **گنج بخش** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے آستانوں کی رَونقیں یہ اسی محبوبیت کی جَلْوہ گری ہے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ کہ اِس دَر کا ہوا خلقِ خُدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اِس دَر سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا　　(حدائقِ بخشش، ص۵۳)

(مرآۃ، ۴/۲۱۹ تا ۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالٰی جَبَلِ اُحُد شریف کے صَدقے ہمیں بھی عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لازوال جذْبہ نصیب فرمائے اور ہمیں مُخلِص عاشقِ رسول بنائے۔

دولتِ عِشق سے آقا مری جھولی بھردو بس یہی ہو مرا سامان مدینے والے

آپ کے عِشق میں اے کاش کہ روتے روتے یہ نکل جائے مری جان مدینے والے

(وسائلِ بخشش،ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذابِ قبر کا ایک سبب

"**اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع**" میں نقل ہے، حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر شِبْلی بَغْدادی علیہ رَحمَۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: "میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" وہ بولا: "میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا۔" اتنے میں آواز آئی: "ھٰذِہٖ عُقُوْبَۃُ اِھْمَالِکَ لِلِسَانِکَ فِی الدُّنْیَا یعنی دنیا میں زبان کے غیر ضَروری اِستعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔" اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطَّر مُعطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔

اور انہوں نے مجھے **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟''

فرمایا: ''اَنَا شَخْصٌ خُلِقْتُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِکَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاُمِرْتُ اَنْ اَنْصُرَکَ فِیْ کُلِّ کَرْبٍ ، یعنی میں وہ شخص ہوں جس کو تیرے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ **دُرُود شریف** پڑھنے کی بَرَکت سے پیدا کیا گیا ہے اور مجھے ہر مُصیبت کے وَقت تیری اِمداد پر مامُور کیا گیا ہے۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۶۰)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا (ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کثرتِ **دُرُود شریف** کی بَرَکت سے **مدد** کرنے کیلئے قبر میں جب فِرِشتہ آسکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گورِ اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد مری کرنے آ جانا مرے آقا

روشن مری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا
جب نَزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں جہاں کثرتِ دُرُود شریف کی ترغیب موجود ہے وہیں اس سے یہ دَرس بھی ملتا ہے کہ زبان جسمِ انسانی کا اَہم ترین عُضْو بھی ہے۔

زَبان مُفید بھی ھے مُضِر بھی

یاد رکھئے! زَبان کا صحیح اِستعمال کرنے کے بے شُمار فوائد ہیں اور اگر یہی زَبان اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمان بن کر چلی تو بہت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''اِنَّ اَکْثَرَ خَطَایَا ابْنِ اٰدَمَ فِیْ لِسَانِہٖ ، انسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان میں ہوتی ہیں۔'' (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان ،فصل فی فضل السکوت عمالایعنیہ ،۴/۲۴۰ ، حدیث: ۴۹۳۳)

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ھیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰہَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ، فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا، وَاِنْ اَعْوَجَجْتَ اَعْوَجَجْنَا، یعنی جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: ''ہمارے بارے

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔‘‘

(ترمذی،کتاب الزھد ،باب ماجاء فی حفظ اللسان،۴/ ۱۸۳ ،حدیث:۲۴۱۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ’’نَفْع نُقصان، راحت وآرام، تکالیف وآلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو **خراب** ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو **دُرُست** ہوگی ہماری عِزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ **زبان** دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچّھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔‘‘

(مراٰۃ،۶/ ۴۶۵)

زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اَوقات فَسادات برپا ہوجاتے ہیں، اِسی **زَبان** سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو غصّہ آ گیا تو بعض اَوقات قتل وغارَت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی **زَبان** سے کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کردی تو یقیناً اس میں گُنہگاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔

دل کی سَختی کا اَنجام

اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رَحم فرمائے ہماری زبانوں کو لگام نصیب کرے اور

ہمارے دِلوں کی سختی کو دُور فرمائے کہ سخت دلی فحش گوئی کی علامت ہے جیسا کہ اللّٰہُ غنی کے پیارے نبی مکّی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ’’اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّار، یعنی فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔‘‘

(ترمذی، کتاب البروالصلہ، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ’’یعنی جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دَھڑک مُنہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ دَرَخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دَوزخ میں۔ ایسے بے دَھڑک انسان کا اَنجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) (اور) رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ، ۶/۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بُخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک کو حفظ کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی سَہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ پاک یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ’’مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ

اَلْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ، یعنی جو اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔'' (بخاری ،کتاب الادب ،باب من کان یومن باللّٰه والیوم الاخر...... الخ، ۱۰۵/۴، حدیث: ۶۰۱۸)

اے ہمارے پیارے اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی زبان کو ہر دَم ذِکرو دُرُود سے تَر رکھنے اور جسم کے تمام اَعضاء کا قفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرما۔

مری زبان پر قفلِ مدینہ لگ جائے فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یا رَبّ!

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کردے شُعُور وفکر کو پاکیزگی عطا یا رَبّ!

بوقتِ نزع سلامت رہے مرا ایماں

مجھے نصیب ہو کلِمہ ہے اِلتجا یارب!

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❀❀ ❀❀ ❀❀

فرمانِ مصطفٰے

ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

(الترغیب والترھیب ، ۱/ ۱۳۹، حدیث: ۳۸۴)

بیان نمبر 10

سرکار اَہلِ مَحَبَّت کا دُرُود خُود سُنتے ہیں

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا، یعنی اہلِ مَحَبَّت کا دُرُود میں خُود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں جبکہ دوسروں کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص۱۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُوَّتِ سماعت اور **علمِ غیب** کی شان کے کیا کہنے کہ دُنیا کے کونے کونے میں **دُرُود شریف** پڑھنے والے اہلِ **مَحَبَّت** کے دُرُود کو نہ صِرف سماعت فرماتے ہیں بلکہ انہیں پہچانتے بھی ہیں۔ مُبارک کانوں کی شانِ عالی نشان کو بیان کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں: ''اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، یعنی میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں جن کو تُم میں سے کوئی نہیں دیکھتا اور میں ان آوازوں کو سنتا ہوں جن کو تُم میں سے کوئی نہیں سنتا۔''

(الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی سمعہ الشریف، ۱/۱۱۳)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی قُوَّتِ سماعت وبَصارت بے مثال اور مُعْجِزانہ شان رکھتی تھی۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُور و نزدیک کی آوازوں کو یکساں طور پر سن لیا کرتے ہیں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لَعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر بکثرت **دُرُود وسَلام** پڑھتے رہا کریں اور بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فَیضیاب ہوتے رہیں جو خُوش نصیب رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں ان پر نوازشات کی ایسی بارشیں ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے مارے حیرت کے اَنگُشت بدَنداں رہ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز حکایت سُنئے اور مارے حیرت و مُسرت کے سر دُھنئے۔

باکمال مَدنی مُنّی

حضرت سَیِّدُنا شَیخ محمد بن سُلَیمان جَزُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''میں سَفر میں تھا، ایک مَقام پر نماز کا وَقْت ہوگیا، وہاں کُنواں تو تھا مگر رَسّی اور ڈَول ندارد (ڈول اور رَسّی موجود نہ تھی) میں اسی فِکْر میں تھا کہ ایک مکان کے اُوپر سے ایک **مَدَنی مُنّی** نے جھانکا اور پوچھا: ''آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟'' میں

نے کہا: ''بیٹی! رسّی اور ڈول۔'' اُس نے پوچھا: ''آپ کا نام؟'' فرمایا: **محمد بن سُلَیمان جزُولی**۔ مَدَنی مُنّی نے حیرت سے کہا: ''اچھا آپ ہی ہیں جن کی شُہرت کے ڈَنکے بج رہے ہیں مگر حال یہ ہے کہ کُنویں سے پانی نہیں نِکال سکتے!'' یہ کہہ کر اس نے کُنویں میں تُھوک دیا۔ کمال ہوگیا! آناً فاناً پانی اُوپر آگیا اور کُنویں سے چَھلکنے لگا۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ نے وُضُو سے فراغت کے بعد اُس **باکمال مَدَنی مُنّی** سے فرمایا: ''بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصل کیا؟'' کہنے لگی: ''یہ اُس ذاتِ گرامی پر **دُرُود پاک** کی بَرَکت سے ہوا ہے اگر وہ جنگل میں تشریف لے جائیں تو دَرندے، چرندے آپ کے دامَن میں پناہ لیں۔'' آپ رَحْمۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''**اس باکمال مَدَنی مُنّی** سے مُتأَثِّر ہوکر میں نے وہیں عہد کیا کہ میں دُرُود شریف کے مُتَعَلِّق کِتاب لکھوں گا۔'' (سعادة الدارین، الباب الرابع، اللطیفة الخامسة عشرة بعد المائة، ص ۱۵۹ مفهوماً) **چُنانچِہ** آپ رَحْمۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ نے **دُرُود شریف** کے بارے میں کِتاب لکھی جو بَہُت مقبول ہوئی اور اس کِتاب کا نام ''دَلائِلُ الْخَیْرات'' ہے۔ (حسینی دولہا، ص ۱)

صالِحین کا ذِکر باعِثِ رَحمت ہے

حضرتِ سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ، یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔'' (حِلیۃُ الاولیاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) آیئے ہم بھی حُصُولِ بَرَکت

اورنُزُولِ رَحمت کے لئے صاحبِ دَلائِلُ الْخَیرات کا کچھ تذکرہ سُنتے ہیں۔

صاحبِ دَلائِلُ الْخَیرات فَنافی المُصْطفٰی ،سَنَدُ الاَصْفِیا ،عارفِ کامل، قطبُ الاَقْطاب، وحیدُ الدَّہر،فَریدُالْعَصر ،شَیْخ،امام ابُو عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد، والد کا نام عبدالرحمٰن، جب کہ دادا کا اسمِ گرامی ابوبکر بن سلیمان ہے۔تاریخ میں بہت سے ایسے بزرگ ملتے ہیں جن کی نسبت والد کی بجائے جَدِّ اَعلٰی کی طرف ہوتی ہے، حضرت سَیِّدُنا امام جَزُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ القوی کو بھی بالعموم ان کے والد کے دادا جان حضرتِ سلیمان کی طرف مَنْسُوب کر کے محمد بن سلیمان کہا جاتا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہ ۸۰۷ھ بمطابق 1404ء کو ملکِ **مراکش** کے مقام ''سَوس'' میں پیدا ہوئے۔آپ حَسَنی سَیِّد ہیں، اکیس واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مُجتبٰی رضی اللّٰہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔ نیز آپ **مَذْہباً** مالکی (یعنی حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کے مُقَلِّد)اور مَشْرَباً(یعنی طریقت کے اِعتبار سے) شاذلی تھے۔

حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن سُلیمان جَزُولی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہ القَوی خُوش عَقیدہ بُزُرگ تھے جن کا تعلُّق **اہلِ سُنَّت و جماعت** سے تھا۔آپ ذاتِ باری تعالٰی کے حوالے سے بڑا ٹھوس **عقیدہ** رکھتے تھے اور آپ نے جا بجا **اللّٰہ تعالٰی کی ذات** **وصِفات** اور اس کی قُدْرتِ کاملہ کا بڑے حسین پیرائے میں ذِکر کیا ہے۔**دلائِلُ**

الْخَیرات شریف بُنیادی طور پر دُرود و سلام کا مَجْمُوعہ ہے مگر اس کے ضِمن میں اللہ تعالیٰ کی صِفات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ دُرود پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عَظْمت و شان اور اس کا جَلال و کَمال راسخ ہوجاتا ہے۔

آپ ہمہ وَقت اَوْراد و وظائف میں مَشْغول رہتے، ہر مُعاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے، **کتاب و سُنَّت** پر سختی سے کاربند اور حُدُودِ الٰہی کی پاسبانی کرنے والے تھے، بِالآخر آپ کی نیکی اور بُزُرگی کی دُھوم مچ گئی اور خلقِ خدا آپ سے فَیضیاب ہونے لگی۔ آپ دن رات میں ڈیڑھ قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے، بِسْمِ اللہ شریف کا وَظیفہ پڑھتے نیز شب و روز میں دو مرتبہ دَلائِلُ الْخَیرات ختم کرنا بھی روز کے معمولات میں شامل تھا۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن سلیمان جَزُوْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سلسلۂ شاذلیہ میں بَیْعَت کے بعد چودہ سال تک خَلْوَت گزیں رہ کر عِبادت و رِیاضت اور منازلِ سُلوک طے کرنے میں مشغول رہے۔ چودہ سالہ طویل خَلْوت کے بعد **نیکی کی دَعوت** کو عام کرنے اور خلقِ خُدا کی ہدایت کے لیے آپ نے جَلْوَت اِختیار کی، آسِفی شہر کو آپ نے اپنی دینی سرگرمیوں کا مَرکز بنایا اور **مُریدین** کی تَربیت و ہِدایت کا کام سرانجام دینا شُروع کیا۔ بے شُمار لوگ آپ کے دَستِ حق پَرَست پر تائب ہوئے اور آپ کا چرچا دُنیا بھر میں پھیل گیا، آپ سے بیشمار **عظیم کرامات** اور حیرت انگیز خَوارِق رُونما ہوئے، آپ کے مَناقب اور کمالات

میں غور کرنے سے عَقْلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔

صاحبِ دَلائِلُ الْخَیرات حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن سلیمان جزُولی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہ الْقَوِی کا اِمتیازی وَصف عِشْقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔آپ تَحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے عشق کی کیفیت کو **دَلائِلُ الْخَیرات** شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں: ''**وَنَفَیتَ عَنْ قَلْبِیْ فِیْ ھٰذَاالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الشَّکَّ وَالْاِرْتِیَابَ وَغَلَّبْتَ حُبَّہٗ عِنْدِیْ عَلٰی حُبِّ جَمِیْعِ الْاَقْرِبَاءِ وَ الْاَحِبَّاءِ،**'' یعنی اے اللہ! تو نے میرے دل کو اس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں ہر قسم کے شک وشُبہ سے دُور رکھا ہے اور آپ کی مَحبَّت کو میرے نزدیک تمام رِشتہ داروں اور پیاروں کی مَحبَّت پر غالب کردیا ہے۔'' آپ رَحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ کے عشقِ رسول کے نظارے **دَلائِلُ الْخَیرات** شریف میں جابجا دیکھے جاسکتے ہیں۔

آپ کی ساری عُمر حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھتے، **دُرُود شریف** کی ترغیب دیتے اور **دُرُود شریف** کی نَشْرواِشاعت میں گزری۔

دُرُود خواں کا بدن مٹی نہیں کھا سکتی

صدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا محمد اَمجد علی اَعظمی علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الْقَوِی بہارِ شریعت جلد1 صفحہ 114 پر فرماتے ہیں: ''وہ لوگ کہ (جو) اپنے اَوقات **دُرُود شریف** میں مُستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹّی نہیں کھا سکتی۔''

77سال بعد بھی جسم سلامت تھا

حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ محمد بن سلیمان جزُوْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نہ صرف خود رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام کی کثرت فرماتے تھے بلکہ آپ کے مرتَّب کردہ مجموعۂ درود ''دَلَائِلُ الْخَیرات'' کی مدد سے دنیا بھر میں دُرُود وسَلام پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ **وصال کے ستتر (77) سال بعد جب آپ کو قبر سے نکالا گیا تو آپ کا جسمِ مُبارک بالکل تروتازہ تھا، جیسے آج ہی دَفن کیا گیا ہو،** اتنی طویل مُدَّت گزر جانے کے باوجود آپ کا جسم مُتَغَیَّر نہ ہوا تھا۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال ایسے تھے، جیسے آج ہی حجام نے آپ کی حَجامت بنائی ہو۔ ایک شخص نے آپ کے چہرے کو اُنگلی سے دبایا تو اس کی حیرت کی اِنتہا نہ رہی کہ اس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور جب اُنگلی اُٹھائی تو خُون پھر اپنی جگہ لوٹ آیا، جیسے زِندوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

مزارِ پُر اَنوار سے کَسْتُوری کی خُوشبُو

مراکش میں آپ کا مزار مَرجِعِ خَلائق ہے۔ مزار پر بڑے رُعب وجَلال کا سَماں ہے، لوگ زِیارت کے لیے جُوق در جُوق حاضری دیتے ہیں اور دَلائِلُ الْخَیرات شریف کا بکثرت وِرْد ہوتا ہے۔ شاید یہ دُرُود شریف ہی کی بَرکت ہے کہ آپ کی قبرِ اَطہر سے **کستُوری** کی مہک آتی ہے۔

آپ کی ذات مرجعِ خلائق تھی، مُریدین کے علاوہ بھی ہزاروں اَفراد آپ کی زِیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ آپ کے عام مُریدین کا تو کیا شُمار، خَواص کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔ یہاں تک کہ آپ کے فَیض یافتہ مُریدین میں سے بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ (12665) تو ایسے کامل تھے کہ مقامِ ولایت پر مُتَمَکِّن ہوئے اور اپنی اپنی اِسْتعداد کے مُطابق قُربِ الٰہی کے اَعلیٰ مَقامات پر فائز ہوئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیعت کی اَھَمِّیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تارِیخِ اسلام کے مُطالَعے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً تمام **اولیائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہ نے راہِ سُلُوک طے کرنے کیلئے کسی **پیرِ کامل** کے ہاتھ پر بَیعت کی بلکہ خود ہمارے گیارہویں والے آقا، سردارِ اولیاء حُضُور سَیِّدُنا غوثِ اَعظم دَسْت گیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے بھی حضرت سَیِّدُنا شیخ ابوسعید مُبارک مخزومی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے دستِ حق پرست پر **بیعت** فرمائی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ کسی نہ کسی جامعِ شرائط **پیرِ کامل** کے مُرید بن جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ج **ترجمۂ کنزالایمان:** جس دن ہم ہر

جماعت کواس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحنّان "**نورُالعرفان**" میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کواپنا امام بنالینا چاہیے **شَرِیْعَت** میں "تَقْلِیْد" کرکے اور **طَرِیْقَت** میں "بَیْعَت" کرکے، تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگرصالح امام نہ ہوگا تواس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں **تَقْلِیْد، بَیْعَت** اورمُریدی سب کاثُبُوت ہے۔" (تفسیرنورالعرفان، ص۴۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفِتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع ترضَرور ہے، مگرکامل اورناقص پیرکا اِمتیازمُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے کہ وہ ہردور میں اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کی اِصلاح کیلئے اپنے **اَولیائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہ السَّلام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جواپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

فی زمانہ مرشدِکامل کی ایک مثال بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمدالیاس عطّارقادری** رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں! ''میرا مُرید چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) وہ اس وقت تک نہیں مَرے گا، جب تک توبہ نہ کرلے۔''

(آدابِ مرشد کامل، ص۲۲)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خِدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بزرگ **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں کا دامن عطا فرمائے، اچھوں کے صدقے ہمیں اچھا بنائے اور ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 11

سوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضی اللہ تعالٰی عَنْہا سَحَری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتی کہ سوئی مل گئی۔ **اُمُّ الْمؤمِنین** رَضی اللہ تعالٰی عَنْہا نے عرض کی: ''یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے۔'' سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔'' عرض کی: ''وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔'' فرمایا: ''وہ بَخیل ہے۔'' پوچھا: ''بَخیل کون؟'' ارشاد فرمایا: ''اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ، جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔''

(القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عندذکرہ، ص ۳۰۲)

سُوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت، ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور پُرنور، شافعِ یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ نورٌ علٰی نور کی بھی کیا بات ہے کہ چہرۂ اقدس کی روشنی سے سوئی مل جاتی ہے! **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ''رحمتِ عالم، **نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **بشر** بھی ہیں اور **نور** بھی، یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف **بشر** ہے اور حقیقت **نور** ہے۔'' (رسائل نعیمیہ، ص ۳۹، ۴۰)

قُربان جایئے! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **نُورانیت** کے کہ اس **نور** کے پیکر کی دُنیائے آب و گِل میں جَلْوہ گری بھی اس شان سے ہوئی کہ چہار سُو روشنی کی کرنیں بکھر گئیں۔ چنانچہ

ایوانِ شام روشن ہوگئے

حضرتِ سیِّدُ ناعِرباض بن سارِیہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **فرمایا:** ''اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ، وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ، یعنی میں اللہ تعالٰی کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پُتلے کا خمیر ہو رہا تھا (پھر فرمایا) وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ ، میں تمہیں اپنے اِبتدائے حال کی خبر دوں، دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ ، وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی، وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ یعنی میں دُعائے ابراہیم ہوں، بشارتِ عیسٰی ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں

جواُنہوں نے میری وِلادت کے وَقت دیکھا، ''وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ تْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ، یعنی ان سے ایک نورِ ساطع (چمکتا ہوا نور) ظاہر ہوا جس سے ملکِ شام کے ایوان وقصور اُن کے لئے روشن ہو گئے۔''

حضرتِ سیِّد ناشمسُ الدِّین محمد حافِظ شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْھَادِی بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر

مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر

یعنی اے حُسن و جمال والے صلَّی اللّٰہ تعالیٰ عَلَیْہ واٰلِہٖ وسلَّم اور تمام انسانوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے شک آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُورانی چہرے کی تابانی سے چاند کو روشن کیا گیا۔

سرکار کی بَشَرِیَّت کا اِنکار کرنا کیسا؟

بے شک ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت نُور ہے مگر یہ یاد رکھئے! کہ مطلقاً بَشَرِیَّت کے اِنکار کی اجازت نہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَشَرِیَّت کا مُطْلَقاً اِنکار کُفْر ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۳۵۸/۱۴) لیکن آپ کی بَشَرِیَّت عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ آپ سَیِّدُ الْبَشَر اور اَفْضَلُ الْبَشَر ہیں۔

اللہ تبارَکَ تعالٰی کا فرمانِ نور بار ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ (پ ۶، المآئدہ: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن جَرِیر طَبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں: ''یَعْنِیْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَلَّذِیْ اَنَارَ اللّٰہُ بِهِ الْحَقَّ وَاَظْهَرَ بِهِ الْاِسْلَامَ یعنی نور سے مُراد محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ جن کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حق کو روشن اور اسلام کو ظاہر فرما دیا۔

(تفسیر الطّبری، پ ۶، المائدہ، تحت الآیۃ ۱۵، ۴/۵۰۲)

سب سے پہلی تخلیق

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُاللّٰہ انصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ، یعنی یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟'' فرمایا: ''یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ، یعنی اے جابر! بے شک اللّٰہ تعالٰی نے تمام

مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو اپنے نُور سے پیدا فرمایا۔'' (المواھب اللدنیہ،المقصدالاول،تشریف اللّٰہ تعالی لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۱/ ۳۶)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا (حدائقِ بخشش،ص۲۴۶)

چمک تُجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو قاسم نور ہیں جسے چاہیں پُرنور کر دیں۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی ایاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں کہ مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دَسْتِ پُرانوار رکھا تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخل ہوتے تو وہ گھر روشن ومُنوَّر ہوجاتا۔(کنز العمال ،کتاب الفضائل ،باب فی فضائل الصحابۃ ،۷/۱۲۳،الجزء الثالث عشر ،حدیث:۳۶۸۱۹، الخصائص الکبری،باب الآیۃ فی اثریدہ من الشفاء والبریق......الخ، ۲/۱۴۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے (حدائقِ بخشش،ص۱۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گُفتگو سے معلوم ہوا کہ حُضُور جانِ عالَم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ بَشَریَّت کے ساتھ ساتھ نُور سے بھی معمور ہے۔نُور و بَشر کی مزید معلومات کیلئے مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان کے ''رسالۂ نُور'' کامُطالَعہ بے حد مُفید ثابت ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پرْوَرْدَگار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِنور بار ہے: ''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُم عَلَیَّ نُورٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، تم اپنی مَجلسوں کو مجھ پردُرُودِ پاک پڑھ کرآراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پردُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔''

(جامع صغیر، حرف الزای، ص۲۸۰، حدیث:۴۵۸۰)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کس قَدر خُوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی زِندگی میں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر **دُرُودو سلام** پڑھنے کو صبح وشام کا وَظِیفہ بناتے ہیں، روزِ قِیامت ان کا پڑھا ہوا **دُرُودِ پاک** ان کیلئے نُور ہوگا۔

کَعْبے کے بَدْرُ الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود
طیبہ کے شَمْسُ الضُّحٰی تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کے لئے تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے

وابستگی اور **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت نیز **مَدَنی انعامات** پر عمل کرنا انتہائی مُفید ہے۔**مَدَنی انعامات** درحقیقت اس پُرفتن دور میں باآسانی نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین اور جامع مَجْموعہ ہے جو **شیخِ طریقت**، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بصُورتِ سُوالات اپنے مُرِیدین، مُحِبّین اور مُتَعلِّقین کو عطا فرمایا ہے ان **مَدَنی انعامات** میں آپ دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ نے جہاں علْم وعَمل کی ترغیب دی، وہیں جابجا احمد مجتبےٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ ستُودہ صِفات پر دُرُودِ پاک پڑھنے کا ذِہن بھی دیا ہے جیسا کہ مَدَنی انعام نمبر 5 میں فرماتے ہیں: ''کیا آج آپ نے اپنے **شَجرے** کے کچھ نہ کچھ **اَوْراد** اور کم اَزْ کم ۳۱۳ بار **دُرُود شریف** پڑھ لئے؟''

مَدَنی انعام نمبر 49 میں فرماتے ہیں: ''کیا آج آپ نے ضَروری گُفتگو بھی **کم سے کم اَلفاظ** میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فُضُول بات مُنہ سے نکل جانے کی صُورت میں فوراً نادِم ہوکر **دُرُود شریف** پڑھ لیا؟''

اسی طرح مَدَنی انعام نمبر 51 میں فرماتے ہیں: ''کیا آپ نے اس ہفتے **اجتماع** میں آغاز ہی سے **شریک** ہوکر (جتنا بیٹھ سکیں اتنی دیر) دوزانو بیٹھ کر اکثر نگاہیں نیچی کئے ہر بیان ذِکرودُعا اور کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام میں شرکت اور مسجد میں (مع حلقہ تہجّد ونمازِ فجر، اشراق، چاشت) **ساری رات اعتکاف** فرمایا؟''

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خُوب **مَدَنی بہاریں** ہیں کہ اس سے وابستگی کے ذَرِیعے نہ صِرف مُعاشرے کے بگڑے ہوؤں کی بگڑی بن جاتی ہے بلکہ وہ عشقِ رسول سے سرشار ہوکر صَوم وصلوٰۃ کے پابند اور دُرُودِ **پاک** کے عادی بن جایا کرتے ہیں ایسی ہی ایک **مَدَنی بہار** سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چُنانچہ

بریک ڈانسر کیسے سُدھرا؟

لیاقت پور (ضلع رحیم یارخان، پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: مَیں ۱۴۰۹ھ بمطابق 1989ء میں خانپور (ضلع رحیم یارخان) میں رہائش پذیر تھا۔ **ان دنوں میں ایک کراٹے کلب میں کراٹے سیکھتا تھا**۔ کراٹے رینکنگ کے مطابق میری گرین بیلٹ تھی (کراٹے کے کھیل میں یہ ایک دَرَجہ ہے) میں اپنی ہی دنیا میں مَست تھا۔ وَقت کے ساتھ ساتھ میرے نت نئے شوق وارادے بڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے باقاعدہ ایک ماہر اُستاد سے بریک ڈانس سیکھنا شروع کردیا اپنے فن میں میں نے اتنی مَہارت حاصل کرلی کہ میرا اُستاد جو مجھے ڈانس سکھاتا تھا 1992ء میں پاک پتن چلا گیا۔ میں نے استاد کی غیر موجودگی میں ڈانس کلب بہترین انداز میں سنبھالا۔ **ڈانس سیکھنے والے لڑکوں کی تعداد بھی بڑھ گئی**۔ وَقت کے ساتھ ساتھ مجھے شہرت ملی تو میں لیاقت

پور شفٹ ہو گیا۔ یہاں بھی اپنے فن کا خُوب مُظاہَرہ کیا اور جلد ہی شاگردوں میں اِضافہ ہونے لگا۔ اسی دوران میں **اسٹیج ڈرامے کروانے والی ایک مقامی آرٹ کونسل کا رُکن بھی بن گیا۔ مجھے ڈراموں میں گانوں اور ڈانس کے لئے مَدْعو کیا جاتا۔** اس طرح میں لوگوں سے خُوب دادِ تحسین حاصل کرتا۔ یوں میرے شب و روز مزید گُناہوں کی نذر ہونے لگے۔ ان گُناہوں میں گِھرے ہونے کے باوجود کبھی کبھار نماز پڑھنے مسجد چلا جایا کرتا تھا۔ یہی نماز پڑھنا ہی میری اِصلاح کا سبب بنا۔ میری خُوش نصیبی کہ میں جس مسجد میں نماز پڑھتا تھا وہاں کے امام صاحب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ میں جب بھی مسجد جاتا وہ انتہائی ملنساری سے ملاقات فرماتے اور قبر و آخرت کی تیاری کا ذِہن بناتے۔ ایک روز جب میں امام صاحب سے ملنے گیا تو میری نظر اچانک ایک ضَخیم کتاب پر پڑی جس پر جلی حروف میں **"فیضانِ سُنَّت"** لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے اُٹھایا اور مُطالَعہ کرنا شروع کر دیا، کتاب میں لکھے ایمان اَفروز واقعات اور بالخُصوص دُرُود و سلام کے فضائل پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ **کتاب کا حَرف حَرف عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا تھا یہی وَجہ تھی کہ دل بھر ہی نہیں رہا تھا۔** اب تو میری عادت بن گئی کہ روزانہ شام کے وقت امام صاحب کے پاس آتا اور دیر تک مُطالَعہ کرتا رہتا۔ اس طرح میری دُرُودِ پاک کی بھی عادت بن گئی۔ ایک

مرتبہ سردیوں کی شام مَیں ہوٹل پر فلم دیکھنے جا رہا تھا کہ اچانک میری مُلاقات امام صاحب سے ہوگئی، انہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں چونکہ شرکت نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا بہانہ بنایا کہ سردی بہت ہے، میں گھر سے چادر لے آؤں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ **امام صاحب نے اپنی چادر اُتاری اور مجھے اوڑھا دی۔** میں نے چادر لینے سے اِنکار کیا مگر ان کے پُرخُلوص اصرار کے سامنے ہتھیار ڈالنا ہی پڑے۔ میں حیران رہ گیا کہ اتنی سردی میں کوئی اس طرح بھی اِیثار کرسکتا ہے۔ بالآخر میں سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو ہی گیا۔ سُنَّتوں بھرے اجتماع کا رُوح پَرْوَر مَنْظَر دیکھ کر میری تو آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں مجھے احساس ہوا کہ افسوس! میں تو فانی دنیا کی مَحبَّت میں گم تھا۔ حقیقی زِندگی تو یہ ہے جہاں زِندگی کا ہر رنگ اپنے اندر ہزاروں رَحمتیں و بَرَکتیں سمیٹے ہوئے ہے۔ اجتماع میں ''عِشْقِ مصطفٰے'' کے موضوع پر ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیان نے میری آنکھوں سے غَفْلَت کے پردے دُور کردیے۔ **میں بے اِختیار رو پڑا۔** ذِکرُ اللّٰہ کے دوران مجھے ایسا سُکون ملا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا اِطمینان نہ ملا تھا اور آخر میں ہونے والی رِقَّت اَنگیز دُعا نے جیسے زنگ آلود دل کا میل اُتار دیا۔ **میں نے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔** مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل کی دُنیا میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اجتماع کے اِختتام پر

اِسلامی بھائی اس طرح مل رہے تھے کہ جیسے مجھے برسوں سے جانتے ہوں۔ میں نے اسی وَقت امام صاحب سے کہا ''**اب آپ آئیں یا نہ آئیں میں ہر جمعرات اِجتماع میں ضَرور آیا کروں گا۔**'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں ہمیشہ ہمیشہ کی راحتیں اور بَرَکتیں حاصل کرنے کے جَذْبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ 5،6،7 اپریل 1995ء میں مینارِ پاکستان (لاہور) میں ہونے والے صُوبائی اجتماع میں شریک ہو کر امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر قادری عطاری بن گیا۔ **کل تک گرین بیلٹ میری کمر پر تھی اور آج گرین عمامہ میرے سر پر ہے۔** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر **صُوبائی مُشاوَرت میں مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ذِمّہ دار** کی حیثیت سے سُنّتوں کی خِدمت کی سَعادت حاصل کررہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور **دُرُودِ پاک** کی بَرَکت سے ہماری تمام مُشکلات حل فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 12

جُمُعہ کے دن دُرُودِ پاک کی کَثرت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا، یعنی جُمُعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فِرشتوں کی خُصُوصی حاضِری کا دن) ہے، اس دن فِرِشتے (خُصُوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کردیا جاتا ہے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: ''(یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔'') ''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ، یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین کیلئے اَنبیائے کِرام علیہم الصَّلوٰۃ والسَّلام کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے۔'' فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ، پس اللہ تعالیٰ کا نبی زِندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ......الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کوشش کرکے بِالخُصُوص جُمعۃُ المبارک کے دن **دُرُود شریف** کی کثرت کرنی چاہیے کہ اَحادیثِ مُبارکہ میں اِس روز کثرتِ دُرُود کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے جیسا کہ آپ نے ابھی سماعت فرمایا۔اور زَمین اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک جسموں کو کیوں نہیں کھاتی، اس کی اِیمان اَفروز تَوجِیہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ **عبدالرؤف مَناوِی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''**لِاَنَّہَا تَتَشَرَّفُ بِوَقْعِ اَقْدَامِہِمْ عَلَیْہَا وَتَفْتَخِرُ بِضَمِّہِمْ اِلَیْہَا فَکَیْفَ تَاْکُلُ مِنْہُم**، اسلئے کہ زمین اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے مُبارک **قدموں** کے بوسے سے مُشَرَّف ہوتی ہے اور اسے یہ سَعادت ملتی ہے کہ انبیائے کرام کے مُبارک اَجسام زمین سے مَس ہوتے ہیں تو یہ ان کے جسموں کو کیسے کھاسکتی ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۶۷۸/۲، تحت الحدیث: ۲۴۸۰)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سَیِّدِ عالَم
اس خاک پہ قُرباں دلِ شیدا ہے ہمارا (حدائقِ بخشش، ص۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃ والسَّلام اپنے اپنے مَزاراتِ طَیِّبات میں زِندہ ہیں۔ بَعض اَوقات اس مُعاملے میں مَردُود شیطان طرح طرح کے وَسوَسے ڈالتا ہے، آیئے اس حوالے سے کچھ سُننے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَنبیاء علیھمُ السَّلام اپنی قَبرُوں میں زِندہ ھیں

صدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی علیہ رَحمۃُاللّٰہ الْقَوی تَحریر فرماتے ہیں: "**اَنبیا** عَلَیہِمُ السَّلام اپنی اپنی قَبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی **زِندہ** ہیں، جیسے دُنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وَعدۂ اِلٰہیہ کے لیے ایک آن کواُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور **زِندہ** ہوگئے، اُن کی حَیات، حیاتِ شُہدا سے بہت اَرْفع واَعلیٰ ہے **فلہٰذا** شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کرسکتی ہے بخلاف اَنبیا کے، کہ وہاں یہ جائز نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج۱، ص۵۸)

ایک اورمَقام پر اِرشاد فرماتے ہیں: "**اَنبیاء** عَلَیہِمُ السَّلام اوراَولیائے کرام وعُلمائے دِین وشُہدا وحافظانِ قرآن کہ قرآنِ مجید پر عمل کرتے ہوں اوروہ جومَنْصَبِ **مَحَبَّت** پر فائز ہیں اوروہ جسم جس نے کبھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی مَعْصِیت نہ کی اوروہ کہ اپنے اَوقات **دُرُودشریف** میں مُستغرق رکھتے ہیں، ان کے بدن کو مَٹّی نہیں کھاسکتی۔ جوشخص اَنبیائے کرام عَلَیہِمُ السَّلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مرکے مَٹّی میں مل گئے، گُمراہ، بد دِین، خبیث، مُرتکبِ توہین ہے۔"

(بہارِ شریعت، حصہ اول، ص۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وِصالِ ظاہری فرمانے کے بعد انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃ والسَّلام **کا زِندہ** ہونا **مُتعَدَّد** اَحادیثِ مُبارکہ سے ثابت ہے۔ **نیز یہ حضرات** اپنے مَزارات میں نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ **چُنانچہ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عالیشان ہے:** ''اَ لْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْن یعنی اَنبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام اپنی اپنی قَبروں میں **زِندہ** ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔''

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲)

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: ''مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ، یعنی مِعْراج کی رات میرا گُزر سُرخ ٹِیلے کے پاس سے ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرتِ موسیٰ علیہ الصَّلٰوۃُ والسَّلام اپنی قَبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔''

(مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی، ص ۱۲۹۳، حدیث: ۲۳۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری موت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری میں بہت فرق ہے جیسا کہ غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علّامہ مولانا احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تَحریر فرماتے ہیں: **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی موت ہماری موت سے کئی اِعتبارات سے مختلف ہے۔**

(1) سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِختیار حاصل تھا کہ دُنیا میں رہیں یا رفیقِ اَعلیٰ کے پاس تشریف لے جائیں (بخاری شریف) لیکن ہمیں دُنیا میں رہنے یا آخرت کی طَرف جانے میں کوئی اِختیار نہیں ہوتا بلکہ ہم **موت** کے **وَقت** سفرِ آخرت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

(2) **غُسل** کے وقت ہمارے کپڑے اُتارے جاتے ہیں لیکن **رسُول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انہیں **مُبارک کپڑوں** میں غُسل دیا گیا جن میں وصالِ ظاہری فرمایا تھا۔

(3) **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **نمازِ جنازہ** ہماری طرح نہیں پڑھی گئی بلکہ مَلائکہ کرام، اَہلِ بیتِ عِظام اور حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْھُم اَجمَعین نے جماعت کے بغیر الگ الگ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نماز پڑھی اور اس نماز میں معروف دُعائیں بھی نہیں پڑھی گئیں بلکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعریف وتوصِیف کے کَلِمات عرض کئے گئے اور **دُرُود شریف** پڑھا گیا۔

(4) **ہماری موت** کے بعد جلدی دَفن کرنے کا تاکیدی حکم ہے لیکن سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **وصالِ ظاہری** کے بعد سخت گرمی کے زمانے میں پورے دو دن کے بعد **قبرِ انور** میں دَفن کئے گئے۔

(5) ہماری موت کے بعد ہمیں عام مسلمانوں کے قَبرِستان میں دَفن کیا جائے گا جبکہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تدْفین اسی مَقام پر کی گئی جہاں وِصالِ ظاہری فرمایا تھا۔

(6) ہماری موت کے بعد ہماری میراث تقسیم ہوتی ہے جبکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے مُسْتَثْنٰی ہیں۔

(7) ہماری موت کے بعد ہماری بیویاں عِدَّت گُزار کر کسی اور سے نِکاح کر سکتی ہیں جبکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواج کیلئے ایسا کرنا جائز نہیں۔
(مقالاتِ کاظمی، ج ۲، ص ۹۵ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صِرف حیات ہیں بلکہ خُوش نصیبوں کو اپنی **زِیارت** اور دَسْت بوسی کی سَعادت بھی عطا فرماتے ہیں۔ چُنانچہ

دَسْت بوسی کا شَرَف

حضرتِ علّامہ **جلالُ الدّین سُیُوطی** شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافِی تَحریر فرماتے ہیں: ''حضرت سَیِّد احمد کبیر رَفاعی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہ القَوی جو مشہور بُزُرگ اور اَکابر صُوفیہ میں سے ہیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ جب وہ 555ھ میں حج سے فارغ ہو کر سرکارِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کیلئے **مَدینہ طیبہ**

حاضِر ہوئے اور **قبرِ انور** کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ دوشعر پڑھے:

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ

میں دُوری کی حالت میں اپنی **رُوح** کو خِدمتِ مُبارکہ میں بھیجا کرتا تھا جو میری نائب بن کر آستانۂ مُبارکہ کو **چُوما** کرتی تھی۔

وَھٰذِہٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

اب جسم کی **حاضِری** کا وَقت آیا لہٰذا اپنا دَستِ اَقدس لائیے تاکہ میرے ہونٹ ان کا **بوسہ** لے سکیں۔

فَخَرَجَتِ الْیَدُ الشَّرِیْفَةُ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ فَقَبَّلَھَا اس عرض پر سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ انور کو قبرِ مُنوَّر سے باہر نکالا اور حضرت سیِّد احمد کبیر رفاعی نے اسے بوسہ دیا۔

(الحاوی للفتاوی،کتاب البعث،تنویرالحلک فی امکان رؤیة النبی ......الخ،۲/۳۱۴)

اس وَقت **مسجِدِ نبوی** میں کئی ہزار اَفراد موجود تھے جنہوں نے **دستِ اَقدس** کی زِیارت کی۔ (خطباتِ محرم،ص۶۵)

تُو زِندہ ہے واللہ تُو زِندہ ہے واللہ
مری چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش،ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بھی یہی **عقیدہ** تھا کہ بعدِ وصال نہ صرف پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلکہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِی اللہ تعالیٰ عَنْہ بھی نہ صِرف حیات ہیں بلکہ زائرین کو مُلاحظہ بھی فرماتے ہیں۔ چُنانچہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں: ''**کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِی الَّذِیْ دُفِنَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم **وَاَبِیْ** یعنی جب میں اس حُجرۂ مُبارکہ میں داخل ہوتی جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے والد (حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْہ) مدفون ہیں۔'' **فَاَضَعُ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ،** یعنی تو میں پردے کا کپڑا اُتار دیتی تھی اور کہتی تھی: یہاں تو صِرف میرے سرتاج اور والد ہیں (جن سے پردہ ضروری نہیں ہوتا) ''**فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ،** لیکن جب وہاں ان کے ساتھ حضرتِ عُمر رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْہ بھی مَدفون ہو گئے تو میں حضرت عُمر رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْہ سے حیا کے باعث مکمل حجاب میں داخل ہوتی تھی۔

(مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۱۲، حدیث: ۲۵۷۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ روایت اس بات پر دلیل ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْہا کو اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْہ **وصالِ ظاہری** کے بعد بھی زِندہ ہیں اور اپنی قبر

سے انہیں دیکھتے ہیں اسی لئے آپ حُجرۂ مُبارکہ میں داخل ہونے سے پہلے پردہ فرما لیا کرتی تھیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیثِ پاک سے بہت سے مسائل معلوم ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مَیِّت کا بعدِ وفات اِحترام (کرنا) چاہئے، فقہاء فرماتے ہیں کہ مَیِّت کا ایسا ہی اِحترام کرے جیسا کہ اس کی زِندگی میں کرتا تھا دوسرے یہ کہ بُزُرگوں کی قُبُور کا بھی اِحترام اور ان سے بھی شَرم و حیا چاہئے تیسرے یہ کہ مَیِّت قبر کے اندر سے باہر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے دیکھو حضرتِ عُمر (رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ) سے عائشہ صدیقہ (رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنہا) ان کی وفات کے بعد شرم و حیا فرما رہی ہیں اگر آپ باہر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حیا فرمانے کے کیا معنیٰ۔'' (مراٰۃ، ۵۲۷/۲)

امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کی بعدِ وصال حیات اور مَزار میں جسمِ مبارک کے سَلامت ہونے پر بُخاری شریف کی یہ روایت بھی دلیل ہے۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ خلیفہ وَلید بن عبدالملک کے زمانے میں جب رَوضۂ مُنوَّرہ کی دِیوار گر گئی اور لوگوں نے (87ھ میں) اسکی تعمِیر شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت)

ایک **قدم** ظاہر ہوا۔ اس پر لوگ گھبرا گئے اور اُنھوں نے گُمان کیا کہ شاید یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **قدم شریف** ہے اور وہاں کوئی جاننے والا نہ ملا تو حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وَاللّٰہِ مَا ھِیَ قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَر، یعنی خدا کی قسم! یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم شریف نہیں بلکہ یہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قدم مبارک ہے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر، ۱/ ۴۶۹، حدیث: ۱۳۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ وصال کے تقریباً 64 برس کے بعد بھی حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا **جسمِ مبارک** سَلامت تھا اور اس میں کسی قِسم کی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بَرزَخی زِندگی ہماری بَرزَخی زِندگیوں کی طرح نہیں بس فرق صِرف اتنا ہے کہ وہ ہم جیسے لوگوں کی نِگاہوں سے اوجھل ہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ حَسن شُرُنبُلالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی تحریر فرماتے ہیں: ''یعنی یہ بات اَربابِ تحقیق کے نزدیک ثابت ہے کہ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ یُرْزَقُ مُمَتَّعٌ بِجَمِیْعِ الْمَلاذِّ وَ الْعِبَادَاتِ غَیْرَ اَنَّہٗ حَجَبَ عَنْ اَبْصَارِ الْقَاصِرِیْنَ عَنْ شَرِیْفِ

الْـمَقَامَاتِ ، یعنی حُضُو رصلّی اللہ تعالٰی عَلَیْہ والہٖ وسَلَّم زِندہ ہیں ،آپ پر روزی پیش کی جاتی ہے،ساری لذّت والی چیزوں کا مزہ اور عِبادتوں کا سُرور پاتے ہیں لیکن جولوگ بُلند دَرجوں تک پہنچنے سے قاصِر ہیں ان کی نِگاہوں سے اوجھل ہیں ۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح ،ص۳۸۰)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَئیسُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں:''فَلَا فَرْقَ لَھُمْ فِی الْحَالَیْنِ وَلِذَا قِیْلَ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَایَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَّنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ، یعنی اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قبلِ وصال اور بعدِ وصال کی زِندگی میں کوئی فرق نہیں ۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ **محبوبانِ خدا** مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔''

(مرقاۃ،کتاب الصلاۃ ،باب الجمعۃ،۳/ ۴۵۹ ،تحت الحدیث:۱۳۶٦)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:''لِاَنَّہٗ حَیٌّ یُرْزَقُ وَیُسْتَمَدُّ مِنْہُ الْمَدَدُ الْمُطْلَقُ، یعنی بیشک حُضُو رصلّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زِندہ ہیں،آپ کو روزی پیش کی جاتی ہے اور آپ سے ہر قسم کی مَدد طلب کی جاتی ہے۔'' (مرقاۃ،کتاب المناسک،باب حرم المدینۃ حرسھااللّٰہ تعالٰی،۶۳۲/۵،تحت الحدیث:۲۷۵۶)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے (حدائقِ بخشش،ص۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن نے حَیاتِ اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السّلام کے اسلامی عَقیدے کو اپنے ایک کلام میں اِنتہائی پیارے اَنداز میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حَیات مِثلِ سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا جسمِ پُر نور بھی رُوحانی ہے

اوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی رُوح ہے پاک ہے نُورانی ہے

اُس کی اَزواج کو جائز ہے نکاح اُس کا تَرکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حَیِّ اَبَدِی اِن کو رضاؔ صِدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۳۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّد محمد کُردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''میری والدۂ مَاجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد (یعنی حضرت سیِّد محمد کُردی کے نانا جان)

جن کا نام محمد تھا انہوں نے مجھے وَصِیَّت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہوجائے اور مجھے غُسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک **سبز رنگ** کا رُقعہ گرے گا جس میں لکھا ہوگا "هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مُحَمَّدِنِ الْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّار یعنی محمد جو عالم ہے اس کو اِس کے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔" اُس رُقعے کو میرے کفن میں رکھ دینا۔" چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے اِن کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک **خاص بات** یہ تھی کہ جس طرح اسے صفحہ کے اوپر سے پڑھا جاتا تھا اسی طرح صفحہ کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ امّی جان نے فرمایا: "کَانَ اَکْثَرُ عَمَلِهٖ دَوَامُ الذِّکْرِ مَعَ کَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِی، یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکرُ اللّٰہ کرنے کے ساتھ ساتھ **دُرودِ پاک** کی کثرت بھی کیا کرتے تھے۔"

(سعادۃ الدارین، الباب الرابع ،اللطیفة السادسة التسعون، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حیاتِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں اِسلامی عقیدہ اِختیار کرنے اور ذِکرو دُرود کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 13

رِزق میں کُشادگی کا راز

سَعَادَۃُ الدَّارَیْن میں ہے جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا فَشَکَا اِلَیْهِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ اور فقر وفاقہ اور تنگیٔ معاش کی شِکایت کی تو محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، شَہنشاہِ خُوش خِصال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْهِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ اَحَدٌ، یعنی جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہہ لیا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھ لیا کرو۔'' اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رِزق کھول دیا حتی کہ اس کے ہمسایوں اور رِشتہ داروں کو بھی اس رِزق سے حصّہ پہنچا۔ (سعادة الدارين، الباب الثانی فيما ورد فی فضل الصلاة والتسليم ......الخ ، حرف الجيم، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے جہاں اُخروی فضائل وبَرَکات کا حُصُول ہوتا ہے وہیں بارہا دُنیوی طور پر بھی ایسی ایسی پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں جن کا حل بظاہر دُشوار محسوس ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اِنتہائی فقر وفاقہ میں مُبتلا شخص کو بزبانِ صادق

وامین عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم یہ تجویز ملی کہ گھر میں داخل ہوتے وَقت میری ذات پر گُلہائے دُرُود وسلام نچھاور کرنے سے تمہارے مَصائب وآلام دُور ہوجائیں گے۔اور پھر ایسا ہی ہوا کہ نہ صِرف اس کے بلکہ اس کے سبب اس کے پڑوسیوں اور قَرابت داروں کے دُکھوں کا مَداوا بھی ہوگیا۔اسی ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز حکایت سنئے اور خوشی سے سر دُھنئے۔چنانچہ

چہرہ سفید اور وَرم دُور ہوگیا

حضرت سَیِّدُنا سُفْیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:''میں حج کررہا تھا(اسی دوران)ایک نوجوان آیا، جو ہر قدم پر''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کا وِرْد کررہا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جان بوجھ کر ہر جگہ دُرُودِ پاک پڑھ رہے ہو؟''اس نے جواب دیا:''جی ہاں۔'' پھر اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں سُفْیان ثَوری ہوں۔اس نے پوچھا: وہی سُفْیان ثَوری جو عِراق میں رہتے ہیں؟ میں نے کہا: ''جی ہاں۔''نوجوان نے کہا: کیا آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفت رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا:''جی ہاں۔''اس نے پھر پوچھا: آپ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفت کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: اس دلیل سے''وہی تو ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور ماں کے رحم میں بچے کی صُورت بناتا

ہے۔'' **نوجوان** نے کہا: آپ نے کَمَا حَقُّہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت حاصل نہیں کی۔
اس پر میں نے اس سے پوچھا: تم نے **مَعْرِفَت** کیسے حاصل کی؟ وہ **نوجوان** بولا:
میں نے غَمی و پریشانی کے خَتم ہونے اور اِرادوں کے ٹوٹنے کے ذَرِیعے اللّٰہ
عَزَّوَجَلَّ کی **مَعْرِفَت** حاصل کی ہے اس لیے کہ جب میں پریشانی کے عالَم میں
ہوتا ہوں تو وہ میری پریشانی کو دُور فرما دیتا ہے اور جب میں کوئی اِرادہ کرتا ہوں تو
وہ میرے اِرادے کو توڑ دیتا ہے جس سے میں نے جان لیا کہ **بیشک** میرا رَبّ
عَزَّوَجَلَّ ہے جو میرے کاموں کی تَدْبِیر فرماتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نَبِیِّ کریم
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** کیوں پڑھ رہے ہو؟ وہ
بولا: ''بات دَرْاَصل یہ ہے کہ میں حج کر رہا تھا، میری والدہ بھی میرے ساتھ
تھیں، اُنہوں نے مجھ سے کہا: مجھے بَیْتُ اللّٰہ شریف میں لے چلو، میں انہیں
بَیْتُ اللّٰہ شریف لے گیا، اچانک وہ گر پڑیں جس کی وَجہ سے ان کا پیٹ سُوج
گیا اور چہرے پر سیاہی چھا گئی۔ میں ان کے پاس غمزدہ بیٹھ گیا، آسمان کی طرف
ہاتھ اُٹھائے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی فریاد کی: ''اے میرے پَرْوَرْدَگار
عَزَّوَجَلَّ! تو اپنے گھر میں داخل ہونے والے کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا؟''
اچانک کوہِ تہامہ کی طرف سے ایک بادل اُٹھا، اس میں سے **سفید کپڑوں** میں
ملبوس ایک شَخصیت نُمودار ہوئی، وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف میں داخل ہوئے، اُنہوں

نے اپنا مُبارک ہاتھ میری والدہ کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا تو چہرہ سفید اور وَرم دُور ہو گیا، پھر وہ جانے لگے تو میں اُن کے دامن سے لپٹ گیا اور پوچھا: آپ کون ہیں جنہوں نے میری پریشانی کو دُور کر دیا؟ اُنہوں نے فرمایا: ''میں تیرا نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔'' میں نے عرض کی: یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم دَم بدم یُوں دُرُودِ پاک پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔''

(القول البدیع ،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ ،ص۴۴۶)

خزاں کا سخت پہرا ہے غموں کا گُھپ اندھیرا ہے ذرا سا مسکرا دو گے تو دل میں روشنی ہوگی

اگر وہ چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے آئے غموں کی شام بھی صبحِ بہاراں بن گئی ہوگی

تڑپ کر غم کے مارو تم پکارو یا رسولَ اللّٰہ تمہاری ہر مُصیبت دیکھنا دَم میں ٹلی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک اِنتہائی اَہمیَّت کا حامل ہے اس کی اَہمیَّت وعَظْمَت کا اندازہ اس بات سے بَخُوبی لگایا جاسکتا ہے کہ خُود خالقِ اَرض و سَما، مالکِ دوجہاں عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس عمل کا حکم ارشاد فرمانے سے پہلے ترغیب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ کام میں اور میرے (معصوم) فِرِشتے بھی کرتے ہیں تم

بھی کرو۔ چنانچہ پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 56 میں ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝۵۶ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اُس کے فِرِشتے دُرود بھیجتے ہیں، اُس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

تو کس قدر خُوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو اپنے اوقات دیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ ایسے عَظِیم کام میں صَرف کرتے ہیں جو کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بے شُمار معصوم فِرِشتے بھی کر رہے ہیں۔ مگر یہ بات بھی ذِہن نشین ہونی چاہئے کہ کام تو سب ایک ہی کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے فِرِشتوں اور اس کے بندوں کے دُرُود بھیجنے کا مَطلب علیحدہ علیحدہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دُرُود بھیجنے کا مَطلب اپنے مَحبوب کی ثناء و عَظَمت بیان کرنا ہے اور فِرِشتوں اور بندوں کے دُرُود بھیجنے کا مَطلب ثناء و عَظَمت طلب کرنا ہے۔ چُنانچہ

حضرت علّامہ ابنِ حجر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی لَفْظِ ''صلاۃ'' کے مَعانی بیان کرتے ہوئے ابو العالیہ کے حوالے سے سب سے راجح قول ذِکر کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی پر دُرُود بھیجنے کا مَعنی ان کی ثناو عَظَمت بیان کرنا ہے اور

فِرِشتوں وغیرہ کے دُرُود بھیجنے کا مَعنی مزید ثناو عَظَمت کا مُطالبہ کرنا ہے۔"

(فتح الباری، کتاب الدعوات، باب الصلوة علی النبی، ۱۲/ ۱۳۱، تحت الحدیث:۶۳۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بے شُمار **فِرِشتے** بھی ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے میں مشغول ہیں۔ ملائکہ (یعنی فرشتے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نُوری مَخلوق ہیں ان کی تعداد سِوائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کوئی شُمار نہیں کرسکتا، (یہ ملائکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مختلف کاموں پر مامُور ہیں۔)

سَعَادَۃُ الدَّارَین میں ہے: "کچھ مَلائکہ مُقرّبین ہیں، کچھ حامِلینِ عرش ہیں، کچھ ساتوں آسمانوں میں رہنے والے ہیں، کچھ **جَنَّت** کے پہرے دار، کچھ دوزخ کے دَروغے اور کئی بنی آدم کے اَعمال کو مَحفُوظ کرنے والے ہیں جیسے ارشاد ہے "**یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ** کہ بحکمِ خدا اس کی حِفاظت کرتے ہیں" کئی سمندروں، پہاڑوں، بادلوں، بارشوں، رِحموں، نُطفوں، اور صُورتیں بنانے کے کام کے مُوَکّل ہیں، کچھ جسموں میں رُوح پھونکنے، نَباتات کو پیدا کرنے ہواؤں کو چلانے، اَفلاک و نُجوم کو چلانے پر مامُور ہیں، کچھ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمارے دُرُود کو پہنچانے، نمازِ جُمعہ کے لئے آنے والوں کو لکھنے، نمازیوں کی قراءت پر آمین کہنے پر مَصْرُوف ہیں، کچھ صرف **رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡد** کہنے والے ہیں، کچھ نماز کے مُنۡتَظِرِین کے لئے دُعا کرنے والے ہیں

اور کچھ اس عورت پر لعنت کرنے کے لئے ہیں جو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر غیر کے پاس جاتی ہے، اس کے علاوہ بھی کئی فِرشتوں کا ذِکر ملتا ہے جن کے مُتعلِّق اَحادِیث وارِد ہیں۔

(سعادة الدارين، الباب الاول فی تفسیر آیة اِنَّ اللّٰه وملائکتة یُصلُّون......الخ، ص ۶۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس ساری گُفتگُو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فِرِشتوں کو اس کام پر مامُور کر رکھا ہے کہ جب ہم آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھیں تو وہ ہمارا دُرُود سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچائیں بلکہ ایک رِوایت میں تو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعض فِرِشتوں کی مَحض یہ ذِمَّہ داری ہے کہ وہ ہمارے مُنہ سے نکلا ہوا دُرُود محفُوظ کر لیتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِن فِرِشتوں کی تعداد پوچھی جو انسان پر مُتعَیَّن ہیں، آپ نے اِرشاد فرمایا: ''ہر آدمی پر رات کو دس **فِرِشتے** اور دن کو دس فِرِشتے مُتعَیَّن ہوتے ہیں۔ ایک دائیں جانب، ایک بائیں جانب، دو آگے پیچھے، دو اس کے ہونٹوں پر جو صِرف محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھا جانے والا دُرُود محفُوظ کرتے ہیں، دو پیشانی پر اور ایک اس کی پیشانی کے بالوں کو پکڑے ہوئے ہے اگر وہ تواضُع کرتا ہے تو وہ اُسے بُلند کرتا ہے اوا گر تکبُّر کرتا ہے تو وہ اُسے جھکا دیتا

ہے، دَسواں سانپ سے اس کی حِفاظَت کرتا ہے کہ کہیں اس کے مُنہ میں داخل نہ ہوجائے یعنی جب وہ سویا ہوا ہو۔''

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ 360 فِرِشتے ہیں، زَمین وآسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جو ان فِرِشتوں سے مَعْمور نہ ہو جن کی صِفت ہے۔ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: (جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔) (پ۲۸،التحریم:۶) (سعادۃ الدارین،ایضاً، ص ۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردَہ رِوایات سے معلوم ہوا کہ بیشمار فِرِشتے ہَمہ وَقت سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں دُرُود وسَلام پیش کرتے رہتے ہیں اور غور طلب بات تو یہ ہے کہ اِن مَذکورہ رِوایات میں بلکہ آیتِ کریمہ میں بھی کسی وَقت ،حالت اور دُرُود پاک کے اَلفاظ کی تَخْصِیص وتَعْیِین کے بغیر مُطلقاً دُرُودِ پاک پڑھنے کا ذِکر ہے لہٰذا اگر شیطان یہ وَسْوَسہ دِلائے کہ فُلاں وَقت میں دُرُودِ پاک نہیں پڑھنا چاہیے یا فُلاں حالت میں پڑھنا مَنْع ہے یا فُلاں فُلاں دُرُودِ پاک نہیں پڑھنا چاہیے تو یہ شَیْطانی وَسْوَسے قُرآن وحدیث کے مُطلَق مَفْہُوم کے خِلاف ہیں ایسے کسی بھی وَسْوَسے کو ذِہن میں جگہ دے کر دُرُودِ پاک جیسے عَظِیْم فعل سے مَحروم ہونے کے بجائے عِشْق ومَحبَّت کا دامن تھامتے ہوئے اپنے قیمتی اَوقات فُضُولیات میں برباد

کرنے کے بجائے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت حُضور کی ذاتِ بابَرَکات کے ذِکرِ خیر سے اپنی زبانیں تر رکھیں کیونکہ یہ دُنیا و آخرت کی سَعادت کے ساتھ ساتھ مَحبَّت کی علامت بھی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے **مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہ**، (یعنی انسان جس سے مَحبَّت کرتا ہے اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِرْدِ زباں رہے

میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش،ص۲۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت رکھیں اور بتقاضائے مَحبَّت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھیں، کوئی بعید نہیں کہ **دُرُودِ پاک** کی بَرَکت سے روزِ قِیامت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو جائے۔ جیسا کہ

قُربِ خاص

حضرت سیِّدُنا **ابُو عبدُاللّٰہ محمد** بن سلیمان جَزُوْلی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوی اپنے مایہ ناز و مشہورِ زمانہ مَجموعۂ دُرُود و سَلام **"دَلائِلُ الْخَیْرات"** میں ایک حدیث پاک نَقل کرتے ہیں کہ شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً، یعنی قِیامت کے دِن لوگوں میں سے میرے سب سے زِیادہ قریب

وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھے ہونگے۔‘‘

(دلائل الخیرات، ص ۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیث پاک میں کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے والوں کے لئے کیسی عَظِیمُ الشّان بِشارت ہے کہ انہیں قِیامت کے دن سیّدُ المُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہوگا۔

قیامت کے دن کے بارے میں سُورۃُ المَعارِج کی آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے: ’’كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۟ۚ‘‘، ترجمۂ کنز الایمان: جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے) اس دن سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا تانبے کی دَہکتی ہوئی زَمین ہوگی قرآنِ پاک میں سورۂ عَبَسَ کی آیت 34 تا 36 میں ارشاد ہوتا ہے: ’’یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۟ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ۟ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ۟ؕ‘‘ ترجمۂ کنز الایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورُو (بیوی) اور بیٹوں سے)، ایسے کڑے حالات میں کہ جب کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی طرف سے بھی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ (کسی اور کے پاس جاؤ) کا جواب ملے گا، ایسے کڑے وَقت میں ایک ہی ایسی ہَستی ہوگی جو ہم گُناہ گاروں کی یاس کو آس میں بدل دے گی، ہماری ٹُوٹی اُمیدوں کا سہارا ہوگی، جس کے لبوں پر اَنَا لَهَا (شفاعت کے لئے میں ہوں) کی صدائیں ہونگیں، جی ہاں! وہ

مُبارک ہَسْتی کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والاصِفات ہی تو ہے۔تو کیوں نہ ہو کہ ایسی عَظِیْم ہَسْتی پر **دُرُود پاک** کی کثرت کر کے ہم بھی دُنیا و آخرت کی دِیگر سَعادَتوں کے ساتھ ساتھ روزِ قِیامت ان کی قُربت کے حقدار ہو جائیں۔

عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے قسم خُدا کی یہی حال آپ کا ہوگا

کہیں گے اَور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی میرے حُضُور کے لب پر اَنَا لَھَا ہوگا

(ذوقِ نعت،ص۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں قِیامت کی ہولناکیوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے نَجات عطا فرمائے اور قِیامت کے دن شَفِیعِ روزِ شُمار، حبیبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص اور جَنَّتُ الْفِردوس میں ان کا پڑوس عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❀❀ ❀❀ ❀❀

فرمانِ مُصطفٰے

کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جُدائی کر دے (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے)۔

(ابوداوٗد، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۴۵)

بیان نمبر 14

100 حاجتیں پوری ہونے کا وَظِیفہ

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ، یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر 100 مرتبہ دُرود بھیجے گا'' قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ، یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی 100 حاجات پُوری فرمائے گا، سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی ان میں سے ستّر آخرت کی اور تیس دُنیا کی حاجات ہوں گی۔'' (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو ہمیں اس بات کا بخُوبی اَندازہ ہوسکتا ہے کہ فی زمانہ ہم میں سے تقریباً ہر شخص ہی ہَمہ وَقت نجانے کتنی پَریشانیوں میں گھرا ہوا ہوتا ہے مگر قربان جایئے مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ جن کا فرمانِ دِلنشین آپ نے سَماعت فرمایا کہ ''جو شخص دن بھر میں سو بار میری ذات پر **دُرُودِ پاک** پڑھ لیا کرے گا تو اس کی بَرَکت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجتیں پُوری فرما دے گا۔'' تو کیوں نہ ہو کہ ہم بھی اپنی حاجات کی تکمیل کیلئے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھ لیا کریں۔

مگر یاد رہے کہ جب بھی حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھا جائے، مَحَبَّت وشوق کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ دُرَّةُ النَّاصِحِین میں ہے ''ثَلٰثَةُ اَشْیَاءٍ لَا تَزِنُ عِنْدَاللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ ، یعنی تین چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی وَزْن نہیں رکھتیں، اَحَدُھَا الصَّلٰوۃُ بِغَیْرِ خُضُوْعٍ وَّ خُشُوْعٍ ، ان میں سے ایک یہ کہ نماز خُشُوع وخُضُوع کے بغیر پڑھی جائے، وَالثَّانِیَ الذِّکْرُ بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ ، دوسری یہ کہ ذِکر، غَفْلت کے ساتھ کیا جائے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلِ غافِل کی دُعا قبول نہیں فرماتا، وَالثَّالِثُ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنْ غَیْرِ حُرْمَةٍ وَّنِیَّةٍ اور تیسری یہ کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بلا تَعْظِیم وبلا نِیَّت دُرُودِ پاک پڑھنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حق تو یہ ہے کہ مَحَبَّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محض دُرُودِ پاک کے لئے ہی نہیں بلکہ ہمارے اِیمان کے لئے بھی شَرط ہے اس کے بغیر تو ہمارا ایمان بھی رائیگاں ہے۔ چُنانچہ

مَطَالِعُ الْمَسَرَّات شرحِ دَلَائِلِ الْخَیْرَات میں ہے: ''اصلِ ایمان کے لئے اصلِ مَحَبَّت شَرط ہے اور کمالِ ایمان کے لئے (نَبِیِّ مُعَظَّم ، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ) کمالِ مَحَبَّت شرط ہے۔''

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مترجم، ص۱۴۸)

دینِ حق کی شرط اوّل

علّامہ قَسْطَلانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نے اپنی کتاب مَسالِکُ الْحُنفاء کے شُروع میں حدیثِ انس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ ذِکر کی کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عبرت بنیاد ہے: ''لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی اِیمان دار نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کا مَحبوب تَر نہ ہوجاؤں، اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر۔'' اس حدیثِ پاک کے تحت علّامہ قَسْطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے فرمایا: ''اگر ہمارے جسم کے ایک ایک بال کے نیچے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہو تو یہ بھی اس حق کے جُز کا جُز ہوگا جو ہم پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور تمہیں معلوم ہے جو جس سے مَحبَّت کرے اکثر اسی کا ذِکر کرتا ہے۔'' جیسا کہ مُسْنَدِ فردوس میں حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہا سے مروی حدیث ہے: ''پس اہلِ مَحبَّت کے دل ذِکرِ محبوب کی بناء پر لذّات سے بیگانہ ہوتے ہیں اور ان کے خیالات خواہشاتِ نفس کی ترغیب دینے والے اُمُور سے خالی ہوتے ہیں اور بلاشُبہ اَوْلیٰ و اَعلیٰ، بیش قیمت، اَفْضَل، اَکْمَل، رخشندہ تر، خوب تر جس کا تم ذِکر کرتے ہو، وہ یہی مَحبوب کریم اور رسولِ عَظیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم ہی تو ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فَضْلِ عَمِیْم سے آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَکْرِیم و تَعْظِیم میں اِضافہ فرمائے کہ یِہی دووِصفات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دائمی مَحَبَّت اوراس میں تَرَقّی کا سبب ہیں اس لئے کہ یِہی وہ بُنیادی **عَقیدہ** ہے جس کے بغیر ایمان مُکمّل نہیں ہوسکتا۔''

وَجہ یہ ہے کہ انسان جتنا کثرت سے مَحبوب کا ذِکر کرتا اوراس کی خُوبیوں کا تَصوُّر کرتا اور کَشِش پیدا کرنے والی باتوں کو **تَصوُّر** میں لاتا ہے،اس کی **مَحَبَّت** بڑھ جاتی ہے اوراس کا شَوق زِیادہ ہوجاتا ہے اور تمام دل پر اسی کا قَبضہ ہوجاتا ہے اور دِیدارِیار سے بڑھ کر چَشمِ مُحِبّ کو ٹھنڈا کرنے والی کوئی چیز نہیں اورذِکرِ یار و تَصوّرِ مَحاسِنِ دِلدار سے بڑھ کر کسی شے میں اس کے دل کا سُرُور نہیں ۔ جب یہ دولت اس کے دل میں مَضْبُوطی سے جَم جاتی ہے تو زبان اس کی حمد وثناء میں مَصرُوف ہوجاتی ہے۔پس صبح وشام حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام** پڑھنا اس کی عادت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی تجارت سے بَہرہ مند ہو جاتا ہے جو کبھی خَسارے سے آشنا نہیں ہوتی اور وہ مشکوٰۃِ نُبُوَّت سے عَظِیمُ الشَّان انوار حاصل کرلیتا ہے۔

(سعادۃ الدارین، الباب الثالث فیماورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ،ص ۱۱۱)

سفید پرندہ

دُرَّۃُ النَّاصِحین میں ہے،اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے دورِ خِلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا،

مگر اُسے **دُرُود شریف** پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اُٹھتے بیٹھتے **دُرُود شریف** پڑھتا رہتا۔ جب اس کی موت کا وَقت قریب آیا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور مَسْخ ہو کر اس قدر بھیانک ہو گیا کہ جو دیکھتا خوفزدہ ہو جاتا۔ اس کسمپرسی کے عالَم میں اس نے فریاد کی: ''یاحبیبَ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُود وسَلام** پڑھتا ہوں۔'' ابھی اس نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ اچانک آسمان سے ایک **سفید پرندہ** اُترا اور اُس نے اپنا پَر اُس شخص کے چہرے پر پھیر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ **چمک** اُٹھا پھر فضا مُشکبار ہو گئی اور اس کی زبان پر کلمۂ طیبہ جاری ہو گیا اور اس کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔ جب اس کو قبر میں اُتارا جا رہا تھا غیب سے یہ آواز آئی: ''ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کِفایت کی اور ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے ہوئے **دُرُود شریف** نے اسے قبر سے اُٹھا کر جنّت میں پہنچا دیا ہے۔'' رات کسی نے **خواب** میں یہ منظر دیکھا کہ مرحوم فضا میں چل رہا ہے اور اس کی زبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری ہے: **اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴿۵۶﴾** (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: ''بے شک **اللہ** اور اُس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے

والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خُوب سَلام بھیجو۔''

(درة الناصحين ،المجلس السابع والاربعون فی فضيلة القران، ص ۱۸۱)

دُرُود وسَلام پڑھنے والے اِسلامی بھائیو! آپ کو مُبارک ہو، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''جَذْبُ الْقُلُوب'' میں فرماتے ہیں: ''جب تم ایک بار **دُرُودشریف** پڑھتے ہو تو اللّٰہ(عَزَّوَجَلَّ) دس بار رَحمت بھیجتا ہے، دس گناہ مِٹاتا ہے، دس دَرَجات بُلند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس گناہ مِٹاتا ہے، دس غُلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء،الترغيب فی اكثار الصلاة على النبی،۲/ ۳۲۲،حديث: ۲۵۷۴) اور بیس غَزْوات میں شُمُولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔(فردوس الاخبار،باب الحاء، ۱/ ۳۴۰،حديث:۲۴۸۴) **دُرُودِ پاک** سببِ قَبُولیتِ دُعا ہے،(فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/ ۲۲،حديث:۳۵۵۴)اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واجب ہوجاتی ہے۔ (معجم الاوسط،من اسمه بكر،۲/ ۲۷۹، حديث: ۳۲۸۵) مُصْطَفٰی جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابِ جنّت پر قُرب نصیب ہوگا، **دُرُود پاک** تمام پَریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے،(درمنثور،پ۲۲، الاحزاب، تحت الآية :۵۶، ۶/ ۶۵۴ ملخصاً) **دُرُودِ پاک** گُناہوں کا کَفّارہ ہے۔(جلاء الافهام، ص ۲۳۴) صَدَقہ کا قائم مَقام بلکہ صدقہ سے بھی اَفْضَل ہے۔'' (جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

حضرتِ سیِّدُ ناعلّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی مزید فرماتے ہیں: ''دُرُود شریف سے مُصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہی، دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل وجان اور اَسباب ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہوجاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔''

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے، سَکَراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے، دُنیا کی تباہ کاریوں سے خَلاصی (یعنی نَجات) ملتی ہے، تنگدَستی دُور ہوتی ہے، بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، مَلائکہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے کوگھیر لیتے ہیں، دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابِت قدم ہوکر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا اور عَظِیم تر سَعادت یہ ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے والے کا نام تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت بڑھتی

ہے، محاسن نَبوِیَّہ دل میں گھر کر جاتی ہیں اور کثرتِ **دُرُود شریف** سے صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّرِ ذہن میں قائم ہوجاتا ہے اور خُوش نصیبوں کو دَرَجۂ قُربتِ مُصْطفوِی حاصل ہوجاتا ہے اور خواب میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدارِ فیض آثار نصیب ہوتا ہے۔ روزِ قیامت مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافحہ کی سَعادت نصیب ہوگی، فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحبَّت رکھتے ہیں، فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں اور فِرِشْتگانِ سیّاحین (زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے) اُس کے **دُرُود شریف** کو مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کے دُنیَوِی اور اُخرَوِی فوائدِ کثیرہ سُن کر یقیناً ہم بھی اس بات کے مُتَمَنّی ہونگے کہ ان فُیوض و بَرَکات سے ہمیں بھی حصّہ ملے، تو آیئے اپنی اس نیک خواہش میں کامیابی پانے کیلئے تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مُشکبار

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور نیّت کرلیں کہ ہم بھی دُنیاو عُقبیٰ کی کامرانیوں کے حُصُول کے لئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خُوب خُوب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی عادت بنائیں گے۔

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! ہمیں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ طَیبہ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں **دُرُود وسَلام** کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نیکی کی دعوت کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین **حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق** رَضِی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی سے مَنْع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **فرماتے ہیں کہ تبلیغ** بہترین جِہاد ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۳/۶ ۳۱)

بیان نمبر 15

دُرودِ پاک کی رَسائی

امامُ الانصار والمُہاجرین، مُحِبُّ الفُقَراءِ وَالمَساکِین، جنابِ رحمةٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”دُرود پڑھنے والے کے دُرُود کی اِنتہا عَرش سے نیچے نہیں ہوتی اور جب وہ دُرُود میرے پاس سے گُزرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے۔اے فِرِشتو! اس دُرُود بھیجنے والے پر اسی طرح دُرُود بھیجو جیسے اس نے میرے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا۔“ (کنز العمال،کتاب الاذکار،الباب السادس فی الصلاة علیه وعلی آله، ۱/۲۵۴، حدیث:۲۲۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! علاَّمہ اُقلیشی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللّٰہِ الغنی فرماتے ہیں: ”کون سا عمل اَرفع ہے اور کون سا وَسیلہ ایسا ہے جس کی شفاعت زِیادہ قبول ہوتی ہے اور کون سا عمل زِیادہ نَفْع بَخش ہے اس ذاتِ اَقدس پر دُرُود پڑھنے سے جس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے تمام فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جس کو دُنیا وآخرت میں عَظیم قُرب کے لیے مَخصوص کیا گیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا سب سے عَظیم نُور

ہے، یہ ایسی تجارت ہے جسے کبھی خسارہ نہیں، یہ صُبح وشام اَولیائے کرام کا وَظیفہ ہے۔اے مخاطب! تو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمیشہ دُرُود پڑھتا رہ، یہ تیری گُمراہی کو پاک کردے گا، تیرا عمل اس کی وَجہ سے سُتھرا ہوجائے گا، اُمید کی شاخ بارآور ہوگی، تیرے دل کا نور جگمگانے لگے گا، تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرے گا اور قِیامت کی ہولناکیوں سے مَحفوظ ہوجائے گا۔''

(القول البدیع،سبعة فصول خاتمة باب الثانی، الفصل الاول ، ص ۲۸۳)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! علاّمہ اُقْلِیْشِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کے کلام سے پتا چلا کہ سرکار عَلَیْہِ السّلام کی ذاتِ بابرکات پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا نہ صرف نَفْع بخش تجارت ہے بلکہ **عقائد واَعمال** کی پاکیزگی کا سبب بھی ہے نیز یہ اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کا وَظیفہ بھی ہے۔تو کس قدر خُوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی **توفیق** وکرم سے اس اعلیٰ وارفع عمل کی سَعادت حاصل ہوتی ہے۔

خوبصورت آنکھوں والی حوریں

حضرتِ سَیِّدُنا عُقْبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مَدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''مَساجِد میں اَوْتاد (اولیاء) ہوتے ہیں جن کے ہم مَجلس مَلائکہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو **فِرِشتے** انہیں تلاش کرتے ہیں، اگر وہ

مَریض ہوتے ہیں تو اِن کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں دیکھتے ہیں تو خُوش آمدید کہتے ہیں، اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فِرِشتے انکی مَدد کرتے ہیں، جب وہ بیٹھتے ہیں تو فِرِشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک کی جگہ کو گھیر لیتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں چاندی کے وَرَق اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں، وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے جانے والے دُرُود کو لکھتے ہیں اور یہ آواز دیتے ہیں کہ زِیادہ ذِکر کرو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحم فرمائے اور تمہارے اَجر میں اِضافہ فرمائے۔ جب وہ ذِکر شُروع کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دَروازے کُھل جاتے ہیں، ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے، خُوبصُورت آنکھوں والی حُوریں ان کی طرف جھانکتی ہیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر خُصُوصی رَحمت کی تَوَجُّہ فرماتا رہتا ہے، جب تک کہ وہ کسی اور کام میں مَشغُول نہیں ہوجاتے۔'' (مسند احمد ،مسندابی هريرة، ۳/۳۹۹، حديث:۹۴۲۴،بستان الواعظين ص ۲۵۹ ،القول البديع،الباب الثانی فی ثواب الصلاة ......الخ، ص ۲۵۲)

ایک اور روایت میں ہے: ''جب تک کہ وہ اَہلِ ذِکر حضرات جُدا نہیں ہوجاتے اور جب وہ بکھر جاتے ہیں تو زائرین فِرِشتے ذِکر کی مَحفلوں کی تلاش شُروع کردیتے ہیں۔'' (القول البديع،ايضاً،ص ۲۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقدس پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا بھی ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **"اَلصَّلاۃُ علَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عِبَادَۃٌ:** "نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنا عِبادت ہے۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ......الخ، ص٢٧٢)

اور تفسیرِ کبیر میں حضرتِ سَیِّدُنا امام فخر الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی آیت کریمہ " **فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ** "،(ترجمۂ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔) (پ٢، البقرۃ: ١٥٢) کے تَحت اِرشاد فرماتے ہیں: "**کہ تمام عِبادات ذِکر کے تحت داخل ہیں۔**" (تفسیر کبیر، پ٢، البقرۃ، تحت الآیۃ: ١٥٢، ١٢٤/٢)

لٰہذا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنا عِبادت ہے اور تمام عِبادات ذِکر کے تحت داخل ہیں تو حاصل کلام یہ ہوا کہ دُرُود پڑھنا ذِکر کے تحت داخل ہے۔ بلکہ بعض بُزرگانِ دین کے نزدیک تو دُرُودِ پاک ذکرِ الٰہی کی اَعلیٰ ترین قسم ہے جیسا کہ

علامہ نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **فرماتے ہیں:** "**دُرُود شریف** سے ذِکر کی تَجدید ہوتی ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرُود شریف پڑھنا ذِکرِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ کی اَفْضل ترین قسموں میں سے ہے۔
(اتحاف السادة المتقين، ۲۷۶/۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **رحمت** کے قُربان جائیے کہ اس نے اپنے بعض مَعْصُوم فِرِشتوں کو محض یہ ذِمَّہ داری سونپ رکھی ہے کہ ذِکرو دُرُود کی مَحفلوں کو تلاش کریں اوران پر **رحمت** کی بَرکھا برسائیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب کبھی کسی مَحفل میں بیٹھنے کا اِتّفاق ہو خواہ وہ مَحفل دِینی ہو یا دُنْیوی اس میں کچھ نہ کچھ **ذِکرودُرُود** کی عادت بنائیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعْصُوم **فِرِشتے** اس پر ہمارے گواہ ہوجائیں اور ہم پر **رحمتِ خُداوندی** کی بارش برسائیں اس ضِمن میں ایک روایت سنئے اور خوشی سے جھوم اُٹھئے۔ چُنانچہ

رَحمتِ خُداوَندی کا جوش

صاحبِ دُرِّ مَنْثور زیرِ آیت ''فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ'' (پ۲، البقرة:۱۵۲) ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں، سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ یَطْلُبُوْنَ حلَقَ الذِّكْرِ'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے رُوئے زمین کی سیر کرتے ہیں اور وہ ذِکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ ''فَاِذَا اَتَوْا عَلَیْهَا حَفُّوْا بِهِمْ، جب کبھی کسی حلقۂ ذِکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔'' پھر اپنے میں سے ایک گُروہ کو قاصِد

بنا کر آسمان کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دَربارِ عالی میں بھیجتے ہیں، وہ فِرِشتے جا کر عرض کرتے ہیں: ''رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ اٰلَائِکَ وَیَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، یعنی یاالٰہ العالمین! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو تیرے اِنعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبیِّ کریم حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجتے ہیں۔'' ''وَیَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِہِمْ وَ دُنْیَاھُمْ، اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لئے دُعا کرتے ہیں۔'' اس پر اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے ان کو میری رَحمت سے ڈھانپ دو، (ایک روایت میں ہے کہ اس پر ان میں سے ایک فِرِشتہ عرض کرتا ہے:) ''فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَۃٍ، اے ہمارے ربّ کریم! اِن میں فُلاں فُلاں شخص شرکائے مَحفِل میں سے نہیں تھا وہ تو مَحض کسی کام کی غرض سے آیا ہوا تھا (اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟) اللہ تعالٰی کا دَریائے رَحمت مزید جوش میں آتا ہے، فرماتا ہے: ''غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَھُمُ الْجُلَسَاءُ لَایَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ، یعنی ان کو میری رَحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والا بھی بدنصیب ومَحروم نہیں رہتا۔''

(درمنثور، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۵۲، ۱/۳۶۷)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تُو نے جب سے سنا دیا یا ربّ!

آسرا ہم گُناہ گاروں کا اور مَضْبُوط ہو گیا یارَبّ!

(ذوقِ نعت، ص۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِشْق ومَحبَّت کے جام تو پلائے ہی جاتے ہیں ساتھ ہی ساتھ سنَّتوں بھرے اِجتماعات میں کثرت سے ذِکرُاللّٰہ کرنے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں سیکھنے سکھانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکات پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے پڑھانے کی عَمَلی طور پر ترغیب دِلانے کا اِلْتِزام بھی کیا جاتا ہے بلکہ آغازِ بیان میں ہی تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر **دُرُودِ پاک** کے چار صیغے اِن اَلفاظ کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت اگر ہم **دُرُودِ پاک** کی کثرت کے عادی بن گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہمارے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس ضِمن میں ایک ایمان اَفروز حکایت سنئے اور جُھوم جائیے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُ ناشیخ احمد بن ثابت مَغر بی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''ایک رات خَواب میں مَیں نے کسی مُنادِی کی نِدا سُنی کہ ''جو شخص رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ آجائے'' اس کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑے آ رہے ہیں لہٰذا میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بالاخانہ میں **جلوہ اَفروز** ہیں میں بائیں طرف کو بڑھا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بُلَنْد آواز سے کہا دَروازہ دائیں جانب ہے لہٰذا میں دائیں مُڑا تو دَروازہ مل گیا اور میں داخل ہوگیا، جب میں قریب ہوا تو میرے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرمیان ایک بادل حائل ہوگیا جس کی وَجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے **بے ساختہ** یہ پڑھنا شروع کردیا۔ ''اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' اور عرض گزار ہوا: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میرے اور تیرے دَرمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہوگئے ہیں۔'' مجھے سرکار زَجْر (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) فرماتے رہے کہ ''ہم تجھے مَنْع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اِہْتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا۔'' میں نے دل میں سوچا کہ یہ میری شامتِ اَعمال ہی کا نتیجہ ہے، ساتھ ہی ساتھ میری آنکھیں

اَشکبار ہوگئیں میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں تو جنتی ہے۔'' پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی تو وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتّٰی کہ میں نے سَیِّدِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کی زِیارت سے اپنی آنکھوں کی پیاس بُجھائی۔

(سعادة الدارين، الباب الرابع فيماورد من لطائف المرائی والحکايات......الخ، ص۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غُلامی تا دمِ زِندگانی اور **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ عاشِقانِ رسول کی صُحبتِ جاوِدانی کے ساتھ ساتھ کثرتِ دُرودخوانی کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لباس پہننے کی دُعا

جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (شعب الایمان، ۵/۱۸۱، حدیث:۶۲۸۵)

بیان نمبر 16

بدنصیب کون...؟

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہُما سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اَدْرَکَ شَھْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔'' ''وَمَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یَبِرَّہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اوران کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔'' ''وَمَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔''

(مجمعُ الزوائد ،کتاب الصیام ،باب فیمن ادرک شھر رمضان......الخ،۳/ ۳۴۰، حدیث:۴۷۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس حدیثِ پاک میں تین قسم کے اَشخاص کی بدبختی وشَقاوت کا ذِکر کیا گیا ہے جس سے ان تین چیزوں کی اَھَمِّیَّت واَفْضَلِیَّت کا بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔(1) ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں عِبادت کی کثرت۔(2) والِدین کی تابعداری اوران کی خِدمت۔(3) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام کی کثرت۔

ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں عِبادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان میں سے پہلی چیز''رَمَضانُ المُبارَک''
ہے۔خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں **ماہِ رَمَضان** جیسی عظیمُ الشّان نعمت سے سَرفراز فرمایا۔ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔اِس مہینے میں اَجْر وثَواب بہُت ہی بڑھ جاتا ہے اس **ماہِ مُبارک** کا ہر دن اور ہر رات اپنے اندر بے شُمار بَرَکتیں سمیٹے ہوئے ہے۔چُنانچہ

اللہ تعالٰی کی عِنایتوں، رَحمتوں اور بَخشِشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''جب رَمَضان کی **پہلی رات** ہوتی ہے تو **اَللّٰہ تَعالٰی** اپنی مَخلوق کی طرف نَظَر فرماتا ہےاور جب **اَللّٰہ تَعالٰی** کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔اور ہر روز **دس لاکھ** (گُنہگاروں) کو **جہنّم** سے آزاد فرماتا ہےاور جب اُنتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مَجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔(کنز العمال،کتاب الصوم،الباب الاول فی صوم الفرض،۴/۲۱۹،الجزء الثامن، حدیث:۲۳۷۰۲)

نیز شبِ جُمُعہ اور روزِجُمُعہ (یعنی جُمعرات کو غُروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غُروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے **دس دس لاکھ** گُنہگاروں کو

جہنَّم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں ۔

(کنز العمال، کتاب الصوم، ۲۲۳/۴،الجزء الثامن،حدیث:۲۳۷۱۶)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارہ نہ کیا پَر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کِیا

ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کِیا

حضرتِ سیِّدُ ناعبدُاللّٰہ بن اَبی اَوْفٰی رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، **نُورِ مُجسَّم**، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**روزہ دار** کا سونا عِبادت اور اسکی خاموشی تَسبِیح کرنا اور اسکی دُعا قَبول اور اسکا عَمل مَقبول ہوتا ہے۔''

(شعب الایمان،باب فی الصیام،۴۱۵/۳،حدیث :۳۹۳۸)

امیرُالمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیْم **فرماتے ہیں**: ''اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو **اُمَّتِ مُحَمَّدِیہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **عذاب** کرنا مَقْصُود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور **سُورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہ** شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔'' (نزھۃ المجالِس ۲۱۶/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو **اُمّتِ محمدیہ** سے کس قدر پیار ہے کہ اس نے بَخشش ومَغفِرت کے لئے انہیں رَمَضانُ المُبارَک عطا فرمایا اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس **ماہِ مُبارک** کو پائے اور اس میں نماز و روزہ کا اِہتمام کر کے اپنی بَخشش ومَغفِرت نہ کروا سکے تو واقعی وہ بہت بڑا بد بخت اور بد

نصیب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا اَدب واِحتِرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے کرم سے ہمیں خُوش بختوں میں داخل فرمائے۔ آمین

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جزا

دی ان کی رَحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کی تابِعداری اوراُن کی خِدمَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک کے ضمن میں اَہَمِّیَّت و اَفضَلِیَّت کی حامل دوسری چیز "والدین کی تابعداری اوران کی خدمت" کرنا ہے اوراس کی **عَظْمَت** کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم ارشاد فرمایا وہیں والدین کے ساتھ بھلائی اور اِحسان کا حکم بھی اِرشاد فرمایا: چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 23 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رَبّ نے حکم فرمایا کہ اس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے، ان سے آنکھیں مِلا کر بات مت کیجئے، بُلائیں تو فوراً **لَبَّیک** (یعنی حاضر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ **"آپ جناب"** سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بُلند نہ ہونے دیجئے۔ خُوب ہمدردی اور پیار و محبّت سے **ماں باپ** کا دِیدار کیجئے، **ماں باپ** کی طرف بنظر رحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف **رحمت کی نظر** کرے تو **اللہ** تعالٰی اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے **حجِ مَبْرُوْر** (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں **سو مرتبہ نظر** کرے۔! فرمایا: "نَعَمْ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَطْيَبُ یعنی" ہاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور سب سے زِیادہ پاک ہے۔" (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، ۲/ ۱۸۶، حدیث: ۷۸۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ اِحسان و بھلائی اور ان کی تعظیم و توقیر بہت ضروری ہے تو جن خُوش نصیب اسلامی بھائیوں کے

والدین زِندہ ہیں اُنہیں چاہیے کہ ان کا اَدب واِحترام کریں اوران کی خِدمت کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھیں اور ہو سکے تو روزانہ کم اَز کم ایک بار ان کی قدم بوسی بھی کریں۔ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یعنی جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مسند الشھاب، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۱۱۹) یعنی ان سے بھلائی کرنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 445 پر ہے: ''والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چُوما، تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دَروازے) کو بوسہ دیا۔''

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۲۰۶)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''ماں باپ تیری دَوزخ اور جنّت ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/ ۱۸۶، حدیث: ۳۶۶۲) ایک اور مَقام پر ارشاد فرمایا: ''سب گُناہوں کی سزا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قِیامت کیلئے اُٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔''

اور تو اور مرنے کے بعد بھی ایسے شخص کا اَنجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ چُنانچہ

مَنقول ہے: ''جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر،کتاب النفقات علی الزوجات والاقارب ......الخ،عقوق الوالدین اواحدهما......الخ،۲/ ۱۳۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سمجھنے کی توفیق بخشے اور ان کا اَدب نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرود و سلام کی کثرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک کے ضمن میں اَہَمِّیَّت واَفضَلِیَّت کی حامل تیسری چیز ''**دُرود پاک کی کثرت**'' ہے کہ اس میں دُنیا وآخرت کی سَعادت ہی سَعادت ہے جبکہ **دُرودِ پاک** پڑھنے میں سُستی باعثِ مَحرومی وہلاکت ہے جیسا کے آپ نے حدیث پاک سَماعت فرمائی کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ، جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔'' **لہٰذا** ہمیں بھی دُرودِ پاک کی کثرت کرنی چاہیے اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری شَقاوَت دُور ہوگی اور ہمیں سَعادتوں کی مِعْراج نصیب ہوگی۔

دُرود و سَلام کی عادت بنانے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک کی کثرت کا عادی بننے کے لئے ہمیں چاہیے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں لہٰذا اس ضِمن میں ایک مَدَنی بہار سنئے اور جُھوم اُٹھئے۔

بروز اتوار ۲۶ ربیعُ النُّور شریف ۱۴۲۰ھ بمطابق 11 جولائی 1999ء بوقت دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ مُوسیٰ کی ایک مَصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے ایک ذِمّہ دار، مُبلِّغ **دعوتِ اسلامی محمد** مُنیر حسین عطّاری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی (مَحَلّہ ساکن اِسلام پُورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زِندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حَواس اتنے بَحال تھے کہ بُلند آواز سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللّٰہ اور لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھے جارہے تھے۔ لالہ مُوسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر گُجرات کے عزیز بھٹّی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بَقَسم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ محمد مُنیر حسین عطاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی کی زبان پر پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے **دُرُود و سَلام** اور کَلِمَۂ طَیِّبہ کا وِرْد جاری تھا۔ یہ مَدَنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران و ششدر رہ گئے تھے کہ یہ زِندہ کس طرح

ہیں اور حواس اتنے بحال کہ بُلند آواز سے دُرودوسلام اور کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھے جارہے ہیں۔انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زِندگی میں ایسا باحوصلہ اور باکمال مَرْد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خُوش نصیب عاشِقِ رسول محمد مُنیر حسین عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْبَارِی نے بارگاہِ محبوبِ باری صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بصد بیقراری اِس طرح اِستِغاثہ کیا:

یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آ بھی جائیے

یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری مَدد فرمائیے

یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے مُعاف فرمادیجئے

اِس کے بعد باٰوازِ بُلند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرگئے۔جی ہاں جو مُسلمان حادِثہ میں فوت ہو وہ شہید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر کثرت سے **دُرودوسَلام** پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 17

دُعاؤں کا مُحافظ

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُ نا **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ''تمہارا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ تعالیٰ کی رضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی **پاکیزگی** کا سبب ہے۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ......الخ، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی دعاؤں کی حفاظت، ربّ تعالیٰ کی رِضا وخُوشنودی اور اپنے اعمال کی پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرکت پر **دُرُودوسلام** کی کثرت کی عادت بنالینی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے روزِ محشر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شفاعت** اور آپ کی زِیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ لہٰذا جب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر خود کریں یا سُنیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر بصد عقیدت و**مَحبَّت دُرُود شریف** ضرور بِالضَّرور پڑھ لیا کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری ذرا سی غفلت کل

بروزِ قِیامت ہماری حسرت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مَحرومی کا باعِث بن جائے۔

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں　　ہمیشہ نَقْش رہے رُوئے یار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں　　کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش،ص۱۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ایک اُمَّتی کے لئے بہت بڑی مَحرومی کی بات ہے کہ جن آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غُلامی میں اپنی زِندگانی بسر کی ان کی نہ تو دُنیا میں زِیارت کر سکا اور نہ ہی آخرت میں آپ کی شفاعت وزیارت سے بہرہ مند ہو پایا، ہاں! اگر دیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی عادت ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظرِ کرم فرما ہی دیں گے بلکہ احادیثِ مُبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ روزِ محشر، خَلق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشقوں کو کثرتِ **دُرُودِ پاک** کی بدولت پہچانیں گے۔چُنانچہ

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

''لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ مَّا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَیّ ، **حوضِ کوثر** پر

کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرُود کے سبب پہچان لوں گا۔''

(القول البدیع،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ......الخ،ص ۲۶۴)

حوضِ کوثر کی شان

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حوضِ کوثر کی بھی کیا شان ہے! چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 176 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بِہشت کی کُنجیاں**'' صَفحہ 15 تا 16 پر ہے: جنّت میں شیریں (یعنی میٹھے) پانی، شَہد، دُودھ اور شراب کی نہریں بہتی ہیں۔ (ترمذی ، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انھار الجنۃ، ۲۵۷/۴، حدیث: ۲۵۸۰) جب جنّتی **پانی کی نَہر** میں سے پئیں گے تو انہیں ایسی حَیات ملے گی کہ کبھی موت نہ آئے گی اور جب **دُودھ کی نَہر** میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فَربہی پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر (یعنی کمزور) نہ ہوں گے اور جب **شہد کی نہر** میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صِحّت وتندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب **شراب کی نہر** میں سے پئیں گے تو انہیں ایسا نشاط اور خُوشی کا سُرور حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ چاروں نَہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام **حوضِ کوثر** ہے یہی حوض، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی جنّت کے اندر ہے لیکن قِیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حوض سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۸۲/۱، ۸۳)

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن   دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے   صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَطَالِعُ الْمَسَرَّات میں ہے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "اَرَاَیْتَ صَلَاۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَ مَنْ یَّاتِیْ بَعْدَکَ ، یارسُولَ اللّٰہ! ان لوگوں کے مُتعلّق خبر دیجئے جو آپ پر دُرُود شریف بھیجتے ہیں اور آپ سے غائب ہیں، (یعنی آپ کی حیاتِ مُبارکہ میں) اور ان لوگوں کے مُتعلّق بھی خبر دیجئے جو آپ کے بعد ہوں گے (یعنی آپ کے وِصال کے بعد) اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ" میں اَہلِ مَحبّت کا دُرُود بلا واسطہ سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔" "وَتُعْرَضُ صَلَاۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا اور اَہلِ مَحبّت کے علاوہ دُرُود بھیجنے والوں کا دُرُود شریف فِرِشتوں کے واسطے سے پیش کیا جاتا ہے۔ (مطالع المسرات (مترجم)، ص۱۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عِنایت پر قُربان جائیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشقوں پر

کس قدر مہربان ہیں کہ نہ صرف ان کی جانب توجُّہ رکھتے ہیں بلکہ اہلِ مَحبَّت کا دُرُود وسَلام بھی بنفسِ نفیس سَماعت فرماتے ہیں۔

وَسوَسہ اور اُس کا جواب

وَسْوَسہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے شَیطان کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ ڈالے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اس دُنیا سے پردہ فرما چکے ہیں لٰہذا اب کسی اُمَّتی کا دُرُود سُننا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟

جوابِ وَسْوَسہ:

جلاءُ الْاَفْہام میں ایک رِوایت بیان کی گئی ہے جس میں اس شیطانی وَسوسے کی کاٹ خُود حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ، یعنی میرا کوئی بھی غُلام مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔" عرض کی گئی: "وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ؟ یارسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا آپ کی وَفات کے بعد (بھی اسی طرح ہوگا؟) ارشاد فرمایا: "وَبَعْدَ وَفَاتِیْ، ہاں ہاں! میری وَفات کے بعد بھی (دُرُودِ پاک پڑھنے

والوں کی آواز مجھ تک پہنچے گی خواہ دُنیا کے کسی بھی خطہ سے وہ مجھ پر دُرود پاک پڑھیں۔''

''اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ'' بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حَرام کردیا ہے کہ وہ انبیا کے جسموں کو کھائے۔'' (جلاء الافہام، ص ۵۶)

دُور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! آج بھی ہمارے غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت کے حال سے باخبر ہیں بلکہ بارہا اپنے چاہنے والوں کی خَیر خواہی فرماتے ہیں اوران کے خَواب میں آکر دُکھ دَرد کا مَداوا بھی کرتے ہیں۔چُنانچہ

سَعَادَۃُ الدَّارَیْن میں ہے: ''ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر گیا، میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس کی وجہ سے ہاتھ میں کافی سُوجن آگئی، میں بڑی تکلیف محسوس کررہا تھا، رات جب سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خَواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوۂ عالَم تاب نظر آیا، لَب ہائے مُبارکہ کو جُنبش ہوئی رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور میٹھے بول کچھ یُوں ترتیب پائے: ''**بیٹا! تمہارے دُرُود نے مجھے مُتَوَجِّہ کیا۔**'' **صُبح اُٹھا تو مُصطَفٰے جانِ رحمت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی بَرَکت سے دَرد تو کافور ہو ہی چکا تھا ساتھ ہی ساتھ وَرَم** (یعنی سُوجن) **کا نام ونشان بھی مِٹ چُکا تھا۔**'' (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات فی فضل الصلاه ......الخ، ص ۱۴۰)

خزاں کا سخت پہرا ہے غموں کا گُھپ اندھیرا ہے ذرا سا مسکرا دو گے تو دل میں روشنی ہو گی

اگر وہ چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے آئے غموں کی شام بھی صبحِ بہاراں بن گئی ہو گی

تڑپ کر غم کے مارو تم پکارو یا رسولَ اللہ تمہاری ہر مُصیبت دیکھنا دم میں ٹلی ہو گی

(وسائلِ بخشش، ص ۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو مَحض دُنیا کی معمولی سی تکلیف تھی **دُرُودِ پاک** کی بدولت تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اُخروی پریشانیاں بھی حل ہو جائیں گی جیسا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا'' اے لوگو! بے شک تم میں سے قِیامت کے دن اس کی دَہشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے جلد نَجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھا ہوگا۔ (جمعُ الجوامع، حرف الیاء، ۹/ ۱۲۹، حدیث:۲۷۶۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زِندگی کے اَیّام چند گھنٹوں سے اور یہ چند گھنٹے چند لمحوں سے عِبارت ہیں، **زِندگی** کا ہر سانس **اَنمول ہیرا** ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قِیامت **زِندگی** کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اَشکِ نَدامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حِساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ

کہاں بسر ہو رہا ہے، زَہے مُقدّر! زِندگی کی ہر ہر ساعت مُفید کاموں ہی میں صرف ہو۔ بروزِ قِیامت اَوقات کو فُضول باتوں ،خُوش گپّیوں میں گزرا ہوا پاکر کہیں کَفِّ اَفسوس مَلتے نہ رہ جائیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لمحاتِ زِندگی کی قدر کرتے ہوئے انہیں فُضُول باتوں اور فُضُول کاموں میں صرف کرنے کے بجائے ذِکرو دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گزاریں!

حضرتِ سیِّدُنا اِمام بَیہقی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شُعَبُ الایمان میں نَقل کرتے ہیں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''روزانہ صُبح جب سورج طُلوع ہوتا ہے تو اُس وَقت ''دن'' یہ اعلان کرتا ہے اگر آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آ ؤں گا۔''

(شعب الایمان،باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۶،حدیث:۳۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!فُضُولیات میں اپنا قیمتی وَقت ضائع کرنے سے جان چھڑانے اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اس کی بَرَکت سے نہ صِرف وَقت کی قدر کا احساس دل میں اُجاگر ہوگا بلکہ فُضُول گوئی سے دامن تہی کرتے ہوئے ذِکرو دُرُود سے زبان تر رکھنے کا ذِہن بھی بنے گا اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

چُنانچہ اس ضمن میں ایک مَدَنی بہار سنئے اور جُھوم اُٹھیے۔

گناہوں کی عادت چھوٹ گئی

ڈرگ روڈ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر25 برس) کی تحریر کچھ اِس طرح ہے: ''میں نے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں آخری عَشرۂ رَمضانُ المُبارک کے **اِعتِکاف** کی سَعادت حاصِل کی۔ مجھے اعتِکاف کی بَہُت سی بَرَکتیں حاصِل ہوئیں۔ مِنجُملہ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی جگہ نعت شریف پڑھنے کی عادت بن گئی۔ نیز **زبان کا قُفلِ مدینہ** لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضَروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذِہن بنا اور اب حال یہ ہے کہ جُوں ہی منہ سے فُضُول بات سرزد ہوتی ہے بطورِ کَفّارہ جَھٹ زَبان پر دُرُود وسَلام جاری ہوجاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں تادَمِ حَیات **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 18

دس گنا ثواب

سیّدُ المُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گُناہ مُعاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس دَرَجات بُلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غُلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۲/۲، حدیث:۲۵۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارکہ پر **دُرُود وسَلام** پڑھنے کے بے شُمار فضائل وبرکات ہیں۔ ہمیں بھی اپنا ذِہن بنانا چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ذَوق وشوق کے ساتھ، ادب واِحترام کے ساتھ **دُرُودو سَلام** کی کثرت کریں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر کرنا باعثِ نُزُولِ رَحمت ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃ جہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے وہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۳۳۵/۷، حدیث:۱۰۷۵۰)

جب نیک بندوں کا ذِکر سببِ نُزُولِ رحمت ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذِکر کا کیا عالم ہوگا اور پھر شاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ خَیر کے تو کیا ہی کہنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ خَیر کے وَقت یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوگا اور اس کی رَحمتوں کی چَھما چَھم برسات ہوگی کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن ہیں۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مشہور ومعروف نعتیہ کلام ''حَدائِقِ بَخشِش'' میں کیا خُوب فرماتے ہیں:

خَلق سے اَولیاء، اَولیاء سے رُسُل اور رسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی

مُلک کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حد دَرَجہ مَحَبَّت ہے اور کیوں نہ ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کمالِ ایمان کے لئے شَرط ہے اس لئے ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکرِ خَیر کرتے ہیں، دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں کیونکہ انسان کو جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔ چُنانچہ

ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَحَبَّ شَیْأً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ، یعنی انسان کو جس سے مَحبَّت ہوتی ہے اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔'' (زرقانی علی المواھب) **اور پھر آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر دُرُود وسَلام کی کثرت کرنا تو اَہلِ سُنَّت کی علامت بھی ہے۔** چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علی بن حُسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم **فرماتے ہیں: ''عَلَامَۃُ اَھْلِ السُّنَّۃِ کَثْرَۃُ الصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ** یعنی رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود کی کثرت کرنا اَہلِ سُنَّت کی علامت اور ان کا شعار ہے۔''

(القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللّٰہ......الخ، ص ۱۳۱)

ہم کو اللّٰہ اور نبی سے پیارا ہے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش، ص ۶۰۰)

ذکرِ رسول ذکرِ خُدا ہے

یاد رکھئے! آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُود پڑھنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا ہے کیونکہ **دُرُود شریف** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر پر **مُشتمل** ہے جیسا کہ حَنفیوں کے عَظیم پیشوا حضرت علّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی **فرماتے ہیں: ''لِاَنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیْہِ مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہ وَتَعْظِیْمِ الرَّسُوْلِ**، یعنی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُود پڑھنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی تَعظیم پر مُشتمل ہے۔''

(مرقاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۳/۱۷، تحت الحدیث: ۹۲۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے پیارے حبیب پر اِتنا کرم ہے کہ اپنے پیارے مَحبوب کے ذِکر کو خود اپنا ذِکر قرار دیتا ہے جیسا کہ حدیثِ قُدسی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:''اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ، اے مَحبوب! جب بھی میرا ذِکر ہوگا میرے ساتھ ساتھ تیرا بھی ذِکر ہوگا۔ اِبنِ عطا اس حدیث کا مَطلب ان اَلفاظ میں بیان کرتے ہیں: ''جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِکَ مَعِیَ، یعنی میں نے ایمان کا مُکمل ہونا اس بات پر مَوقُوف کر دیا ہے کہ میرے ذِکر کے ساتھ تمہارا ذِکر بھی ہوگا۔'' ابن عطا مزید فرماتے ہیں:''جَعَلْتُکَ ذِکْراً مِنْ ذِکْرِیْ، میں نے آپ کے ذِکر کو اپنا ذِکر ٹھہرا دیا ہے۔''فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ، تو جس نے آپ کا ذِکر کیا اس نے میرا ذِکر کیا۔''

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ، ص۲۰)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسعید خُدْری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السّلام آئے اور کہا، اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ تَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ؟'' آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذِکر کس طرح بُلند کیا ہے''قُلْتُ اَللّٰہُ اَعْلَمُ'' میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب جانتا ہے۔''قَالَ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی، فرمایا: جب میرا ذِکر ہوگا تو میرے ذِکر کے ساتھ تمہارا ذِکر بھی ہوگا۔''

(درمنثور، پ۳۰، الانشراح، تحت الآیۃ: ۴، ۵۴۹/۸)

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذِکر ہے اُونچا تیرا (حدائقِ بخشش، ص۲۸)

حضرتِ سَیِّدُ ناعبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُما سے رِوایت ہے: لَا اُذْکَرُ فِیْ مَکَانٍ اِلَّا ذُکِرْتَ مَعِیَ یَامُحَمَّدُ ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جہاں میرا ذِکر ہوگا وہاں تیرا ذِکر بھی میرے ذِکر کے ساتھ ہوگا۔ فَمَنْ ذَکَرَنِیْ وَلَمْ یَذْکُرْکَ، جس نے میرا ذِکر کیا اور تمہارا ذِکر نہ کیا، لَیْسَ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نَصِیْبٌ ''تو جنّت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہوگا۔

(در منثور، پ ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ: ۳، ۸/ ۶۴۷)

ذکرِ خُدا جواُن سے جُدا چاہو نجدِیو!
واللّٰہ! ذکرِحق نہیں کُنجی سَقَر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۲۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن رِوایات سے سرکارِ عالی وَقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر کی اَھَمِّیَّت کا اندازہ ہوتا ہے لہٰذا جب بھی پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کیا جائے تو آپ پر دُرُودوسَلام پڑھا جائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی اسمِ گرامی سُن کر عشق ومَستی میں جھوم کر اپنے انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگالینا چاہیے، ہوسکتا ہے کہ ہماری یہی ادا اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں مَقبول ہوجائے اور اللّٰہ تعالٰی ہم سے راضی ہوجائے اور اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدب واِحترام اور تعظیم وتوقیر اور ان کی مَحبّت

کے سبب ہماری مَغْفِرت فرمادے۔ اس ضِمن میں ایک روایت سُنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔ چُنانچہ

حُضُور کی تَعظِیم بَخشِش کا سبب بن گئی

حضرتِ سَیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَضِی اللہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنی زِندگی کے دوسو سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزارے اسی نافرمانی کے عالَم میں اس کی موت واقع ہوگئی بنی اسرائیل نے اس کے مُردہ جسم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھا کر اس کی تَجْہِیز وتَکْفِین کر کے اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے لوگوں سے اس کے مُتَعلِّق پوچھا تو اُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل تو اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِندگی کے دوسو سال تیری نافرمانی میں گزارے ہیں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی

طرف وَحی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بدکردار تھا''اِلَّا اَنَّهُ کَانَ کُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاۃَ، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا'' ''وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ'' اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے **اسمِ گرامی** کی طرف دیکھتا'' ''قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰی عَیْنَیْهِ وَصَلّٰی عَلَیْه، تو اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگادیتا اوران پر دُرُود پڑھتا'' ''فَشَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ'' پس میں نے اس کے اس عَمل کی قدر کی اس کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیا ''وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِیْنَ حُوْرَاءَ'' اور میں نے اس کا نکاح ستّر حُوروں کے ساتھ کردیا۔ (حِلیۃ الاولیاء،وھب بن منبه، ۴/۴۵، حدیث:۴۶۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رِوایت نے تو اہلِ اِیمان کے دل ودماغ کو مُعطّر و مُعنبر کردیا کہ بنی اسرائیل کا ایسا شخص جس نے اپنی زِندگی کے **دوسوسال** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزارے، فِسق وفُجور کرتا رہا، گُناہوں کا بازار گرم رکھا لیکن اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی وہ تَورات شریف کھولتا تو اس میں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی دیکھتا تو فرطِ مَحبَّت سے اس کو چُوم لیتا اوراپنی آنکھوں سے لگاتا اور **دُرُود شریف** پڑھتا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس کے **دوسوسال** کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیا اوراپنے جلیلُ القدر پیغمبر

حضرتِ سیِّدُ نا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور کرم بالائے کرم یہ کہ ستّر حُوروں کے ساتھ اس کا نِکاح بھی کردیا۔ یہ تو بنی اسرائیل کے ایک شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم تھا تو بھلا اس مُسلمان کا کیا عالم ہوگا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمّتی ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کا اَدب واِحترام کرکے اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قَوِی اُمید ہے کہ وہ اس سے راضی ہو کر اس کو بھی اپنے رحم وکرم سے نوازے گا۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام مبارک ''محمد'' کو چُومنا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سن کر اپنے اَنگوٹھوں کو چُومنا بھی جائز اور باعثِ بَرَکت اور سُنَّتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے۔ چُنانچہ

سُنَّتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا علامہ شیخ اِسمٰعیل حَقّی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی مایہ ناز تفسیر رُوحُ الْبَیان میں نَقل فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ محبوبِ ربِّ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں

تشریف لائے اور ایک سُتُون کے پاس جلوہ اَفروز ہوئے حضرتِ سَیِّدُ ناصِدِّیقِ اکبر رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہ بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے، (اتنے میں) حضرتِ سَیِّدُ نابلال رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہ اذان دینے لگے، جب اُنہوں نے ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کہا تو اس وقت سَیِّدُ ناصِدِّیقِ اکبر رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہ نے اپنے دونوں اَنگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر ''قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یعنی یارسُولَ اللّٰہ! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں'' کہا، پھر جب حضرتِ سَیِّدُ نا بلال رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہ اذان سے فارغ ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابُو بکر جو شخص تمہاری طرح کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے، اِرادی غیر اِرادی تمام گُناہوں کو بَخْش دے گا۔''

(روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۵۶، ۷/۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت عطا فرما، آپ عَلَیْہِ السَّلام کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما، آپ کا نامِ پاک سُن کر فرطِ مَحبَّت سے انگوٹھے چُومنے کی سَعادت نصیب فرما اور ہماری بے حساب بَخْشش و مَغْفِرت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 19

پُل صِراط پر آسانی

حضرت سَیِّدُ ناعبدُ الرَّحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اورارشادفرمایا: ''اِنِّی رَأَیْتُ الْبَارِحَةَ عَجَباً ، یعنی گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا'' ''وَرَأَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّةً وَیَحْبُوْ مَرَّةً، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمَّتی پُل صِراط پر کبھی گھٹنوں کے بَل اور کبھی پیٹ کے بَل رِینگ کر چل رہا ہے اور کبھی تو نیچے لٹک جاتا ہے،'' ''فَجَاءَ تْہُ صَلَاتُہُ عَلَیَّ ، پس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا دُرودِ پاک آیا'' ''فَاَخَذَتْہُ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَازَ، اوراس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پُل صِراط پر سیدھا کھڑا کردیا حتی کہ وہ صحیح وسَلامت گُزرگیا۔''

(القول البدیع ،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ،ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رِوایت نے تو ہم گُناہ گاروں کے غم ہی غلط کردیئے کہ اگر ہم نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سِتُودہ صِفات پر **دُرودِ پاک** کی پتّیاں نچھاور کریں تو دیگر فضائل کے ساتھ ساتھ اسکے عُمدہ نتائج کا یوں ظُہور ہوگا کہ اسکی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

پُل صِراط باآسانی عُبُور ہوگا۔

یاد رکھئے! کہ جہنّم کی آگ تارِیک ہوگی اور **پُل صِراط** اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوگا فقط وہی کامیاب ہوگا جس پر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل وکَرم ہوگا، یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فَضْل وکَرم کے حُصُول کا ایک بہترین ذَرِیعہ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں **دُرُودِ پاک** کی کثرت بھی ہے کہ اگر ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھیں تو اس کی بَرَکت سے **پُل صِراط** کی تاریک راہ روشن ومُنوَّر ہوجائے گی اور ہم اس دُشوار گُزار مرحلے سے نَجات پاجائیں گے۔ جیسا کہ

پُل صِراط کا نُور

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نُور بار ہے: ''اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ، یعنی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت پُل صِراط کی تاریکی میں نُور ہوگا۔'' ''وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اور جسے یہ پسند ہو کہ قِیامت کے دن اسے اَجْر کا پیمانہ بھر بھر کے دیا جائے'' ''فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ'' تو اسے چاہئے کہ مجھ پر بکثرت دُرُود بھیجے۔

(القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللّٰہ......الخ، ص۱۱۸)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صَفحات پر مُشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلداوّل صَفحہ 253 پر ہے: صِراط، حق ہے، یہ ایک پُل ہے کہ پُشتِ جہنّم پر نَصْب کیا جائے گا، بال سے زِیادہ بارِیک اور تلوار سے زِیادہ تیز ہوگا جنّت میں جانے کا یِہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گُزر فرمائیں گے، پھر اور اَنبیا و مُرسلین، پھر یہ اُمَّت پھر اور اُمَّتیں گُزریں گی اور حسبِ اِختلافِ اعمال (اپنے مختلف اَعمال کے حساب سے) **پُلِ صراط** پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، **بعض** تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چَمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور **بعض** تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور **بعض** جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ **بعض** شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے اور پُل صِراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑلیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نَجات پاجائیں گے اور بعض کو جہنّم میں گرادیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔

یہ تمام اَہلِ مَحشر تو پُل پر سے گزرنے میں مَشغُول، مگر وہ بے گُناہ، گُناہگاروں کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا ہوا بکمالِ گِریہ وزاری اپنی اُمَّتِ عاصی کی نَجات کی فِکر میں اپنے رَبّ سے دُعا کر رہا ہے: رَبِّ سَلِّم سَلِّم، اِلٰہی ان

گُناہگاروں کو بچالے بچالے۔ اور ایک اسی جگہ کیا! حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس دن تمام مَواطِن (مَقامات) میں دَورہ فرماتے رہیں گے، کبھی **میزان** پر تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حَسَنات میں کمی دیکھیں گے، اس کی **شَفاعت** فرما کر نجات دِلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو **حوضِ کوثر** پر جلوہ فرما ہیں، پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پُل پر رونق اَفروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔

جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے رِوایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں روزِ مَحشر اپنی شَفاعت کرنے کی دَرْخواست کی تو خَلق کے رَہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''**اَنَا فَاعِلٌ**'' وہ تو میں کروں گا ہی۔ میں نے عرض کی ! ''یا**رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پھر میں آپ کو تلاش کہاں کروں......؟'' فرمایا: ''اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ، پہلے پہل تم مجھے پُل صِراط پر تلاش کرنا، میں عرض گزار ہوا کہ اگر صراط پر آپ کو نہ پاؤں تو......؟ فرمایا: ''فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ، پھر میزان پر مجھے دیکھ لینا۔'' میں نے عرض کی: اگر میزان پر بھی آپ سے ملاقات نہ ہو پائے تو......؟ فرمایا: ''فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَاِنِّیْ لَا اُخْطِیُٔ ھٰذِہِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ تو پھر ایسا کرنا کہ

حوضِ کوثر پر دیکھ لینا (بس) میں ان تین جگہوں میں سے کسی جگہ تمہیں ضرور مل جاؤں گا۔''

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصراط، ۴/۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱)

اُستاذِ زَمن شہنشاہِ سُخن مَولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دِیوان ''ذَوقِ نعت'' میں اس مضمون کی مَنْظر کَشی کچھ یُوں فرماتے ہیں:

زبان سُوکھی دِکھا کر کوئی لبِ کوثر جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا
کوئی قریبِ ترازو کوئی لبِ کوثر کوئی صِراط پر ان کو پُکارتا ہوگا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے پُکار سُن کے اَسیروں کی دوڑتا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۳۶)

غرض ہر جگہ اُنہیں کی دُوہائی، ہر شخص اُنہیں کو پُکارتا، اُنہیں سے فریاد کرتا ہے اور ان کے سِوا کس کو پکارے......؟! کہ ہر ایک تو اپنی فِکر میں ہے، دوسروں کو کیا پوچھے، صرف ایک یہی ہیں، جنہیں اپنی کچھ فِکر نہیں اور تمام عالَم کا بار اِن کے ذِمّے:

کوئی کہے گا دُہائی ہے یارسولَ اللّٰہ! تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
کسی کو لے کے چلیں گے فِرِشتے سوئے جَحِیم وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا
عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے قسم خُدا کی یہی حال آپ کا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنَّت میں ٹھکانا

حضرت سَیِّدُ نا اَنس بن مالِک رَضیَ اللہ تعالٰی عَنہ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ جنّت نشان ہے: ''مَنْ صَلَّی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ، جو شخص ایک دن میں ہزار مرتبہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھ لیا کرے، ''لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنَّت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنَّت ایک مَکان ہے کہ اللہ تعالٰی نے اِیمان والوں کے لئے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں مُہیّا کی ہیں جن کو نہ **آنکھوں** نے دیکھا، نہ **کانوں** نے سنا، نہ کسی آدمی کے **دل** پر ان کا خطرہ گزرا۔ اس میں قسم قسم کے جَواہر کے مَحل ہیں، ایسے صاف شَفاف کہ اندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے، جنَّت میں چار دریا ہیں، ایک **پانی** کا، دوسرا **دُودھ** کا، تیسرا **شہد** کا، چوتھا **شراب** کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ جنّتیوں کو جنَّت میں ہر قسم کے لَذیذ سے لَذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کا گوشت کھانے کو جی ہو تو اسی وقت بُھنا ہوا اس کے پاس آجائے گا۔ (بہارِ شریعت، ص۱۵۲ تا ۱۵۶ ملتقطاً)

دُرُودِ پاک پڑھنے والا کس قدر بَخْتوَر ہے کہ مرنے سے پہلے ہی جنّت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور جس خُوش نصیب کو دُنیا ہی میں اس کا جنّتی محل دکھا دیا جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے اُمّیدِ واثق ہے کہ نہ صرف وہ داخلِ جنّت ہوگا بلکہ اسکی اَبدی نعمتوں سے محظُوظ بھی ہوگا **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔ اسی ضِمن میں ایک اسلامی بھائی کی **مَدنی بہار** سُنئے اور خُوشی سے سر دُھنئے۔ چنانچہ

اندرونِ سِندھ کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے بھائی نعمان عطاری (عمر تقریباً 18 سال) **2002**ء میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ سر پر مُستقِل طور پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔ **فرائض و واجبات** کی اَدائیگی کی کوشش کے ساتھ ساتھ **سُنَن و مُسْتَحبات** پرعمل کی کوشش کیا کرتے۔ نماز فجر کیلئے مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے **"صَدائے مَدینہ"** لگانا اُن کا معمول تھا۔ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی سے شرکت کرتے۔ ان کا خاص عمل جو ہم محسوس کرتے تھے وہ کثرت کے ساتھ **دُرُود شریف** پڑھنا تھا۔ 2004ء میں وہ شدید بیمار ہوگئے یہاں تک کہ چار پائی سے جا لگے۔ اس حالت میں بھی چار پائی کے قریب ہی مُصلّٰی بچھا کر **نماز** ادا کیا کرتے۔ جب حالت زِیادہ بگڑی تو انہیں ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ ایک بار

مجھ سے فرمانے لگے کہ آج میں بیٹھ کر آنکھیں بند کئے **دُرُودِ پاک** پڑھ رہا تھا اور آگے پیچھے جُھوم رہا تھا تو میری خُوش نصیبی اپنی مِعْراج کو پہنچ گئی، میں نے دیکھا کہ سامنے **سرکارِ مدینہ**، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّرِ پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما ہیں۔ لب ہائے مُبارَکہ کو جُنبش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اَلفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے **"جب دُرُود شریف پڑھو تو آگے پیچھے نہیں دائیں بائیں جُھومو۔"** اپنے بھائی کی بَخْت آوری کا بیان سُن کر میں بھی جُھوم اُٹھا۔ اب تو وہ کئی کئی گھنٹے آنکھیں بند کئے مُسلسل دُرُودِ پاک، **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** اور **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کا وِرْد کرتے رہتے۔ والد صاحب جب کبھی جَوان اَولاد کی بیماری کے باعِث زِیادہ رَنْجِیدہ ہوتے اور ڈاکٹر پر اپنی تَشْوِیش کا اِظہار کرتے تو ڈاکٹر صاحب والد صاحب کو تَسَلّی دیتے ہوئے کہتے: "موت تو بَرحق ہے مگر ہم آپ کے بیٹے کے عِلاج پر خُصُوصی توَجُّہ دے رہے ہیں اور رَشک کررہے ہیں کہ آپ کتنے خُوش نصیب باپ ہیں، جن کی اَولاد ایسی نیک ہے کہ برابر ذِکْر و دُرُود میں مَصروف رہتی ہے۔"

10 رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۴؁ھ بروز جُمُعہ رات کم و بیش **2** بجے بھائی کی طبیعت زِیادہ خراب ہونے پر آکسیجن لگادی گئی۔ پھر بھی عالَمِ غُنودگی میں کچھ

پڑھے جارہے تھے۔ حتّٰی کہ اُنہوں نے آنکھیں بند کرلیں۔ میں نے ہونٹوں سے کان لگائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت اُن کی زبان پر **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کے اَلفاظ تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے بھائی نے دَم توڑ دیا۔ چند دنوں بعد اہلِ خانہ میں سے کسی نے خَواب دیکھا کہ بھائی **نعمان عطاری** جَنَّتُ الْفِردوس میں سَبْز عمامہ شریف سجائے تشریف فرما ہیں اور چہرہ خُوشی سے دَمک رہا ہے۔ پوچھا: ''تمہیں یہ مقام کیسے ملا؟'' فرمایا: **سَبْز عمامہ شریف اپنانے کی بَرَکت سے**، جب مجھے قبر میں سب چھوڑ کر چلدیئے اور جب **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوئی تو میں نے ادباً ہاتھ باندھ لئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکرادیئے اور کچھ یوں ارشاد فرمایا: ''**جو ہماری سُنَّت سے راضی ہیں وہ ہمارے ہیں اور جنہیں ہماری سُنَّت سے پیار نہیں ان سے ہمارا بھی کوئی واسطہ نہیں۔**''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول پر اِستِقامتِ جاوِدانی اور توفیقِ کثرتِ دُرُود خوانی عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 20

سب سے اَفضل دن

خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین، محبوبِ ربُّ العٰلَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یعنی بے شک تمہارے دنوں میں اَفْضَل تَرین دن جُمُعہ کا دن ہے۔'' ''فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ، اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی اور اسی دن انکی رُوح قَبْض کی گئی۔'' ''وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ، اور اسی دن صُور پھونکا جائے گا۔'' ''فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ، لٰہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔'' ''فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ، کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ، ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۱۰۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُلطانِ اَنبیائے کرام، شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر دُرُودِ پاک پڑھنے کے فوائدِ کثیرہ کے پیشِ نظر یوں تو کسی دن کی تَخصِیص کے بغیر ہر دن ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرُودِ پاک پڑھنا چاہئے مگر جُمُعۃُ المُبارک کی مُبارک گھڑیوں میں، اَور دنوں کی نِسبت، بطورِ خاص دُرُودِ پاک کی کثرت کا اِہْتمام کرنا چاہئے کیونکہ

بکثرت احادیثِ مُبارکہ میں اس دن دُرُودخوانی کی کثرت کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

احادیثِ کریمہ میں روزِ جُمعہ کے بے شُمار فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں، اللہ تبارک وَ تعالٰی کا ہم پر کس قدر احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں جُمُعَۃُ المبارک کی نِعمت سے سرفراز فرمایا۔ مگر افسوس! ہم ناقدرے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، جُمُعہ کی رات دَوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قَبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المنّان کے فرمان کے مطابِق، ''جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے۔'' (مراٰۃ، ۲/ ۳۲۳، ۳۲۵، مُلَخصًا) (چُونکہ اس کا شَرَف بہُت زِیادہ ہے لہٰذا) جُمُعہ کے روز گُناہ کا عذاب (بھی) ستّر گُنا ہے۔ (ایضاً ص ۳۳۶)

قَبُولیتِ دُعا کی ساعت

سرکارِ مکّہ مکرمہ، سردارِ مدینۂ مُنوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

عنایت نشان ہے، **جُمُعہ** میں ایک ایسی **گھڑی** ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دیگا اور وہ **گھڑی** مختصر ہے۔
(مسلم،کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، ص ۴۲۴،حدیث:۸۵۲)

ایک موقع پر **حُضُور** پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس **گھڑی** کی نشاندہی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''**جُمُعہ** کے دن جس ساعت کی خَواہِش کی جاتی ہے اُسے عَصر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔'' (ترمذی ،کتاب الجمعة،باب ماجاء فی الساعة اللتی ترجی ......الخ ،۲/۳۰، حدیث:۴۸۹)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنّان فرماتے ہیں: ''ہر رات میں روزانہ قبولیّتِ دُعا کی ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف **جُمُعہ** کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ کہ **دوخُطبوں** کے درمِیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔'' ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحِب فرماتے ہیں: ''اس ساعت کے متعلّق عُلَماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زِیادہ قوی ہیں، ایک دو خُطبوں کے دَرمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔''

حکایت: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّھراء رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْھا اس وَقت خُود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضَّہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْھا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر **سیِّدہ** اپنے ہاتھ دُعا

کیلئے اُٹھاتیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی دُعا: ''رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱) (پ ۲، البقرہ: ۲۰۱) (ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)۔''

(مراٰۃ، ۳۱۹/۲ تا ۳۲۵، ملخصاً)

دُعا کی نِیَّت سے **دُرُود شریف** بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُود بھی عَظِیمُ الشّان دُعا ہے بلکہ اگر ہم اِخلاص کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھ کر صِدقِ دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی حاجت کا سوال کریں تو اس کی رَحمت سے قَوی اُمید ہے کہ وہ ہمارا سوال رَد نہیں فرمائے گا اور ہمارے خالی دامن گوہرِ مُراد سے بھر دے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس ضِمن میں ایک حِکایت سُنئے اور جُھوم اُٹھئے۔ چُنانچہ

جو مانگنا ہے مانگو

حضرتِ سَیِّدُنا احمد بن ثابت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **دُرُود وسَلام** کے فَضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ جِنّات کی ایک جماعت کے رُوبرو کھڑا ہوں، میں نے ان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے کسی بُزُرگ کا نام لیا کہ ان کے ہاں سے۔ وہ بُزُرگ ہمارے اہلِ قرابت میں سے تھے، میں نے پوچھا: تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟ کہنے لگے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکہ معظّمہ اور رَوضۂ نبوی

عَلٰی صَاحِبِها الصَّلٰوۃُ والسّلام کا اِرادہ ہے۔ میں نے کہا: مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ بولے اگر ارادہ ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے گا۔ میں اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ مجھے لے کر ہوا میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اُڑنے لگے، ایک ساعت کے بعد ہم مکہ میں تھے۔ وہ بولے: یہ رہا بَیْتُ الْحَرَام ۔ اُنہوں نے طَواف کیا اور میں نے بھی ان کے ہمراہ طَواف کیا، پھر اُنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر مجھے ساتھ لیا اور اگلے ہی لمحے ہم لوگ **مسجدِ نَبَوِی** عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ والسَّلام میں تھے، ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک خُوبصورت شخص ہاتھ میں ایک بڑا برتن جس میں ثَرِید (شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی) اور **شہد** لے کر آیا اور کہا شروع کیجئے۔ میں نے اسے کہا: میں رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کھانا کھالو، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم ان کی **زِیارت** سے بھی مُشرَّف ہوگے۔ میں نے دل میں کہا، کیسی تَعَجُّب کی بات ہے ابھی میں نے اپنا گھر چھوڑا اور تھوڑی ہی دیر میں مَکّہ مُعَظَّمہ اور رَوضۂ رسول کی حاضِری سے مُشرَّف ہوگیا، مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ جن ساتھیوں نے مجھے اُٹھایا تھا وہ کون لوگ تھے اور ان کا نسب کیا تھا؟ میں نے ان سے کہا: میں تم سے خدائے بُزُرگ و برتر اور اس کے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اللہ کے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ

والسَّلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تمہارا ٹھکانا کہاں ہے اور تمہارا نسب کیا ہے؟ اُنہوں نے گردنیں جُھکالیں اور بولے: ہم ہمیشہ **مدینۂ منوّرہ** کے رہنے والے جِنّ ہیں۔ میں نے کہا میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ بولے، کھانا کھالو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیدار بھی ہوجائے گا۔ میں نے کھانا کھایا، پھر ہم نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی گردن مُبارک سب سے بُلند ہے اور اپنی گردن مُبارک اور شانۂ اقدس کے لحاظ سے سب پر فائق ہیں، جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''احمد! کیا ساری نیکیاں دفعۃً سمیٹنا چاہتے ہو؟ اپنے نَفْس پر نرمی کرو، تم پر یہی لازِم ہے۔'' اور یہ بھی ارشاد فرمایا: ''مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھا کرو تمہارے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ضامن ہوجائیں؟'' فرمایا: ''مجھ پر دُرُود پڑھنا لازم کرلو جو مانگو گے ملے گا۔'' (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات......الخ، اللطیفۃ السادسۃ عشرۃ، ص ۱۳۱)

مانگ مَن مانتی مُنہ مانگی مُرادیں لے گا

نہ یہاں ''نا'' ہے نہ منگتے سے یہ کہنا ''کیا ہے'' (حدائقِ بخشش، ص ۱۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزِ محشر کی پیاس سے محفوظ

حضرت سَیِّدُ نا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُ نا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی طرف جووَحی کی گئی تھی اس میں اللہ تعالٰی نے حضرت سَیِّدُ نامُوسٰی علَیہِ السَّلام کووَصیت کرتے ہوئے ارشادفرمایا: ''یَا مُوسٰی لَوْ لَا مَنْ یَحْمَدُنِیْ ، اےمُوسٰی !(علَیہِ السَّلام) اگرمیری حمد کرنے والے نہ ہوتے'' ''مَا اَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَۃً ،تومیں آسمان سے ایک قطرہ بھی پانی کا نہ اُتارتا'' ''وَلَا اَنْبَتُّ مِنَ الْاَرْضِ وَرَقَۃً،اورنہ ہی زمین پرکوئی پتا اُگاتا'' ''یَامُوسٰی لَوْلَا مَنْ یَّعْبُدُنِیْ '' اےمُوسٰی! (علَیہِ السَّلام) اگرمیرے عِبادت گُزار نہ ہوتے، ''مَا اَمْهَلْتُ مَنْ یَعْصِیْنِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ، تومیں نافرمانوں کوپلک جھپکنے کی بھی مُہلت نہ دیتا۔'' ''یَا مُوسٰی لَوْلَا مَنْ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اےمُوسٰی!(علَیہِ السَّلام) اگرلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ کی شَہادت دینے والے نہ ہوتےلَسَیَّلْتُ جَهَنَّمَ عَلَی الدُّنْیَا ،توجہنَّم کو دُنیا پر بہادیتا۔'' پھرارشادفرمایا: ''یَا مُوسٰی اَتُحِبُّ اَنْ لَّا یَنَالَکَ مِنْ عَطَشِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ؟ اےمُوسٰی!(علَیہِ السَّلام) کیاتم یہ پسند کرتے ہوکہ قِیامت کے دن تمہیں پیاس محسوس نہ ہو؟ عرض کی: اے میرے پروردگار! ہاں میں یہ پسند کرتا ہوں۔ارشادفرمایا: ''فَاَکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ،تواِیسا کرو کہ محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔''

(القول البدیع،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص۲٦٤)

گرمئ مَحشر کا عالَم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کاروانِ حیات اگر رَواں دَواں ہے تو صرف اور صرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمدو ثنا بجالانے والوں اوراس کی **اِطاعت وفرمانبرداری** کرنے والوں کے طُفیل، اگر یہ مقبولانِ بارگاہ نہ ہوتے تو نجانے ہم گُناہگاروں کا کیا بنتا۔ نیز اس روایت سے یہ بھی پتا چلا کہ **روزِ محشر** کی پیاس سے نَجات کا بہترین ذَریعہ پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنا ہے۔ یادرکھئے کہ مَحشر کی پیاس کوئی مَعمُولی پیاس نہ ہوگی کیونکہ اُس دن اس قدر شدَّت کی گرمی ہوگی کہ اہلِ مَحشر سرتاپا پسینے میں نہاتے ہونگے اور پیاس کی شدَّت سے بے حال ہورہے ہونگے، حدیث شریف میں ہے **غیب دان آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ارشاد فرمایا:** ''یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، قیامت کے دن لوگ پسینے سے شرابور ہونگے'' ''حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا'' حتّٰی کہ اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہوجائے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب قول اللّٰہ تعالی الا یظن اولئک انھم مبعوثون......الخ، ۴/۲۵۵، حدیث:۶۵۳۲)

یاالٰہی! گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی! جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۲)

صَدْرُالشَّرِیْعَه، بَدْرُالطَّرِیْقَه حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوِی قیامت کے دن کی پیاس کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی مُحتاجِ بیان نہیں، **زبانیں** سُوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی، بعضوں کی **زبانیں** مُنہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے (بہارِشریعت،۱/ ۱۳۴) اگر ایسی کڑی دھوپ اور شدید پیاس سے نَجات ہادیِٔ راہِ نَجات، سرورِکائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے **دُرودِ پاک** پڑھنے سے حاصل ہوجائے تو یقین جانئے کہ یہ انتہائی سستا سودا ہے۔

سُوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے چھائے رَحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

ہم سِیاہ کاروں پہ یارَبّ تپشِ محشر میں سایہ اَفگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۹)

اے ہمارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرودِ پاک** پڑھنے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرما اور اس کی بَرَکت سے ہماری دُنْیوی اور اُخْرَوِی پریشانیاں دُور فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 21

ایک عَظِیم نُور

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم سے رِوایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ، جوشخص روزِ جُمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے'' ''جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہُ نُوْرٌ، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نُور ہوگا'' ''لَوْ قُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ، اگر وہ نُور پُوری مَخلوق میں بھی تَقْسیم کردیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔'' (حلیۃ الأولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/ ۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ہمیں اپنا ذِکر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ذِکر کو اپنی ایسی عِبادت بنایا جو ہر وَقت کی جاسکتی ہے اس کے لئے کوئی خاص **مَقام** اور خاص **وَقت** مُقَرَّر نہیں فرمایا ہم جس وَقت چاہیں، جہاں چاہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرسکتے ہیں ایسے ہی اپنے پیارے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کو بھی ایسی مُنفرِد عِبادت بنادیا جو کسی وَقت کے ساتھ خاص نہیں، صُبح وشام، دن رات،

چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، دُعا سے پہلے اور دُعا کے بعد، الغرض جب چاہیں جس جگہ چاہیں جن الفاظ کے ساتھ چاہیں **دُرُود پاک** پڑھ سکتے ہیں۔ لہٰذا جس وَقت بھی ہم **دُرُود شریف** پڑھیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتوں سے مُستفیض ہوں گے اور یہ **دُرُود شریف** ہمارے تمام رَنج و اَلم کو دُور کرنے اور گُناہوں کی مُعافی کے لئے کافی ہوگا۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، میں اپنا سارا وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھتا رہوں گا۔'' تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِذاً تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ، تب یہ **دُرُود شریف** تیرے رَنج واَلم دُور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گُناہ بَخش دیئے جائیں گے۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب۔۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵)

اس سے معلوم ہوا کہ **دُرُود شریف** ہر وَقت پڑھ سکتے ہیں اَلْبتّہ بعض اَوقات ایسے ہیں جن میں بطورِ خاص **دُرُود شریف** پڑھنا احادیثِ مُبارکہ میں مذکور ہے اور عُلمائے کرام نے بھی کچھ مواقع بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک مَقام تَشَھُّد ہے، تَشَھُّد کے بعد اور دُعا سے قَبل **دُرُود شریف** پڑھنے کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب دی ہے جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا فَضالہ بن عُبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بحر و بر

کے بادشاہ، دوعالم کے شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نماز میں صرف دُعا مانگتے ہوئے سنا، نہ تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وکبریائی بیان کی اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودشریف پڑھا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اسے اور دوسروں کو اس بات کی تعلیم فرمائی کہ جب تم نماز پڑھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا سے شُروع کیا کرو پھر مجھ پر دُرُودشریف پڑھا کرو پھر جو چاہو دُعا مانگو۔

(ابوداود، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۲/۱۱۰، حدیث: ۱۴۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ تَشَہُّد کے بعد اور دُعا سے قَبل **دُرُودشریف** پڑھنے کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب دی ہے لہٰذا ہمیں بھی اس موقع پر **دُرُودشریف** پڑھنا چاہیے اور اس کو ہرگز ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **فارُوقِ اعظم** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، دُعا زمین وآسمان کے دَرمیان روک دی جاتی ہے''، ''لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وہ بُلَند نہیں ہوتی جب تک کہ تُم اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھو''

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

دُرَّۃُ النَّاصِحِین میں ہے ایک بُزُرگ نماز پڑھ رہے تھے جب تَشَہُّد میں بیٹھے تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنا بھول گئے رات جب آنکھ لگی تو خواب میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے اُمَّتی! تو نے مجھ پر **دُرُودِ پاک** کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی: یَارسولَ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ **دُرُودِ پاک** پڑھنا یاد نہیں رہا، یہ سُن کر سردارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر **دُرُودِ پاک** نہ پڑھا جائے۔'' سن لے! اگر کوئی بندہ قِیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر **دُرُودِ پاک** نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے مُنہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قَبول نہ ہوگی۔

(درۃ الناصحین، المجلس الرابع فی فضیلۃ شھر رمضان، ص۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت وحکایت سے **دُرُود شریف** کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ ہوتا ہے کہ **دُرُود شریف** جہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کے نُزُول کا سبب ہے وہیں عِبادتوں، نیکیوں اور دُعاؤں کی قَبولیت کا سبب بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح **دُرُود شریف** پڑھنے کا ایک مقام دُعا کا اوّل و آخِر بھی ہے کہ جب بھی دُعا مانگیں تو اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے، اوّل و آخر دُرُود **شریف** پڑھتے ہوئے دُعا مانگیں اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقبول ہوں گی کیونکہ دو دُرُودوں کے درمیان دُعا کبھی رَد نہیں ہوتی۔ مگر یاد رکھئے! ہماری دُعا دَرَجۂ قَبولیت کو اسی صُورت میں پہنچے گی کہ جب ہم دُعا کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں گے، آج ہم دُعائیں تو مانگتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قُرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قَبول کروں گا۔ (پ۲۴، المؤمن:۶۰)

تین قِسم کے لوگوں کی دُعا قَبول نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید اس کی وَجہ یہ ہے کہ ہم لوگ دُعا کے آداب کا خیال نہیں رکھتے، **بے تَوَجُّہی** کے ساتھ دُعا مانگتے ہیں اور پھر دُعا کی قَبولِیَّت میں بہت جلدی مچاتے بلکہ مَعاذَاللّٰه باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر

فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائِف پڑھتے ہیں، وہ اَوْراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مَزار پر بھی گئے مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ حالانکہ بسا اَوقات قَبولیَّتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں لہٰذا دعا میں جلدی نہیں مچانی چاہیے کہ یہ دُعا کے آداب کے خِلاف ہے۔ جیسا کہ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رحمۃُ الرَّحمٰن اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاء میں فرماتے ہیں: ''(دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا ایک وہ کہ گُناہ کی دُعا مانگے دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطْعِ رِحم ہو تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہ ہوئی ایسا شخص گھبرا کر دعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب بیان أنه یستجاب للداعی ما لم یعجل......إلخ، ص ۱۴۶۳، حدیث: ۲۷۳۵)

قَبُولِیَّتِ دُعا میں تاخیر ہو تو!

اس کے حاشیے میں اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت مجدّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن دُعا کی قَبولیَّت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''او احمق! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہر وَقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار

دَرْ ہزار صد ہزار بے شُمار نعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک **صِحّت و عافِیَّت**، بَلاؤں سے **حِفاظت**، کھانے کا ہَضم، فُضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفع، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حِساب کرم بے مانگے بے چاہے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خَواہشیں عطا نہ ہوں، کس مُنہ سے شکایت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے! تُو کیا جانے کیسی سخت بَلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعا نے دَفع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعدہ سچّا ہے اور قبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی۔ (اور اللّٰہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عَظمت والا)

اے **ذَلیل خاک**! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اِس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، مُتَعالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اِجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضلِ عظیم پر نِثار۔ **او بے صبرے**! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا۔ اور لِپٹارہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں!

بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لذّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ ومُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْم اِنْفَتَحَ (جس نے کریم کے دَروازے پر دَستک دی تو وہ اس پر کُھل گیا)۔ (فضائلِ دعا،ص۱۰۲)

سوار کے پیالے کی مانِند نہ بناؤ

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ خاتَمُ النَّبِیِّین، صاحِبِ قرانِ مُبین، محبوبِ ربُّ العٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ کہ سوار اپنے پیالے کو پانی سے بھرتا ہے پھر اسے رکھتا ہے اور سامان اُٹھاتا ہے، پھر جب اسے پانی کی حاجت ہوتی ہے تو اسے پیتا ہے، وضو کرتا ہے ورنہ اسے پھینک دیتا ہے لیکن مجھے تم اپنی دُعا کے اَوّل وآخر اور دَرمیان میں یاد رکھو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ، باب فیما یستفتح به الدعاء من حسن الثناء ......الخ، ۱۰/ ۲۳۹، حدیث:۱۷۲۵۶)

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عَطاء رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں کہ دُعا کے اَرکان، پَر، سامان اور اَوقات ہیں، پس اگر دُعا اَرکان کے مُوافِق ہوئی تو قَوی ہوگی اور اگر پَروں کے مُوافِق ہوئی تو آسمان کی طرف اُڑ جائے گی اور اگر وَقتوں کے مُوافق ہوئی تو کامیاب ہوجائے گی اور اگر اَسباب کے مُوافِق ہوئی تو کمال تک پہنچ جائے گی، دُعا کے اَرکان حُضورِ قلب، رِقّت، سُکون، قرار، خُشوع،

اَلــلّٰــــہ کے ساتھ دِلی لگاؤ اوراَسباب وعلائق سے قَطْعِ تعلُّق ہے اوراس کے پَر صِدْق وسچائی اوراس کے اَوقات صُبح اوراس کے اَسباب نبی پر دُرُود پڑھنا ہے۔ (شفا شریف مترجم، ص۱۷)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ''مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْأَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ، جوشخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے'' فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ، تو اسے چاہئے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے ثُمَّ یَسْئَلُ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ پھر اَلــلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت طلب کرے، وَلْیَخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ اوراپنی دُعا کو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ختم کرے، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقْبَلُ الصَّلَاتَیْنِ ، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں دُرُودوں کو قبول فرماتا ہے، وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَابَیْنَھُمَا اوروہ پاک ہے اس بات سے کہ (دُعا کے اوّل وآخر) دونوں دُرُودوں (کوتو قبول کرے اوران) کے درمیان (والی چیز یعنی) دُعا کو چھوڑ دے۔ (دلائل الخیرات، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اوراس کی بَرَکت سے ہماری تمام جائز حاجات کو پورا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 22

صَدقے کی اِستطاعت نہ ہو تو!

محبوبِ خدائے تَوّاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اَیُّمَا رَجُلٍ کَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَہُ اَوْ کَسَاھَا، جو شخص حلال مال کمائے پھر خود کھائے یا پہنے" فَمَنْ دُوْنَہُ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ فَاِنَّھَا لَہُ زَکَاۃٌ، یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے کسی کو کھلائے یا پہنائے (یعنی صدقہ کرے) تو یہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے، وَاَیُّمَا رَجُلٍ لَمْ یَکُنْ لَہُ عِنْدَہُ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ، اور جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی دُعا میں یہ **دُرودِ پاک** پڑھ لیا کرے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بے شک یہ دُرود اس کے لئے زکوٰۃ ہوگا۔

(شعب الایمان، باب التوکل باللّٰہ عز و جل و التسلیم، ۲/ ۸۶، حدیث: ۱۲۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔ (۱) کسبِ حلال (۲) صدقہ (۳) دُرودِ پاک

(1) کسبِ حلال

محنت و مشقت کر کے اپنے ہاتھ سے جو رِزق کمایا جائے اسے کسبِ حلال

کہا جاتا ہے۔ **حلال** روزی میں بڑی برکت ہوتی ہے اور حدیثِ پاک کی رُو سے پتا چلتا ہے کہ اس سے بہتر کوئی کمائی نہیں۔ چنانچہ

سب سے بہتر اور پاکیزہ کھانا

حضرتِ سَیِّدُنا مِقْدام بِن مَعْدِ یکرب رَضیَ اللہ تعالٰی عَنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: ''مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْراً مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ سب سے بہتر وہ کھانا ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے، وَاَنَّ نَبِیَّ اللہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ، اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی داود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی دَسْتکاری (ہاتھ کی کمائی) سے کھاتے تھے۔''

(بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل ......الخ، ۲/ ۱۱، حدیث: ۲۰۷۲)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ، تُمہارے کھانوں میں پاکیزہ کھانا وہ ہے جو تُمہاری محنت کی کمائی کا ہو۔ (ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء ان الوالد یاخذ من مال ولدہ، ۳/ ۷۶، حدیث: ۱۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جائز ذرائعِ آمدنی اِختیار کرتے ہوئے اپنے اَہل وعیال کے لئے بقدرِ ضرورت مال کمانے میں کوئی قباحت نہیں مگر یہ خیال

رکھنا بے حد ضَروری ہے کہ ہماری لاپرواہی کی وجہ سے ہماری **حلال** روزی میں **حَرام** کی آمیزِش ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے وَرنہ بڑی حَسرت ہوگی۔ یاد رکھئے! بندہ اپنے حصّے کی روزی کھا کر، زِندَگی گزار کر لوگوں کے کاندھوں پر جنازے کے **پنجرے** میں سُوار ہو کر جب جانِبِ **قبرستان** سِدھارتا ہے تو دُنیا میں اپنے اَہل و عَیال کی مَحبَّت میں اَندھا ہوکر ان کی خاطِر جائز و ناجائز کی پَروا کئے بِغیر کمائے ہوئے مال پر مَلال کرتے ہوئے لوگوں کو جو **نصیحت** کرتا ہے اسے بیان کرتے ہوئے سرورِ کائنات، شاہِ **موجودات** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "جب مُردے کو تخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح پھڑ پھڑا کر تخت پر بیٹھ کر نِدا کرتی ہے کہ اے میرے اَہل وعَیال! دُنیا تُمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے **حلال** اور غیرِ حَلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اس کا نَفْع اُن کیلئے ہے اور اس کا نُقْصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو۔" (یعنی عبرت حاصل کرو۔)

(التذکرۃ قُرطبی، ص۷٦)

لُقمۂ حَرام کا وَبال

مَنقُول ہے کہ جب انسان کے پیٹ میں حرام کا لُقمہ پڑتا ہے تو زَمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر اُس وَقت تک لَعْنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حَرام لُقْمہ

اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا۔

(مکاشفة القلوب، ص ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ صدقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں صَدَقہ کا تذکرہ بھی ہے جیسا کہ خَلْق کے رَہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے **حلال** مال کمایا اور مَخلوقِ خُدا میں سے کسی کو کھلایا یا پہنایا تو وہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے۔''

قُرآنِ پاک اور احادیثِ کریمہ میں جا بجا صَدَقے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس کے فَضائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چُنانچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی مَحبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر کو۔

(پ ۲۹، الدھر: ۸)

حضرت صدرالاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْھَادِی **خَزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کا شانِ نُزُول بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرماتے ہیں: ''یہ آیت حضرت علیِ مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْھا اور ان کی کنیز فِضّہ کے حق میں نازِل ہوئی، حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْھما بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحّت پر تین روزوں کی نذر مانی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے صحّت دی، نَذر کی وَفا کا وقت آیا، سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرت علیِ مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ ایک یہودی سے **تین صاع** (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے، حضرتِ خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْھا نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب اِفطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اَسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے اِفطار کر کے اَگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ان حضرات کی یہ اَدا اس قدر پسند آئی کہ اس نے انہیں جنّت کا حقدار قرار دیتے ہوئے ان کی بابت ارشاد فرمایا:

وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًاۙ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے صبر پر انہیں جنّت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقہ وخیرات ڈھیروں بَرَکات کے ساتھ ساتھ آفات وبلیّات سے نَجات حاصل کرنے کا بھی بہترین ذَرِیعہ ہے۔

صَدَقے سے اَمراض دُور کرو

حضرت سیِّدُ نا عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہما سے مروی ہے کہ شَہَنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''تَصَدَّقُوْا وَ دَاوَوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ ، صَدَقہ دو اور صَدقے کے ذَرِیعے اپنے مریضوں کا مُداوا کیا کرو فَاِنَّ الصَّدَقَةَ تَدْفَعُ عَنِ الْاَعْرَاضِ وَ الْاَمْرَاضِ ، بے شک صَدَقہ حادثوں اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے وَهِیَ زِیَادَةٌ فِیْ أَعْمَالِكُمْ وَحَسَنَاتِكُمْ اور یہ تُمہارے اَعمال اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیمن اتاہ اللّٰہ مالا من غیر مسالۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۳۵۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

3 دُرُودِ پاک

حدیث شریف میں تیسری چیز جس کی ہمیں تعلیم دی گئی وہ حَبِیبِ مُکَرَّم، مَحبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُحترم پر دُرُودِ پاک پڑھنا ہے کہ اگر کوئی شخص اس قدر مُفلِس و نادار ہے کہ اس کے پاس اپنی حاجت سے زائد مال نہیں جسے وہ راہِ خُدا وندی عَزَّوَجَلَّ میں صَدَقہ کرے تو اسے چاہئے کہ غم نہ کرے بلکہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر دُرُودِ پاک پڑھ لیا کرے کہ اس کا یہ دُرُودِ پاک

پڑھنا ہی اس کی طرف سے زکوٰۃ (صدقہ کے قائم مقام) ہوگا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک میں صدقہ کرنے والے اور **دُرود شریف** پڑھنے والے، دونوں کے حق میں **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ہی بات ارشاد فرمائی: ''فَاِنَّھا لَہُ زَکَاۃٌ، یہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے۔''

یُوں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے **دُرود پاک** پڑھنا باعثِ سعادت ہونے کے علاوہ ایک عظیم عِبادت بھی ہے، بُزرگوں نے **دُرود شریف** پڑھنے کی حِکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بعد مخلوقات میں سب سے زِیادہ کریم، رَحیم اور شفیق ہے اور حبیبِ خدا، تاجدارِ انبیاء، سَرورِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مومنوں پر سب سے زِیادہ اِحسانات ہیں اس لئے مُحسنِ اَعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان کے شُکریہ کے طور پر ہم پر **دُرودِ پاک** پڑھنا مُقرَّر کیا گیا ہے۔ چُنانچہ علّامہ سَخاوی فرماتے ہیں: ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھنے کا مقصد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی پیروی کرکے اس کا قُرب حاصل کرنا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق کو اَدا کرنا ہے۔'' بعض بُزرگوں نے مزید فرمایا: ''ہمارا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنا ہماری طرف سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَرَجات کی بُلندی کی سفارش

نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم جیسے ناقص بندے، آپ جیسی کامل واکمل ذاتِ بابرکت کے لئے شفاعت نہیں کرسکتے۔لیکن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے پناہ احسانات ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے **دوزخ** سے نَجات، **جنّت** میں دخول، آسان ترین اسباب کے ذَرِیعے کامیابی کے حُصُول، ہرطرف سے سَعادت کے وُصول اور بلند مرتبوں اور عظیم فضیلتوں تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہیں اس لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس کا بدلہ چکانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہم چونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے اِحسان کا بدلہ چکانے سے عاجز تھے تو اس نے **دُرُودشریف** پڑھنے کی طرف ہماری رَہنمائی فرمائی۔ تاکہ ہمارے پڑھے ہوئے دُرُود آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے احسان کا بدلہ بن جائیں۔''

(رحمتوں کی برسات، ص۳۷تا۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِپاک پڑھنے میں سراسر ہماراہی فائدہ ہے چنانچہ ابومحمد فرماتے ہیں: ''نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا نَفْع حقیقت میں تیری طرف لوٹتا ہے گویا تو اپنے لئے ہی دُعا کررہا ہے۔'' جیسا کہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ

رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: مَامِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ صَلاۃً اِلَّاعَرَجَ بِھَا مَلَکٌ ، جب کوئی بندہ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو فِرِشتہ اس دُرُود کو لے کراوپر جاتا ہے حَتّٰی یَجِیَٔ بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:''اِذْھَبُوْابِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ ، اس دُرُودِ پاک کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ'' ''تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتُقِرُّبِھَاعَیْنُہٗ '' یہ دُرُود اپنے پڑھنے والے کے لئے اِسْتِغْفار کرتا رہے گا اور اُس کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی ۔'' (کنز العمال ،کتاب الاذکار،الباب السادس فی الصلاۃ علیه وعلی آله ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۲۲۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں رزقِ حلال کمانے اوراس کے ذَرِیعے اپنی راہ میں صدقہ وخیرات کرنے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی سَعادت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

رَحم کیا کرو تم پر رَحم کیا جائے گا اور مُعاف کرنا اِختیار کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مُعاف فرمادے گا۔ (مسند احمد، ۲/ ۶۸۲، حدیث: ۷۰۶۲)

بیان نمبر 23

رِضائے اِلٰھی والا کام

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: ''مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ رَاضِیاً فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ، جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوا سے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھے۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، ص ۲۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر ہم روزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سُرخرو ہونا چاہتے ہیں تو مَحبَّت وشوق کیساتھ **سرکارِ** مکّۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو اپنے روز وشب کا وَظِیفہ بنالیں کیونکہ **دُرُودِ پاک** نہ صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخُوشنُودی اور حُصُولِ رَحمت کا بہترین ذَرِیعہ ہے بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب سے امان کا ضامن بھی ہے۔ چنانچہ

غَضَبِ اِلٰھی سے امان

مَروی ہے کہ ایک مرتبہ جبریل عَلَیْہِ السَّلام حاضرِ خِدمت ہوئے اور عرض

کی: یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ عَشَرَ مَرَّاتٍ اِسْتَوْجَبَ الْاَمَانُ مِنْ سَخَطِیْ، جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دس مرتبہ دُرود بھیجے گا اس کے لئے میرے غضب سے اَمان واجب ہوگئی۔'' (سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیماورد فی فضل الصلاۃ ......الخ، حرف القاف، ص۹۰)

مُخلِص کا عملِ قلیل بھی کافی ھے

مگر یادرہے کہ ہمارا ہر عمل **اِخلاص** پر مبنی ہونا چاہیے کہ بے شک **اِخلاص** کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر چھوٹا عمل بھی بہُت بڑا دَرَجہ رکھتا ہے۔ چُنانچہ سیِّدُالمُرسَلین، رَحْمَۃٌلِّلعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِیْکَ الْقَلِیْلُ مِنَ الْعَمَلِ، تم اپنے دین میں مُخْلِص ہوجاؤ تمہارا تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب فی إخلاص العمل للّٰہ، ۵/۳۴۲، حدیث: ۶۸۵۹)

گھڑی بھر کا اِخلاص باعثِ نَجات

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْوَالی ایک بُزُرگ سے نَقْل کرتے ہیں: ''ایک ساعت کا **اِخلاص** ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے مگر اِخلاص بہُت کم پایا جاتا ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص وفضیلتہ......الخ، ۵/۱۰۶)

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حواریوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمَت میں عرض کی: ''کس کا عمل خالِص ہوتا ہے؟ فرمایا: ''اُسی شخص کا عمل اِخلاص پر مَبنی مانا جائیگا جو صِرْف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے عمل کرے اور اِس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اِس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔'' (احیاء علوم الدین ،کتاب النیة والاخلاص والصدق،الباب الثانی فی الاخلاص وفضیلته......الخ،۵/۱۱۰)

ترے خوف سے تیرے ڈَر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش،ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمحہ بھر میں مغفرت

حضرتِ سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مَدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرت نشان ہے: ''جس نے یہ دُرُود شریف پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کی مَغْفِرت کردی جاتی ہے۔''

(سعادۃالدارین،الباب الثامن فی کیفیات الصلاۃ ......الخ،الصلاۃ السادسة،ص۲۴۴)

رَحمتِ حق ”بہانہ“ می جوید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیَّت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اسی کے باعِث اُس پر رحمتوں کی بارِش کر دیتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک اور حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدَّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرِفت سے بچ گئے اور رحمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدالرَّحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قَبض کرنے کیلئے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اِطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضو (کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچا لیا۔ ایک شخص کو عذاب کے فِرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نَماز نے بچا لیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر

لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے **روزے** آگئے اور (اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کردیا۔**ایک** شخص کو دیکھا کہ جہاں اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غُسلِ جنابت** آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھادیا۔**ایک** شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اَندھیرا ہی اَندھیرا ہے اور وہ اس اَندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عُمرہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اَندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔**ایک** شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گُفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو مُنہ نہیں لگاتا تو **صِلۂ رِحمی** (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔**ایک** شَخص کے جِسم اور چِہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فِگن ہوگیا۔**ایک** شَخص کو زَبانِیہ (یعنی عذاب کے مَخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کردیا۔**ایک** شَخص کو دیکھا جو گُھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے

لیکن اُس کے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اَخلاق** آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مِلا دیا۔ **ایک شخص** کو اُس کا اَعمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُسکا **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ آگیا اور (اس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ **ایک شخص** کی نیکیوں کا وَزْن ہلکا رہا مگر اُس کی **سَخاوت** آگئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔ **ایک شخص** جہنَّم کے کنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ آگیا اور وہ بچ گیا۔ **ایک شخص** جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے **آنسو** آگئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

ایک شخص پُلْ صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ **حُسنِ ظَن** (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا اور (اِس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پُلْ صِراط سے گُزر گیا۔ **ایک شخص** پُلْ صِراط پر گھسَٹ گھسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا آگیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پُلْ صِراط پار کروا دیا۔ **میری اُمّت** کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اِس پر بند تھے کہ اسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا آیا اور اُسکے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخل ہوگیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص۲۶۵)

چُغل خوری اور تُہمت کا وبال

اسی طرح بسا اوقات ہماری نظر میں بظاہر چھوٹا سا گُناہ جسے ہم معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں وُہی ہماری بربادیٔ آخرت کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسا کہ بیان کردہ روایت کے آخر میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''میں نے کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا کہ جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے، میں نے جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام سے دَریافت کیا، اے جبریل! یہ کون ہیں؟'' تو اُنھوں نے بتایا: ''اَلْمَشَّاءُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ بِالنَّمِیْمَۃِ، یہ لوگوں کی چُغل خوری کرنے والے ہیں۔'' اور کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکے ہوئے دیکھا۔ میں نے جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام سے اُن کے بارے میں پُوچھا تو اُنھوں نے بتایا: ''ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِمَا اکْتَسَبُوْا، یہ لوگوں پر بلا وجہ اِلزام گُناہ لگایا کرتے تھے۔''

(شرح الصدور، باب ماینجی من عذاب القبر، ص۱۸۳)

گر تُو ناراض ہوا میری ہَلاکت ہوگی ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا، اِطاعتِ والِدَین، وُضو، نَماز، روزہ، ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلۂ رِحمی، اَمْرٌبِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ

عَنِ الْمُنکَر، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، سَخاوت، خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ میں رونا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا نیز **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن وغیرہ نیکیوں کے سَبَب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعَذَّبِین (یعنی جو لوگ عذاب میں مُبتَلا تھے اُن) پر کرم فرما دیا اور اُنہیں عِتاب وعذاب سے رِہائی مِل گئی۔ بَہر حال یہ اُس کے فَضْل وکرم کے مُعامَلات ہیں۔ وہ مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے۔ جِسے چاہے بَخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خُوش ہوکر اپنی رَحمت سے بَخش دیتا ہے وَہیں کسی ایک گُناہ پر جب وہ ناراض ہوجاتا ہے تو اُس کا **قَہر وغَضَب** جوش پر آجاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نہایت ہی سَخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل حدیث کے آخر میں چُغل خوروں اور دوسروں پر گناہ کی تُہمت باندھنے والوں کا اَنجام بھی ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُلاحَظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لِہٰذا عَقل مندوُہی ہے کہ بظاہِر کوئی چھوٹی سی بھی **نیکی** ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہِر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے حالِ زار پر رَحم فرما، ہمیں

جھوٹ، غیبت، چُغلی، بُہتان طَرازی جیسے گُناہوں سے محفوظ فرما کر زِیادہ سے زِیادہ نیکیاں کرنے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے کرم سے ہماری بے حساب بَخشش ومَغْفِرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرُودِ تُنَجِّینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیان نمبر 24

جُدا ہونے سے پہلے بَخشِش

حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنہ سے روایت ہے سرکارِ نامدار، مَدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرت نشان ہے: مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ أحدُھُما صَاحِبَہٗ، جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں مَحبَّت کرنے والے دو دوست مُلاقات کرتے ہیں ''فَیَتَصَافَحَانِ وَ یُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اور وہ مُصافحہ کرتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں'' ''إلَّالَمْ یَتفرَّقَا حتّٰی تُغفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تقدَّمَ وَ مَا تَأَخَّرَ، تو اُن دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔'' (شعب الایمان، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ و غیرھما......الخ، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنالینی چاہیے کہ ہم جب بھی کسی سے مُلاقات کریں تو سَلام کی سُنَّتیں اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے مُصافحہ کیا کریں اور اپنے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھی پڑھ لیا کریں کہ سلام کرنے سے آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے

اور دُرُودِ پاک پڑھنے سے ہمارے دل میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے اور یہ ہمارے گُناہوں کی بَخشِش کا ذَریعہ بھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مُبارک میں سَلام ومُصافَحہ کا ذِکر ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری **سُنَّت** بھی ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنالینی چاہیے کہ ہم جب بھی کسی سے مُلاقات کریں تو سلام کی **سُنَّتوں** اور **آداب** کا خیال رکھتے ہوئے سلام ومُصافَحہ کیا کریں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** بھی پڑھ لیا کریں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں قرآنِ پاک میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے چُنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔''

(پ ۵، النساء: ۸۶)

جوابِ سَلام کا اَفضل طریقہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دین ومِلَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر ارشاد فرماتے ہیں: ''کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللّٰہ ملانا اور سب سے

بہتر وَبَرَکاتُہ، شامل کرنا اور اس پر زِیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے اَلفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ توضرور ہے اور اَفضل یہ ہے کہ جواب میں زِیادہ کہے۔اس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ اللّٰہ کہے۔اور اگر اس نے السَّلامُ عَلَیْکُم وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلام وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکاتُہٗ، تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت نہیں۔‘‘

جوابِ سلام کے وقت خلافِ سُنّت اَلفاظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ سُنَّت ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ بدقسمتی سے ہم مُلاقات کے وقت اَلسَّلامُ عَلَیْکُم سے اِبتدا کرنے کے بجائے ’’آداب عرض‘‘ کیا حال ہے؟’’مِزاج شریف‘‘،’’صُبح بخیر‘‘،’’شام بخیر‘‘ وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے گُفتگو کا آغاز کرتے ہیں اسی طرح رُخصت ہوتے وقت بھی ’’خُدا حافظ‘‘’’گڈ بائی‘‘’’ٹاٹا‘‘ وغیرہ کہہ دیتے ہیں جو کہ خلافِ سُنَّت ہے، ہاں رُخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب بھی باہم ایک دوسرے سے مُلاقات کریں، اپنے گھر میں داخل ہوں یا کسی عزیز و اَقارِب کے گھر جائیں تو سَلام کیا کریں کہ قرآنِ پاک بھی ہمیں یہی دَرس دیتا

ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دُعا اللّٰہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔

(پ۱۸، النور:۶۱)

گھر میں داخل ہونے کے آداب

حضرت صدرالأفاضل مولانا سیّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہِ الھادی نے **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت چند مسائل بیان کیے ہیں جنہیں توجُّہ سے سن کر عمل کی نیّت بھی کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل **ثواب کا** ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل (گھر والوں) **کو سلام کرے** اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دِین میں خلل نہ ہو۔'' اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے''اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ

عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ

تَحابُّوا ‘‘اور (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے مَحبَّت نہ کرو’’ پھر فرمایا: ’’کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو مَحبَّت پیدا کرے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔‘‘ (مسند احمد ،مسند الزبیر بن العوام ، ۳۴۸/۱،حدیث : ۱۴۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافحے کا شَرَف

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:

’’مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً ،جودن بھرمیں مجھ پر پچاس مرتبہ دُرُود پڑھے گا۔‘‘ ’’صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ،قِیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔‘‘

(القول البدیع ،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ، ص ۲۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم دن بھر میں صرف پچاس مرتبہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھ لیا کریں تو بحکمِ حدیث کل بروزِ قِیامت ہم گُناہ گاروں کو بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے مُصافَحہ کرنے کا شَرَف ضَرور حاصل ہوگا اور جس خُوش نصیب کے جسم سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دَستِ مبارک مَس ہو جائیں اس کی خُوش بختی کے کیا کہنے،اسے تو جہنَّم کی آگ بھی نہیں جلائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔اس ضِمن میں ایک روایت سنئے اور جُھوم اُٹھیے۔چُنانچہ

آگ نے کچھ اثر نہ کیا

مروی ہے کہ ایک بار حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا کے آٹے کی کچھ روٹیاں بنا کر **تَنُّور میں لگائیں** تو ان روٹیوں پر **آگ** نے کچھ اثر نہ کیا حتّٰی کہ ان کی رَطُوبت بھی خشک نہ ہوئی اور جس طرح لگائی تھیں اسی طرح رہیں۔ (مدارج النبوۃ،۲/۲۹۱)

آگ سے دُھلنے والا رومال

حضرتِ سیِّدُنا عُبادبن عبدُ الصَّمد رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کہ ہم ایک روز حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ کے دولت خانے پر حاضِر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ کا حکم پا کر کنیز نے دَسترخوان بچھایا۔ فرمایا: ''رومال بھی لاؤ''، وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضَرورت تھی۔ حکم دیا: **اِس کو تَنُّور میں ڈال دو! اُس نے بھڑکتے تَنُّور میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دُودھ۔** ہم نے حیران ہو کر عرض کی: اِس میں کیا راز ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ وہ رومال ہے جس سے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا **رُخِ پُرنور** صاف فرمایا کرتے تھے۔

جب دھونے کی ضَرورت پڑتی ہے ہم اِس کو اِسی طرح آگ میں ڈال دیتے ہیں۔‘‘

(الخصائص الکبری، باب الآیة فی النار، ۲/ ۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارِف کامِل حضرتِ سیِّدُنا مولانا رُوم عَلَیْہِ رَحمۃُ القَیوم ’’مثنوی شریف‘‘ میں اِس واقِعۂ مبارَک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

اے دلِ تَرسِندہ اَز نارو عذاب   باچُناں دَست ولبے کُن اِقتِراب

چُوں جَمادے راچُناں تشریف داد   جانِ عاشِق را چِھا خَواہَد کَشاد

(یعنی اے وہ دل جس کو عذابِ نار کا ڈر ہے، ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مُقدّس ہاتھوں سے نزدیکی کیوں نہیں حاصِل کرلیتا جنہوں نے بے جان چیز تک کو ایسی فضلیت وبُزرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے، تو ان کے جو عاشِقِ زار ہیں ان پر عذابِ نار کیوں نہ حرام ہو!)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک پڑھنا عظیم ترین سعادت اور اَفْضَل ترین اَعمال میں سے ہے یہ عمل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس قدر محبوب ہے کہ جو اس کا عامل بن جاتا ہے تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی **رَحمتوں کی بارش** چَھما چَھم برسنا شُروع ہوجاتی ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ’’**طبقات**‘‘ میں سَیِّدی ابُو المَواہِب شاذلی علیہ رَحمۃ اللّٰہِ الوَلی کا قول بیان فرماتے ہیں: ’’میں

نے ایک رات سیّدُ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے۔ کیا یہ بشارت اس کے لئے ہے جو حُضُورِ قلب سے دُرود شریف پڑھے؟'' فرمایا: ''نہیں! یہ فضیلت تو ہر اس شخص کے لئے ہے جو مجھ پر دُرود بھیجے اگرچہ غفلت سے ہی کیوں نہ پڑھے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی ایسے فِرِشتے عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دُعا واِسْتِغْفار کرتے ہیں۔ ہاں جو صِدقِ دل کیساتھ پوری توجّہ سے دُرود پڑھے تو اس کا ثواب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(سعادۃ الدارین، ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سلام ومصافحہ کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ملاقات کرنے، سلام کو عام کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت اپنے محبوب کے دامن میں جگہ عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 25

گھروں کو قبرِستان مت بناؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِی عِیْدًا، اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اور نہ ہی میری قبر کو عید بناؤ'' ''وَصَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُم تَبْلُغُنِی حَیْثُ کُنْتُمْ'' اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو، بے شک تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے چاہے تم جہاں بھی ہو''

(ابو داود،کتاب المناسک ،باب زیاۃ القبور،۳۱۵/۲،حدیث:۲۰۴۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان ''مراٰۃُ المناجیح'' میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے خالی مت رکھو بلکہ فَرائض مسجدوں میں اَدا کرو اور نوافل گھر میں ۔ اور جیسے عیدگاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میری مَزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے رَوضہ پر بے اَدبی سے نہ آیا کرو بلکہ با اَدب رہا کرو۔''

مزید فرماتے ہیں: '' کہ اَرواحِ قُدسیہ بدن سے نکل کر مَلائکہ کی طرح ہوجاتی ہیں کہ وہ سارے عالَم کو کفِ دَست کی طرح دیکھتی ہیں اور ان کے لیے کوئی

شے حجاب نہیں رہتی۔لہٰذا اس حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ تم جہاں بھی ہو تمہارے دُرُود کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے جب آج بجلی کی طاقت سے وائرلیس اور ریڈیو کے ذَرِیعے لاکھوں میل کی آواز سن لی جاتی ہے تو اگر طاقتِ نَبُوَّت سے دُرُود کی آواز سن لی جائے تو کیا بعید ہے۔یعقوب عَلَیْہِ السَّلام نے صدہا میل سے پیراہنِ یوسف عَلَیْہِ السَّلام (یعنی ان کی قمیص) کی **خُوشبو** پائی۔سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے **تین میل** سے چیونٹی کی آواز سنی حالانکہ آج تک کوئی طاقت چیونٹی کی آواز نہ سنا سکی تو ہمارے حُضُور بھی دُرُود خوانوں کی آواز ضرور سنتے ہیں۔'' (مراٰۃ، ۱۰۱/۲، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُوش نصیب لوگ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام** پڑھنا اپنی عادت بنا لیتے ہیں، زِندَگی بھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظْمَت و مَحَبَّت دل میں بٹھاتے ہیں جب وہ اہلِ دُرُود اور اہلِ مَحَبَّت اس دُنیائے فانی سے عالَمِ جاوِدانی کی طرف سفر کرتے ہیں تو ان پر کیسا کرم ہوتا ہے، آیئے اس کی ایک جھلک مُلاحظہ فرمایئے۔

موت کی تلخی سے مَحفُوظ

ایک صاحب کسی بیمار کے پاس تشریف لے گئے (ان پر نزع کا عالَم طاری تھا)

ان سے پُوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی محسوس کر رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہو رہا اس لئے کہ میں نے عُلمائے کرام سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے **دُرُود شریف** پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔

(فضائل دُرود شریف، ص ۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ الْمُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی اپنی مایہ ناز کتاب جذبُ القُلُوب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''**دُرُود شریف** پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے، سَکَراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے۔''

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹) چنانچہ اس ضِمن میں ایک حکایت سنئے اور جُھوم اُٹھئے۔

نصیحتوں کے پُھول

حضرت سیِّدنا **شیخ احمد بن ثابت مَغْرِبی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی **فرماتے ہیں:** ''ایک دن میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے قِبلہ رُخ **دُرُودِ پاک** کے موضُوع پر مضمون کو ترتیب دے رہا تھا۔ قلم میرے ہاتھ میں تھا اور تختی میری گود میں کہ **طبیعت** بوجھل ہونے لگی، دَریں اَثنا مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے خَواب میں دیکھا کہ میں ایک سُنسان **جگہ** پر ہوں جہاں کوئی **عمارت** نہیں کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر، میں اندر گیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا، وہاں میں نے ایک حَسین وجمیل **نوجوان** کو دیکھا نیک بَختی کے آثار اس کے

چہرے ہی سے عَیاں تھے۔''

میں نے کہا: ''تجھے تمام نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تیرا نام ونسب کیا ہے؟'' یہ سن کر اس نے کہا: ''اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! کے بندے میرا نام **رومان** ہے اور میں رَحْمٰن کے مَلائکہ میں سے ہوں۔'' اس پر میں نے سوال کیا: ''تو پھر آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟'' فرمایا: ''یہ سب، آدمی نہیں بلکہ فِرِشتے ہیں۔'' میں نے کہا: ''میں آپ کی **صُحبت** میں رہنا چاہتا ہوں۔''، تو اس فِرِشتے نے کہا: ''نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔''

میں نے عرض کی: ''حُضُور! یہ تو فرمائیں کہ ان فِرِشتوں میں کون کون ہے؟'' فرمایا: ''ان میں حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام، حضرتِ سَیِّدُنا **میکائیل** عَلَیْہِ السَّلام، حضرتِ سَیِّدُنا **اسرافیل** عَلَیْہِ السَّلام اور حضرتِ سَیِّدُنا **عزرائیل** عَلَیْہِ السَّلام ہیں۔'' **میں** نے تمام نبیوں کا واسطہ دے کر حضرتِ سیّدنا **جبرائیل** عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت کی خَواہش ظاہر کی جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحبَّت کرنے والے ہیں۔ اچانک **محراب** کے پاس سے آواز آئی: ''میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ **جبرائیل** ہوں۔'' میری آنکھ نے پہلے کبھی ایسا حَسین وجمیل نہ دیکھا تھا۔ میں ان کے پاس حاضِر ہوا، سلام عرض کیا اور ان سے دُعائے خَیر کی دَرخواست کی۔ آپ نے دُعا فرمائی، تب میں نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی

نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو تو اُنہوں نے **فُضُول و بےکار کام سے بچے رہنے اور اَمانت کو اَدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔''**

پھر میں نے حضرتِ سَیِّدُ نا **میکائیل** عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت کی خواہش ظاہر کی تو ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ **میکائیل** ہوں۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دُعا اور نصیحت کی دَرخواست کی، اُنھوں نے دُعا دی اور فرمایا: ''**تم پر عَدل و اِنصاف اور اِیفائے عہد (وَعدے کی پاسداری) لازم ہے۔''**

پھر میں نے سوال کیا کہ میں حضرتِ سَیِّدُ نا **اسرافیل** عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں، تو ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ **اسرافیل** ہوں۔ ان جیسا پُرنور چہرہ بھی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے ان سے بھی دُعائے خیر طلب کی، اُنھوں نے بھی دُعا فرمائی۔ پھر دل میں خیال آیا کہ نجانے یہ واقعی فِرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ اور یہ حضرتِ سَیِّدُ نا **اسرافیل** عَلَیْہِ السَّلام ہو بھی کیسے سکتے ہیں؟ جبکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا **اسرافیل** عَلَیْہِ السَّلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتویں زمین کے نیچے ہیں، یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ حضرتِ سَیِّدُ نا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمان تک **بلند** ہو گیا اور پاؤں زمین کے نیچے چلے گئے۔ تو ان کی مَحَبَّت میرے دل میں مزید بیٹھ گئی پھر میں نے عرض کی: تمام نبیوں کا

واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس پہلی صُورت میں آجائیں، میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی حضرتِ سَیِّدُ نا **اسرافیل** عَلَیْہِ السَّلام ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: مجھے کوئی مُفید نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''**دُنیا کو چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہوگی اور جو تیرے پاس ہے اسے خَیر باد کہہ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت پالے گا۔**'' پھر میں نے عرض کی: میں حضرتِ سَیِّدُ نا **عزرائیل** عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک صاحب اُٹھے، وہ بھی نہایت حسین تھے، فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ **عزرائیل** ہوں۔ حسبِ سابق میں نے ان سے بھی دُعائے خیر کی درخواست کی، آپ علیہ السَّلام نے دُعا فرمائی۔ آخر میں مَیں نے حضرتِ سَیِّدُ نا **عزرائیل** عَلَیْہِ السَّلام سے عرض کی: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وَقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔'' فرمایا: ''**رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔**'' میں نے نصیحت طلب کی تو فرمایا: ''**لذّتوں کو توڑنے والی، باپوں اور ماؤں کو قتل کرنے والی، بیٹوں اور بیٹیوں کو (ماں، باپ) سے جدا کرنے والی اور خالقُ السَّمٰوات والارض کے ماسوا کی رُوحوں کو کھینچ لینے والی موت کو یاد رکھا کرو!**'' اس پر میں بیدار ہوگیا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات، اللطیفۃ السادسۃ، ص ۱۲۴، ملخصاً)

بے وَفا دُنیا پہ مت کر اِعتبار تو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یادرکھ
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے نصیحت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جانکنی کے کڑے اور کٹھن وقت میں **دُرُودِ پاک** کی کثرت ہماری مشکلوں کو آسان کردے گی اور اس کی بَرَکت سے ہمیں موت کی سختیوں سے نَجات حاصل ہوجائیگی۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان کی رُوح اس کے جسم سے جُدا ہورہی ہوتی ہے تو وہ بڑی آزمائش کا وَقت ہوتا ہے۔ چنانچہ

موت کانٹے دار شاخ کی مانِند ھے

امیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے حضرتِ سَیِّدُنا **کعبُ الاَحْبار** رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے **فرمایا:** ''اے کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ! ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ۔'' حضرتِ سَیِّدُنا **کعبُ الاَحْبار** رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''موت اُس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اُسے کسی شخص کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں

پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانٹے دار ٹہنی) کچھ (گوشت کے ریشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔''
(مکاشفۃ القلوب، ص١٦٨)

تکالیفِ موت کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویشناک مُعامَلہ ہے۔ بندہ جب بُخار یا دَردِ سر وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ پھر نزع کی تکالیف تو بہُت ہی زیادہ ہوتی ہیں۔ **''شرحُ الصُّدور''** میں ہے، ''اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان و زمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔''
(شرح الصدور، باب من دنا اجله وکیفیة الموت وشدته، ص٣٢)

سُوئے خاتمہ سے امن چاھتے ھو تو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش ...... تشویش ...... نہایت ہی سخت تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** کیا ہے، نہ معلوم ہمارا خاتمہ کیسا ہو گا! حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُ نا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالی کا فرمانِ عالی ہے: ''بُرے خاتمے سے اَمن چاہتے ہو تو اپنی ساری زِندگی اللّٰہُ ربُّ الْعزّت عزّوجلّ کی اِطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گُناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف غالب رہے حتّٰی کہ

اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔'' آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے کی تیاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گُناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دل کی بھی حِفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تُمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب الخوف والرجاء، بیان معنی سوء الخاتمة،۲۱۹/۴، مُلخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلّ! ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے ہمیں موت کی سختیوں سے نجات، ایمان پر خاتمہ اور وَقتِ نزع اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَسین جلوے دکھا۔

نزع کے وَقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا ربّ! (وسائلِ بخشش، ص۹۰)

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اور گناہوں کی دوا استغفار کرنا ہے۔

(کنز العمال، ۲۴۲/۱، حدیث: ۲۰۸۶)

بیان نمبر 26

خُدا چاهتا هے رضائے محمد

حضرت سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن رَحْمَةُ لِّلْعٰلَمِين، شَفِيْعُ الْمُذْنِبِين صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ خُوشی کے آثار آپ عَلَیْہِ السَّلام کے چہرۂ وَالضُّحٰی سے عَیاں تھے، فرمایا: ''جبرئیل میرے پاس حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے، آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، اے محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا جو بھی اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجے تو میں اس پر دس بار رَحمت بھیجوں'' ''وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، اور اگر وہ آپ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔''

(مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/۱۸۹، حدیث:۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خُوش بَخت ہے وہ شخص جو حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں **دُرُودِ پاک** پڑھ کر خود کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی دس رَحمتوں کا سزاوار بنالیتا ہے حالانکہ اوَّلین وآخرین کی اِنتہائی تمنّا تو یہ ہوتی ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص **رَحمت** ہی ان کو حاصل ہو جائے تو زَہے نصیب، بلکہ اگر عقلمند سے

پوچھا جائے کہ ساری مَخلُوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اعمال میں ہوں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص **رَحمت** تجھ پر نازل ہو جائے تو یقیناً وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص **رَحمت** کو پسند کرے گا۔ اور پھر یہ فَضیلت تو ایک بار **دُرُودِ پاک** پڑھنے والے کو حاصل ہو گی کہ اس پر **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی کی سلامتی اور دس رَحمتوں کا نُزُول ہوگا تو اس بندۂ مؤمن کے کیا کہنے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھتا ہوگا۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان **''مراۃ المناجیح''** میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''رَبّ کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعہ ملائکہ اسے سَلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کو یہ خُوشخبری اس لیے دی گئی کہ آپ کو اپنی اُمَّت کی راحت سے بہت خُوشی ہوتی ہی جیسے کہ اپنی اُمَّت کی تکلیف سے غم ہوتا ہے۔ مذکورہ حدیث اس آیت کی مؤید ہے۔''

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (پ ۳۰، الضحیٰ:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رَبّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(مراٰۃ، ۱۰۲/۲)

حضرتِ صدرالْاَ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

الھادِی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: "**اللہ تعالیٰ** کا اپنے **حبیب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ وعدہ کریمہ ان **نعمتوں** کو بھی شامل ہے جو آپ کو دُنیا میں عطا فرمائیں ۔کمالِ نفس اور علومِ اوّلین و آخرین اور ظہورِ امر اور اِعلائے دِین اور وہ فُتوحات جو عہدِ مُبارک میں ہوئیں اور **عہدِ صحابہ** میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مَشارق و مَغارب میں پھیل جانا اور آپ کی اُمّت کا بہترینِ اُمَم ہونا اور آپ کی وہ کرامات و کمالات جن کا اللّٰہ ہی عالم ہے اور آخرت کی **عزّت و تکریم** کو بھی شامل ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو شفاعتِ عامّہ و خاصّہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں دَستِ **مُبارک** اُٹھا کر اُمّت کے حق میں رو رو کر دُعا فرمائی اور عرض کی اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جبریل عَلَیْہِ السَّلام کو حکم دیا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خِدْمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے، جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا تو سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمّت کا اِظہار فرمایا، جبریلِ امین نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیہ کہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جبریل عَلَیْہِ السَّلام کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم) سے کہو کہ میں آپ کو آپ کی اُمَّت کے بارے میں عنقریب راضی کروں گا اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دوں گا، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازِل ہوئی تو سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک اُمَّتی بھی دوزخ میں رہے، میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں۔''

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا

دی ان کی رَحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زِندگی بے حد مُختصر ہے، جو وَقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمّید رکھنا دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!''

شَبَابَکَ قَبْلَ هِرَمِکَ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ صِحّت کو بیماری سے پہلے۔

وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ مال داری کو تنگدستی سے پہلے۔

وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ فُرصت کو مشغولیّت سے پہلے۔

وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ اور زِندگی کو موت سے پہلے۔

(مستدرک،کتاب الرقاق ،۵/۴۳۵،حدیث:۷۹۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُھُم العالیہ اپنے رسالہ ''اَنمول ہیرے'' میں ارشاد فرماتے ہیں: ''واقعی صِحَّت کی قدر بیمار ہی کرسکتا ہے اور وقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ ''فُرصتی'' ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وقت کی کیا اَھَمِّیَّت ہے!''

لٰہذا وقت کی قدر کرتے ہوئے فُضول باتوں ،فُضول کاموں اور فُضول دوستوں سے کنارہ کشی اِختیار کیجئے اور اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مَشغول کرلیجئے جس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خُوشنودی پوشیدہ ہو۔

یاد رہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے کہ جب اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے راضی ہوں اور حضور عَلَیْہِ السَّلام کو راضی کرنے کا ایک ذریعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا بھی ہے اور یہ وہ بہترین عمل ہے کہ جو شخص اس کا عادی ہو اس سے نہ صرف سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں بلکہ اسے اپنے دِیدار سے بھی مُشرّف فرماتے ہیں نیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس

کے معصوم فِرِشتے اس کا ذِکر آسمانوں میں کرتے ہیں۔ چنانچہ

صاحبِ ''تنبیہُ الانام'' حضرت عبدُالجلیل مغربی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی نے **دُرودِ پاک** کے فَضائل پر جو کتاب لکھی ہے۔ اُس کے مُقدمہ میں فرماتے ہیں: ''مَیں نے اِس کے بے شُمار بَرَکات دیکھے اور بارہا سرکار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زِیارت نصیب ہوئی۔'' اِسی ضِمن میں فرماتے ہیں کہ ایک بار **خواب** میں دیکھا کہ ماہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے غریب خانہ پرتشریف لائے ہیں، **چہرۂ انور کی تابانی** سے پورا گھر جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین مرتبہ عرض کی، ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُولَ اللّٰہ'' **یارسُولَ اللّٰہ** صلّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **!** میں آپ کے جوار میں ہوں اور آپ کی **شفاعت** کا اُمیدوار ہوں نیز میں نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے: ''تو حُضُور صلّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اُن خُدّام میں سے ہے جو ان کی مَدح سَرائی کرنے والے ہیں۔'' میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر اُس نے کہا: **''ہاں اللّٰہ عزّوجلّ کی قسم! تیرا ذِکر آسمانوں میں ہو رہا تھا۔''** اور میں نے دیکھا کہ سرکار صلّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہماری گفتگو سُن کر مسکرا رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کُھل گئی اور میں نہایت ہشاش بشّاش تھا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماوردمن لطائف المرائی والحکایات......الخ، اللطیفۃ الثانیۃ والتسعون، ص ۱۵۱)

تُم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبَّت

ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت، ص ۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جتنا گُڑ، اتنا میٹھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ جب بھی **دُرُودِ پاک** پڑھا جائے تو انتہائی شوق مَحبَّت میں ڈوب کر بصد عقیدت واِخلاص پڑھا جائے کہ جس قدر مَحبَّت واِخلاص زیادہ ہوگا اَجر وثواب بھی اسی قدر زِیادہ ہوگا اور یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعمال کی **قبولیَّت** کا دارومدار اِخلاص وتقویٰ پر ہے جیسا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خُون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(پ۱۷، الحج: ۳۷)

حضرت سَیِّدُنا عبدالعزیز دَبَّاغ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِباد نے "اَلْاِبْرِیْز" کے باب سوئم میں ایک سلسلۂ کلام کے بعد فرمایا: "اسی لئے تم دیکھو گے کہ دو شخص نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھتے ہیں، ایک کو تو تھوڑا سا اَجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو اتنا زِیادہ ثواب ملتا ہے جس کا نہ تو

بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ شُمار کیا جاسکتا ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ پہلے شخص کی زبان سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود غَفْلَت کے ساتھ نکل رہا ہے اس کا دل اَور بہت سی باتوں سے بھرا پڑا ہے گویا اس کی زبان سے **دُرُود شریف** مَحض ایک عادت کی بنا پر نکل رہا ہے اسی لئے اسے کم اَجر ملا۔اور دوسرے کی زبان سے **دُرُود شریف** مَحبَّت و تَعْظِیم کے ساتھ نکلا ہے،مَحبَّت اس لئے کہ وہ اپنے دل میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلالت و عَظْمَت کا تصوُّر کرتا ہے اور یہ تصوُّر بھی کرتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کے وجود میں آنے کا سبب ہیں اور ہر نور آپ ہی کے نور سے ہے اور یہ کہ آپ کائنات کے لئے رَحمت اور ہدایت ہیں اور یہ کہ اگلوں پچھلوں سب کے لئے رحمت اور مخلوق کی ہدایت، آپ ہی کی طرف سے اور آپ ہی کے صَدقے سے ہے۔پس وہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی عِزّت و عَظْمَت کے پیشِ نظر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھتا ہے نہ کہ کسی اور وَجہ سے جس کا تعلُّق آدمی کے اپنے ذاتی مَفاد سے ہو۔"

(الابریز،الباب الثالث فی ذکر الظلام الذی یدخل علی ذوات العباد......الخ ، ۴۴۶/۱)

پس جب آدمی کی زبان سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** نکلتا ہے تو اس کا اَجر حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کے مرتبے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کرم کے مطابق ہی ملتا ہے کیونکہ اس **دُرُود شریف** پڑھنے کا سبب اور اس پر آمادہ کرنے والی چیز آپ عَلَیْہِ السَّلام کی یہی قدر و منزلت ہے لہٰذا دُرُود

شریف پر جو اَجر وثواب ملتا ہے اس کا دارومدار بھی اسی مَحبَّت کے جذبے کے مطابق ہوگا، پہلے شخص کے دُرُود پڑھنے میں جذبہ اس کا ذاتی مفاد ہے۔لہٰذا اس کا ثواب بھی اس کے مطابق ملے گا، یہی حال اس عمل کا ہے، جو بندہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بجالاتا ہے۔جب اس نیک عمل پر اُبھارنے والا جذبہ رَبّ کی عَظَمت وجلال اور رِفعت وکبریائی ہو تو اس کا اَجر بھی رَبّ کی عَظَمت کے مطابق ہوگا اور جب اس عمل پر اُبھارنے والی صرف بندے کی اپنی غرض ہو اور اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹنے والا مفاد ہو تو اَجر وثواب بھی اسی کے مطابق ہوگا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ **دُرُودِ پاک** اور کسی بھی عملِ صالح سے مَقصود دُنیاوِی اَغراض کا حُصول یا مسائل کا حل نہ ہو بلکہ رضائے رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ اور خوشنودئ شہنشاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہمارا مطلوب ومقصود ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور حضور عَلَیْہِ السَّلام پر بکثرت **دُرُود وسلام** پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 27

غیبت سے حفاظت کا نُسخہ

حضرت علامہ مَجدُ الدِّین فَیروز آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهادی سے منقول ہے:

جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یُوں کہہ لیا کرو، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہ علٰی مُحَمَّدٍ، (اس کی برکت سے) اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرمادے گا جو تم کو **غیبت** سے باز رکھے گا اور جب **مجلس** سے اٹھو تو اس وقت بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ لیا کرو تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔

(القول البدیع،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ،ص۲۷۸)

لَمحۂ فِکریہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف "**غیبت کی تباہ کاریاں**" میں فرماتے ہیں: "ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بہو، سُسَر داماد، نَند بھاوَج بلکہ اہلِ خانہ و خاندان نیز اُستاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجِر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دُنیا دار و دِیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے

والے مسلمانوں کی بھاری اکثرِیّت اِس وَقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، اَفسوس! صد کروڑ اَفسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عُموماً **غیبت** سے خالی نہیں ہوتی۔ بَہُت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بِلا تکلُّف **غیبت** سنتے، سناتے، مُسکراتے اور تائید میں سر ہِلاتے نظر آتے ہیں، چُونکہ **غیبت** بَہُت زیادہ عام ہے اِس لئے عُموماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ **غیبت** کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسِق و گُنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔

غیبت کا اَنجام

قرآن و حدیث اور اَقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین میں **غیبت کی مُتعدَّد تباہ کاریاں** بیان کی گئی ہیں جنہیں سن کر شاید خائفین کے بدن میں جُھر جھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر چند ایک وعیدیں مُلاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ ۞ **غیبت** اِیمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ۞ **غیبت** بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ۞ **غیبت** سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔ ۞ **غیبت** مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔ ۞ **غیبت** کرنے والا جہنَّم کا **بندر** ہوگا۔ ۞ نیز **غیبت** کرنے والا قیامت میں کتّے کی **شکل** میں اُٹھے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی عادت سے سچی توبہ کیجئے، زَبان کی

حفاظت کا ذِہن بنائیے، توبہ پر اِستقامت پانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذِکرو دُرُود کی عادت بنالیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''عَلَیْکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ شِفَاءٌ، تم پر ذِکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لازِم ہے'' کہ بیشک اِس میں شِفا ہے''، ''وَاِیَّاکُمْ وَذِکْرَ النَّاسِ فَاِنَّہٗ دَاءٌ ، اور لوگوں کے تذکروں (مَثَلاً غیبت) سے بچو کہ یہ بیماری ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشرة الغیبة، ۳/۱۷۷)

ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کا یہ عالم تھا کہ وہ **ذکرو دُرُود** سے کسی بھی صورت میں غافل نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ

قِیامت کی ذِلّت و نُحُوست کا ایک سبب

امام شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے سَلَف صالحین کے اَخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ''**تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن**'' ہے۔ اس میں فرماتے ہیں: ''سَلَف صالحین کی عادات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے سے کسی مجلس میں **غافل** نہیں ہوتے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ''لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ ، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں نہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے اور نہ ہی اس کے

نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود نہ بھیجے، اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ،تو قیامت کے دن اس قوم پر ذِلّت ونُحوست مُسلط ہوگی۔'' (سعادۃ الدارین، الباب الثالث فیماورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ، ص۱۰۹)

سَیِّدِی ابُو العبَّاس تیجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلاتَنَا عَلَیْہِ مِفْتَاحاً'' (یعنی یا اِلٰہَ الْعَالَمِیْن ! ہمارا حُضُور عَلَیْہِ السَّلام پر **دُرُود پاک** پڑھنا چابی بنادے۔) کی شرح میں فرمایا: ''**دُرُود پڑھنے والا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **سے دُعا کرتا ہے کہ اس کا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک غُیوب ومَعارف اور اَنوار واَسرار کے بند دَروازوں کے لئے چابی بن جائے۔** جب اس میدانِ (معرفت واسرار) کی چابی خود حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی ذاتِ مقدسہ** ہے تو اس کے حُصول کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں **دُرُود وسلام** کے نذرانے بھیجے جائیں۔ جو اس فَریضہ سے الگ رہا اور اس راہ پر چلنے والے تمام مسلمانوں سے کٹ گیا تو کٹ ہی گیا اور دُھتکارا گیا اور اس کی قِسمت میں قُربِ خُداوندی نہیں۔'' (سعادۃالدارین،ص۱۰۹،ایضاً)

علّامہ شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں: ''**دُرُودِ پاک** وہ عظیم الشَّان عہد ہے جو رسُول **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُتعلِّق ہم سے کیا گیا ہے کہ ہم رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رات دن کثرت سے **دُرُود و**

سلام بھیجیں اور ہم اپنے بھائیوں کے سامنے اس کا اَجر وثواب بیان کریں اور آپ عَلَیْہِ السَّلام کی مَحبَّت کے اِظہار کے پیشِ نظران کواسکی کامل ترغیب دیں۔''

(سعادة الدارین،ص ۱۰۹ ایضاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بھائیوں کے لئے) **''72 مدنی انعامات''** بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے اس میں ایک مَدنی اِنعام یہ بھی ہے: ''کیا آج آپ نے اپنے **شجرہ** کے کچھ نہ کچھ **اَوراد** اور کم ازکم ۳۱۳ بار **دُرُود شریف** پڑھ لئے؟'' یہی وَجہ ہے کہ تبلیغِ قُرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا طُرّہ امتیاز ہے کہ اس سے وابستہ اسلامی بھائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف خود **دُرُودِ پاک** کی کثرت کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **دُرُود شریف** کو اپنے روز وشب کے معمولات میں شامل کرلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوالعباس تیجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک طالب علم کے پاس خط بھیجا اور اس میں بِسْمِ اللّٰہ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد لکھا کہ میں جس چیز کی تجھے نَصیحت ووصیَّت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ صَفائے قلب کے ساتھ ظاہر

وباطن، ہر حال میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی مُخالفت سے بچتے رہنا اور دل سے اس کی طرف متوجہ رہنا اور ہر حال میں اسکے حکم پر راضی رہنا، بہر صُورت اس کی تقدیر پر صبر کرتے رہنا، ان تمام اُمور میں بقدرِ اِستطاعت **حُضُورِ قلب** کے ساتھ بکثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا اور اس سے مَدد چاہنا۔ جن اُمور کی میں نے تجھے وَصِیَّت کی ہے ان میں وہ تیری مَدد کرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بڑھ کر مُفید ذِکر رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **حُضُورِ قلب** کے ساتھ دُرُود بھیجنا ہے۔ بلاشُبہ یہ دُنیوی اور اُخروی تمام مَقاصد کے حُصُول کا **ضامن** اور تمام مُشکلات کا حل ہے اور جو شخص اس پر عمل کرے گا وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بڑھ کر برگزیدہ ہوگا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۱۰۹، ایضاً)

لُطفِ الٰھی کا ذریعہ

حضرت سَیِّد احمد دَحلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن اپنی کتاب تَقرِیبُ الاصول میں اِبن عطا کا یہ قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جو شخص کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لُطف اس سے کبھی جدا نہیں ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کبھی غیر کا محتاج نہیں رکھتا۔''

ذِکر کی اَفضل ترین قِسم

علّامہ نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں: ''دُرُود **شریف** سے ذِکر کی

تَجدید ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام پر دُرُود شریف پڑھنا ذِکرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی اَفْضل ترین قسموں میں سے ہے۔''
(سعادة الدارين، المسئلة الرابعة فی سبب مضاعفة اجرالصلاة عليه، ص ۵۱)

دُرُود کئی نیکیوں کا مَجمُوعہ ھے

اِحْیاءُالعلوم کی شرح میں ہے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے جانے والے دُرُودِ پاک کے ثواب میں (بے پناہ) اِضافہ کردیا جاتا ہے کیونکہ دُرُود شریف مَحض ایک نیکی نہیں بلکہ کئی نیکیوں کا مَجموعہ ہے وہ اس طرح کہ (۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔(۲) پھر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔(۳) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام کی تَعْظِیم کی تجدید ہوتی ہے۔(۴) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام کے لئے عِزَّت و عَظْمَت طلب کی جاتی ہے۔(۵) پھر روزِ قِیامت پر ایمان کی تجدید اور کئی طرح کی بُزرگیوں کی طلب ہوتی ہے۔(۶) پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی تجدید ہوتی ہے اور نیکوں کے ذِکر کے وَقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔(۷) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلام کی آل کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ آل کی نِسبت بھی آپ عَلَیْہِ السَّلام ہی کی طرف ہے۔(۸) اس سے اِظہارِ مَحبَّت کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ خود حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی اُمّت سے اپنے اَہلِ قرابت کی مَحبَّت کے سوا کسی چیز کا سوال

نہیں کیا۔(۹) پھر اس میں دورانِ عاجزی دُعا کرنا اور گڑگڑانا ہے اور دُعا عبادت کا مغز ہے۔(۱۰) پھر اس میں اِعتراف ہے کہ تمام اختیار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے اور یہ کہ نبیِّ کریم عَلَیْہِ السَّلام اپنی تمام **شان وشوکت** اور مرتبے کے باوجود رَحمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے مُحتاج ہیں۔ **پس** یہ دس نیکیاں ان کے سوا ہیں جس کا شریعت نے ذِکر کیا ہے کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔

(سعادۃ الدارین ،ص ۱۵۱ ایضاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تاجدارِ رسالت ،مَنبعِ جُودوسخاوت، قاسِمِ نِعمت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودشریف** کی کثرت اپنے اوپر لازم کرلیجئے کہ **دُرُودِپاک** بیماریوں سے شِفا دیتا ہے اور مَصائب وآلام کو دُور کردیتا ہے اور بسااوقات درود پاک کے وسیلے سے بگڑی بھی بن جاتی ہے۔ چُنانچہ

اَنوکھا مِنبر

حضرت سَیِّدُنا احمد بن ثابت علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الواحِد **فرماتے ہیں:** ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِپاک** پڑھنے سے مُتعلِّق جومُشاہدات مجھے کرائے گئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنگل میں ایک **مِنْبَر** ہے جس پر میں چڑھ بیٹھا، جب میں اس کی سیڑھیوں پر چڑھ گیا تو میں نے زمین کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے دُور ہوا میں ایک

منبر ہے، میں کئی دَرَجے اُوپر چڑھ گیا، جب مڑ کر دیکھا تو صرف وہ درجہ نظر آیا
جس پر میرے پاؤں تھے باقی کچھ نظر نہ آیا، میں نے دُرُود وسلام کا واسطہ دے
کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے سلامتی کی راہ چلا۔ اتنے
میں پُل صِراط کی مانند ایک سیاہ دھاگہ دکھائی دیا، میں نے دل میں سوچا کہ ہو نہ
ہو یہ پُل صِراط ہے جس نے مجھے آگھیرا ہے، میرے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل
وکرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام کے سوا کوئی
عمل ایسا نہیں تھا جو اس کٹھن اور دُشوار گُزار منزل کو عُبُور کرنے میں کام آئے۔

اتنے میں ہاتفِ غیبی سے یہ آواز سنائی دی کہ اگر تم اس منزل کو عُبُور کر لو تو
اُس پار رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِم
الرِّضْوان کی مُلاقات سے مشرّف ہوگے، یہ بات سن کر میں پھولے نہ سمایا اور
میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں دُرُود وسلام کا وسیلہ پیش کیا تو دَفعۃً مجھے ایک
نُورانی بادل نے اُٹھا کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں
میں لا ڈالا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار عَلَیْہِ السَّلام تشریف فرما ہیں اور آپ کے دائیں
جانب حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِی اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ ، بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا
فارُوقِ اعظم رَضِی اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ ، آپ کے عَقَب میں حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِی
اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ موجود ہیں اور حضرتِ مولائے کائنات ، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ

تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم بھی آپ کے رُوبرو کھڑے ہیں، میں نے عرض کی حُضُور! آپ میرے ضامن ہوجائیں، تو فرمایا: میں تمہارا ضامن ہوں اور تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔'' پھر میں نے دُعا کی دَرخواست کی تو آپ عَلَیْهِ السَّلام نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنا لازم کرلو اور فُضُولیات سے کنارہ کَشی اِختیار کرو۔

(سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی ......الخ، اللطیفة السابعة، ص۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور **دُرُود وسلام** کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

چار چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندہ ہی کو عطا فرماتا ہے:

(۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتداء ہے (۲) توکل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔

(اتحاف السادة المتقین، کتاب ذم الکبر، ۲۵۶/۱۰)

بیان نمبر 28

حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامت

ایک دفعہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ اُنہوں نے اَزراہِ مَذاق کہا، وہ علی کھڑا ہے وہ اَمیر آدمی ہے اس کے پاس جاؤ وہ تمہیں بہت کچھ دے گا۔ حالانکہ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس وَقت خُود تہی دَست تھے۔ سائل آپ کے پاس آیا اور آتے ہی سوال کیا۔ آپ اپنی مومنانہ فَراست سے بھانپ گئے کہ یہ یہودیوں کی شَرارت ہے۔ چُنانچہ آپ نے **دس بار** دُرُود پڑھ کر سائل کے ہاتھ پر دم کر دیا اور فرمایا، اس مٹھی کو یہودیوں کے پاس جا کر کھولنا۔ جب وہ یہودیوں کے پاس گیا تو اُنہوں نے پوچھا کہ کیا دیا ہے؟ اِس پر اُس سائل نے ان کے سامنے ہتھیلی کھولی تو اس میں **دس اَشرفیاں** موجود دیکھ کر یہود دَم بخود رہ گئے اور کئی ایک یہودی آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ کرامت دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (راحة القلوب، ص ٧٢، مفهوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبان میرا مهینه هے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جب کبھی ہمیں موقع ملے حُضور عَلَیْہِ السَّلام کی ذاتِ بابَرَکات پر **دُرُودِ پاک** کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے اور پھر ماہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں تو خاص طور پر کثرت کے

ساتھ دُرُود و سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ یہ وہ خوش نصیب مہینہ ہے جس کی نِسبت ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے جیسا کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: ''شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ، یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تبارک وتعالٰی کا مہینہ ہے۔

(جامع صغیر، حرف الشین، ص: ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹)

شعبان میں دُرُودِ پاک کی کثرت

یاد رکھئے! یہ دونوں مہینے اِنتہائی بَرَکت والے ہیں۔ ان میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکیوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کردی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی ان دونوں مُبارک مہینوں کا اِحترام کرتے ہوئے ان میں زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنی چاہیے اور اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے، یوں بھی یہ مہینہ آپ عَلَیْہِ السَّلام پر دُرُود شریف پڑھنے کا مہینہ ہے۔ چنانچہ غُنْیَۃُ الطّالبین میں ہے کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں خیرُ الْبَرِیّہ سیِّدُ الْوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔

(غنیۃ الطّالبین، مجلس فی فضل شہر شعبان، ۱/۳۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبان کی آمد پر اَسلاف کا معمول

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول تھا کہ اس مُبارک مہینے کی آمد ہوتے ہی اپنا زِیادہ تر وقت نیک اَعمال میں صرف کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام عَلَیْہِم الرِّضْوَان تِلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول ہوجاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں، حُکّام قیدیوں کو طلَب کرکے جس پر حَد (یعنی سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے بقیّہ کو آزاد کردیتے، تاجر اپنے قرضے اَدا کردیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات پورے ماہ کے لئے) اِعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔''

(غنیۃ الطالبین، مجلس فی فضل شہر شعبان، ۱/ ۳۴۱)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کس قدر ذوق تھا! مگر

افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتبرَّک اَیّام میں رَبُّ الانام عزَّوَجلَّ کی زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرکے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان اِن مُبارک اَیّام کی قدر تک نہیں کرتے اور اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کردیتے ہیں۔ حالانکہ اس مہینے میں شبِ براءت ایسی مُبارک رات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں بے شُمار لوگوں کی بَخشش فرما کر انہیں جہنَّم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ چُنانچہ

نِصف شعبان کی فَضیلت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْھا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخشِش نشان ہے: ''میرے پاس حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں **بنی کلب** کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو **جہنَّم** سے آزاد فرماتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں مُشرِک، بُغض رکھنے والے اور **قَطْعِ رِحمی** کرنے والے اور تکبُّر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان ، ۲/۷۳، حدیث: ۱۱)

آتش بازی کا مُوجد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنّم کی آگ سے بَراءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ آگ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کرکے خود اپنے لئے آگ یعنی **آتَش بازی کا سامان** خریدتے ہیں اور اِس طرح خُوب خُوب آتَش بازی چلا کر اِس مُقدّس رات کا **تقدُّس** پامال کرتے ہیں۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ''**آتَش بازی** نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی، ص۶۳)

ہائے افسوس! آتَش بازی کی ناپاک رَسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال **آتَش بازی** کی نَذْر ہوجاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ **آتَش بازی** سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جُھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اَندیشہ ہے، پھر یہ کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''آتَش بازی

بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔" (اسلامی زندگی، ص ۶۳)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے اُمّت پہ تری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے

فَریاد ہے اے کَشتیٔ اُمّت کے نگہباں بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

آہ! دین سے دُوری کے سبب آج مسلمانوں کی اکثریت اس مُتبرَّک و مُقدَّس رات کو بھی عام راتوں کی طرح غفلَت کی نذر کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس مُبارک رات کا اِحتِرام کریں اور ساری رات آتَش بازی میں گزارنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور زِیادہ سے زِیادہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کے گجرے نچھاور کرتے رہیں اور ہو سکے تو کوئی ایسا دُرُودِ پاک پڑھتے رہیں کہ جس کو کم تعداد میں پڑھنے سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہو جیسا کہ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ جو شخص دس ہزاری دُرُود شریف ایک بار پڑھ لے تو گویا اُس نے دس ہزار بار دُرُود شریف پڑھے۔ آیئے حُصُولِ بَرَکت کے لئے آپ بھی دس ہزاری دُرُود شریف سُن لیجئے!

دس ہزاری دُرُود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّااخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا

ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سردار محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود بھیج جب تک کہ دن گردش میں رہیں اور باری باری آئیں صُبح وشام اور باری باری آئیں رات دن، اور جب تک کہ دو ستارے بُلند ہیں اور ہماری طرف سے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اور اَہلبیت (رِضْوَانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِین) کی اَرواح کو سلام پہنچا اور بَرَکت دے اور ان پر بہت سلام بھیج۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ہم پر کتنا مہربان ہے کہ ہمارے ایک بار **دُرُود شریف** پڑھنے پر ہمیں دس ہزار **دُرُود پاک** کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ آیئے اس ضِمن میں ایک حکایت بھی سنتے چلئے جس میں جنابِ صادق و امین عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی زبانِ مُبارک سے **دُرُودِ ہزاری** کے بارے میں علمائے کرام کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ جس نے دس ہزاری **دُرُود شریف** ایک بار پڑھا تو گویا اس نے دس ہزار بار **دُرُود شریف** پڑھا۔ چنانچہ

ہر رات ساٹھ ہزار دُرُودِ پاک

حضرتِ سُلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی کہ میں مُدّتِ مَدید سے حبیبِ ربِّ مجید صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی عیدِ سعید کا آرزومند تھا قسمت سے گزشتہ رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **زیارت** کی سعادت ملی۔

حُضُور مُفِیضُ النُّور،شاہِ غَیُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَسرور پا کر عرض کی:یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں ایک ہزار دِرہم کا مقروض ہوں، اِس کی ادائیگی سے عاجز ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر اسی حالت میں مرگیا تو بارِ قرض (یعنی قرض کا بوجھ) میری گردن پر ہوگا۔رَحْمتِ عالَم،نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:''محمود سُبُکْتگِین کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔''میں نے عرض کی: وہ کیسے اعتماد کریں گے؟ اگر اُن کیلئے کوئی نشانی عنایت فرمادی جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:'' جا کر اس سے کہو: اے محمود! تم رات کے اوَّل حصّے میں تیس ہزار بار دُرُود پڑھتے ہو اور پھر بیدار ہوکر رات کے آخری حصّے میں مزید تیس ہزار بار پڑھتے ہو۔اِس نشانی کے بتانے سے وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔'' سلطان محمود عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُود نے جب شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رَحْمتوں بھرا پیغام سنا تو رونے لگے اور تصدیق کرتے ہوئے اُس کا قرض اُتار دیا اور ایک ہزار دِرْہم مزید پیش کئے۔وُزَراء وغیرہ مُتَعَجِّب ہوکر عرض گزار ہوئے۔عالیجاہ! اِس شخص نے ایک ناممکن سی بات بتائی ہے اور آپ نے بھی اس کی تَصدیق فرمادی؟ حالانکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ نے کبھی اتنی تعداد میں دُرُود شریف پڑھا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی آدمی رات

بھر میں ساٹھ ہزار بار **دُرُود شریف** پڑھ سکتا ہے۔ سلطان **محمود** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد نے فرمایا: ''تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے عُلَمائے کِرام سے سنا ہے کہ جس شخص نے دس ہزاری دُرُود شریف ایک بار پڑھ لیا تو گویا اُس نے دس ہزار بار دُرُود شریف پڑھے۔ میں تین بار اوّل شب میں اور تین بار آخرِ شب میں یہ دُرُود شریف پڑھ لیتا ہوں۔ میرا گمان تھا کہ اِس طرح گویا میں ہر رات ساٹھ ہزار بار **دُرُود شریف** پڑھتا ہوں۔ جب اس خوش نصیب عاشقِ رسول نے سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَحْمتوں بھرا پیام پہنچایا تو مجھے اس دس ہزاری دُرُود شریف کی تَصدِیق ہوگئی اور میرا گِریہ کرنا (یعنی رونا) اس خوشی سے تھا کہ عُلَمائے کِرام کا فرمان صحیح ثابت ہوا کیونکہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے اِس پر گواہی دی ہے۔'' (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۷/۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس ماہِ مُبارک کا اِحْتِرام کرنے، اس میں زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنے اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 29

روزی میں بَرکت

تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے **دُرود شریف** پڑھے۔ کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کر دیتا اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔'' (بستان الواعظین ورياض السامعين لابن جوزی، ص ۴۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ **دُرودِ پاک** پڑھنے کی کس قدر برکات ہیں کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق دُرود شریف **روزی** میں برکت کا سبب، **حاجتوں** کو پورا کرنے والا، **مُصیبتوں** اور پریشانیوں کا دافع ہے۔ آج اگر ہم اپنے گردو پیش پر طائرانہ نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ ہمارے معاشرے کا تقریباً ہر فرد ہی کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے، کوئی قرضدار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی بےرُوزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ ان میں سرفہرست، تنگ دستی اور رزق میں بے برکتی کا مسئلہ ہے، شاید ہی کوئی گھرانا اس پریشانی سے محفوظ نظر

آئے۔ تنگ دستی کا سبب عظیم خود ہماری بے عملی ہے جس کو سورۂ شوریٰ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف کردیتا ہے۔

(پ ۲۵، الشُّوریٰ: ۳۰)

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کہ آج ہم اپنے مسائل کے حل کے لئے مشکل ترین دُنیوی ذَرائع استعمال کرنے کو تو تیار ہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رَسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ روزی میں بَرَکت کے آسان ذَرائع کی طرف ہماری توجُّہ نہیں۔ آج کل بیروزگاری وتنگدستی کے گھمبیر مسائل نے لوگوں کو بے حال کردیا ہے۔ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو تنگدستی کا شکار نہ ہو۔ ان مسائل کے باعث ہر شخص پریشان ہے ہر فرد یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تنگدستی کے اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے اور روزی میں برکت ہوجائے۔ یاد رکھئے! اگر ہم اپنے مسائل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور

اسکے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق حل کرنے کی سَعیِ پیہم (مسلسل کوشش) کریں تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہونگے۔ چنانچہ

تنگدستی سے نجات کا ذریعہ

زبردست مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَاجِد کو خلیفۂ بغداد مامونُ الرشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طَعام سے فراغت کے بعد کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحدِّث موصوف چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا ابھی تک آپ کا پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ **''جو شخص دسترخوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔''** (اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷) **لہٰذا** میں اِسی حدیثِ مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد متأثر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَاجِد کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حدیثِ پاک پر عمل کی

ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہوگئی ۔(یعنی بیٹھے بٹھائے مجھے ایک ہزار دینار حاصل ہونا حدیثِ مذکور پر عمل ہی کی بَرَکت سے ہے) (ثمرات الاوراق ، ۸/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگران سے بچا جائے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت ہوگی ۔ کیونکہ رِزق میں بَرَکت کے طالب کیلئے ضَروری ہے کہ وہ پہلے بے بَرَکتی کے اسباب سے آگاہی حاصل کرکے ان سے چُھٹکارا حاصل کرے،تاکہ رِزق میں **بَرَکت** کے ذَرائع حاصل ہونے میں کوئی رُکاوٹ پیش نہ آئے۔آپ کی معلومات کے لئے تنگدستی کے چند اَسباب بیان کیے جاتے ہیں۔چُنانچہ

تَنگدَستی کے اَسباب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ رزق میں بے بَرَکتی کے اسباب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:''آج کل رِزق کی بے قدری اور بے حُرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، **بنگلے** میں رہنے والے اَرَبْ پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے،شادی

میں قِسْم قِسْم کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اوران کے اَجزا بہا کر مَعَاذَ اللّٰه نالی کی نذر کردیئے جاتے ہیں، ان سے ہم سب واقف ہیں، کاش رِزق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی۔"

مزید فرماتے ہیں:"بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا، ننگے سر کھانا، چارپائی پر بِغیر **دسترخوان** بچھائے کھانا چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے **برتن** استعمال میں رکھنا خواہ اِس میں پانی پینا، یہ سب روزی میں تنگی کے اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔"

(تنگدستی کے اسباب اوران کا حل)(سنی بہشتی زیور، ص۵۹۵تا۶۰۱، ملخصاً)

حضرت سیِّدُنا امام بُرہانُ الدِّین زَرنُوجی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیہ نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں سے چند یہ بھی ہیں: چہرہ لباس سے خُشک کرلینا، گھر میں **مکڑی** کے جالے لگے رہنے دینا، **نماز** میں سُستی کرنا، گُناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا، **ماں باپ** کیلئے دُعائے خیر نہ کرنا، عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا، نیک اعمال میں ٹال مٹول کرنا۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۷۳ تا ۷۶)

رِزق میں بَرَکت کے طالب کو چاہیے کہ بے بَرَکتی کے ذِکر کردہ اسباب کا خیال رکھتے ہوئے ان سے نَجات کی ہر ممکن صورت میں کوشش کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ

کثرتِ گناہ کے سبب رِزق سے بَرَکت ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا گناہوں سے ہر صورت بچنے کی کوشش کرے کہ گناہ، کثیر آفات و بَلِیّات کے نُزول کا سبب بھی ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا مسلمان سخت گرمی میں روزگار کی تلاش میں مارا مارا تو پھرتا ہے، مگر **بدقسمتی** سے رِزق میں بَرَکت کے اس آسان اور یقینی حل کو اپنانے کیلئے تیار نہیں۔ کاش! ہر مسلمان اَحکامِ اسلام پر صحیح معنوں میں کار بند ہو جائے تو **بے روزگاری** کا مُعامَلہ، جو آج بینَ الاقوامی مَسْئلہ بن چکا ہے اس پر بآسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔

نمازِ چاشت کی برکت

تنگدستی سے نَجات کے چند مَدَنی حل بیان کئے جاتے ہیں آپ بھی ہمہ تن گوش ہو کر سنئے اور عمل کی نیت بھی فرما لیجئے۔ چنانچہ مشائخِ کِرام فرماتے ہیں: دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مُفلسی اور چاشت کی نماز (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی مُفلس نہ ہوگا)۔

حضرت شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں۔ (اس میں سے

ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو وہ ہم کو **نمازِ چاشت** پڑھنے میں مُیَسَّر ہوئی۔ (یعنی رِزْق میں بَرَکت پائی)

(نزهة المجالس، باب فضل الصلوات ليلا ونهاراً ومتعلقاتها، ١/ ١٦٦)

سورۂ واقعہ کا ہمیشہ بالخُصوص بعدِ مغرب پابندی سے پڑھنا۔ **نمازِ تَہَجُّد** پڑھتے رہنا، توبہ کرتے رہنا اور فجر کی سُنّتوں اور فرضوں کے درمیان ستّر بار **اِسْتِغْفار کرنا**، گھر میں آیۃُ الکُرسی اور سورۂ اِخْلاص پڑھنا اور بکثرت **دُرُود شریف** پڑھنا رزق میں بَرَکت کے اسباب میں سے ہے۔

(سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۹، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صاحبِ تحفۃُ الاخیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے **ایک حدیثِ پاک** نقل کی ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک **ومختار**، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُشکبار ہے: "جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار **دُرُود شریف** پڑھے وہ کبھی مُحتاج نہ ہوگا۔" (المستطرف، الباب الرابع والثمانون، فیماجاء فی فضل الصلاة علی الرسول، ٢/ ٥٠٨) (روح البیان، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الآیة: ٥٦، ٧/ ٢٣١) پھر اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا: "**ایک نیک آدمی تھا** اُس نے یہ حدیث سُنی تو غلبۂ شوق کے ساتھ پانچ سو بار **دُرُود شریف** کا روزانہ

وِرْد شروع کردیا۔اِس کی بَرَکت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو غَنی کردیا اور ایسی جگہ سے اُسے رِزق عطا فرمایا کہ اُسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ اِس سے پہلے وہ مُفلِس اور حاجتمند تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:''اگر کوئی شخص مَذکورہ تعداد میں دُرُودِ پاک کا وِرد کرے اور مَذکورہ تنگدستی کے اسباب سے بچتے ہوئے اس سے نَجات کے حل بھی اپنائے، مگر پھر بھی اس کا فَقْر (یعنی تنگدستی مُحتاجی) دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فُتُور (یعنی فساد) ہے کہ اس کے باطن میں خرابی کی وَجہ سے کام نہیں بن سکا۔''

درْاَصْل دُرُودِپاک پڑھنے یا مذکورہ اسباب سے بچنے اور نَجات کے حل اپنانے میں نِیَّت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب حاصل کرنے کی ہو تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُحتاجی ضَرور دُور ہوگی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحتاجی صرف مال کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ بسا اَوقات مال کی کثرت کے باوُجود بھی انسان مُحتاجی کا شکوہ کرتا ہے اور یہ مَذمُوم فِعْل ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مذکورہ اعمالِ صالحہ کی بَرَکت سے قَناعت کی دولت نصیب ہوگی اور قناعت (یعنی جو مل جائے اس پر راضی رہنا) ہی اَصْل میں غنا (یعنی دولت مندی) ہے اور دُنیاوی مال کا حریص (یعنی لالچی) ہی حقیقت میں محتاج ہے۔ کوئی خواہ کتنا ہی مالدار ہو، قَناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں اور دُنیاوی

مال سے یقیناً اَفضل ہے، کیونکہ دُنیاوی مال فانی بھی ہے اور وبال بھی، کہ قِیامت میں حساب دینا پڑے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مالِ دُنیا کی مَحبّت سے نَجات عطا فرما کر قَناعت کی لازَوال نِعمت نصیب فرما اور تنگدستی کے اسباب سے بچنے اور رِزق کی قدر کرنے اور سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمعرات وجُمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہَر سے۔ (مجمع الزوائد، ۴۵۲/۳، حدیث: ۵۲۰۴)

بیان نمبر 30

غلام آزاد کرنے سے اَفضل عمل

حضرتِ سَیِّدُ ناصدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اَلصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا ٹھنڈے پانی سے بھی زِیادہ خطاؤں کومٹاتا ہے۔'' ''وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ اورسرکارمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام پڑھنا گردنیں (غلاموں کو) آزاد کرنے سے اَفضل ہے۔''

(درمنثور، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٥٦، ٦٥٤/٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُرُودِ پاک پانی کے ذَریعے آگ بجھانے سے بھی بڑھ کر خطاؤں کو مٹانے میں مؤثر ہے یعنی جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کی شِدَّت وتمازت کو بہت جلد ختم کرتا ہے اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھی ہماری خطاؤں کو مٹاتا ہے بلکہ خطائیں مٹانے میں یہ تو پانی سے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ سَرِیْعُ الاثر ہے۔لٰہذا ہمیں بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھتے رہنا چاہئے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے ہمارے گُناہوں کو مُعاف فرمادے۔

بارِ عِصْیاں کی ترقّی سے ہُوا ہوں جاں بَلَب

مجھ کو اچھا کیجئے حالت مِری اچھی نہیں (ذوقِ نعت،ص۱۲۹)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دُرُودشریف کی کثرت کے بکثرت فضائل ہم سُنتے ہی رہتے ہیں، ان فضائل و برکات کو سن کر ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر کثرتِ دُرُود کی تعریف کیا ہے؟ کیا چوبیس گھنٹے **دُرُودوسلام** ہی پڑھتے رہیں جبھی ہم کثرت سے **دُرُودوسلام** پڑھنے والے کہلائیں گے؟ اس عُقْدے (گُتھی) کو حل کرنے کے لیے مُستَنَد کتابوں سے کثرتِ دُرُود کی تعریف میں چند بُزُرگانِ دین کے اَقوال پیش کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی بُزُرگ کے بتائے ہوئے عدد کو معمول بنالیں تو آپ کا شُمار بھی کثرت سے **دُرُودوسلام** پڑھنے والوں میں ہوجائے گا۔ اور **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ تمام بَرَکات وثَمرات حاصل ہونگے جن کا احادیثِ مُبارکہ میں تذکرہ ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کسی کو کروڑوں سال کی عُمر مل جائے اور وہ ہر لمحہ **دُرُودو سلام** ہی پڑھتا رہے تو پھر بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ

کثرت سے دُرُود پڑھنے کی تعریف

اَبُوالحسن دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے **ابو عبدُاللّٰہ** بن حامد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَاجِد کو موت کے بعد کئی مرتبہ خواب میں دیکھا اور پوچھا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ

کے ساتھ کیا سُلوک کیا؟ فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بخش دیا اور رَحم فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے ذَرِیعے جَنَّت میں داخل ہونا نصیب ہوجائے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایک ہزار رَکعات نفل ادا کرو اور ان میں سے ہر رَکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورت) پڑھ لیا کرو۔ اُنہوں نے کہا: یہ تو مجھ سے نہیں ہوسکے گا تو حضرت ابوعبدُاللّٰہ بن حامد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَاجِد نے کہا کہ پھر محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر رات ہزار مرتبہ دُرُود و سلام پڑھ لیا کرو۔ حضرت دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہر رات ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا میرا معمول بن گیا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات ......الخ، اللطیفۃ السابعۃ والعشرون، ص ۱۳۶)

حضرت علامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''روزانہ کم از کم سو ۱۰۰ بار دُرُودِ پاک ضرور پڑھنا چاہیے۔'' (جذبُ القلوب، ص ۲۳۱) مزید فرماتے ہیں: ''بعض دُرُود شریف کے ایسے صیغے بھی ہیں کہ جن کے پڑھنے سے ہزار ۱۰۰۰ کا عدد بآسانی اور جلد پورا ہوجاتا ہے مثلاً ''صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم'' لہٰذا اُسی کو وَظیفہ بنالینا چاہیے اور وَیسے بھی جو کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کا عادی ہوتا ہے اُس پر وہ آسان ہوجاتا ہے۔ غرضیکہ جو عاشقِ

صادق ہوتا ہے اُسے دُرود وسلام پڑھنے سے وہ لذّت وشیرینی حاصل ہوتی ہے جو اُس کی رُوح کو تقویت پہنچاتی ہے۔(جذبُ القلوب، ص۲۳۲)

علّامہ نبہانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **کثرت کی تعریف میں ایک بُزُرگ** کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کم از کم روزانہ ساڑھے تین سو بار دن میں اور ہر شب میں ساڑھے تین سو بار **دُرُودِ پاک** پڑھا جائے۔''(افضلُ الصّلوات علی سیّد السّادات، ص ۳۰) **مزید فرماتے ہیں:** کہ حضرتِ امام شعرانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اپنی کتاب ''انوارُ القُدسِیّہ'' میں فرمایا ہے:''ہم سے **رسُولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عہد لیا کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر رات بکثرت **دُرُود وسلام** پڑھا کریں گے اور اپنے بھائیوں کے آگے اِس کا اَجر وثواب بیان کیا کریں گے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے اِظہارِ مَحبَّت کے لیے اُنہیں پوری ترغیب دیں گے اور یہ کہ ہم ہر دن اور رات اور صبح اور شام ایک ہزار سے لے کر دس ہزار تک **دُرُود وسلام** کا وِرد کیا کریں گے۔''

(لواقح الانوارُ القدسِیّۃ فی بیان العھود المحمدیۃ للشعرانی، ص ۲۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزانہ سو بار، تین سو بار، یا صبح وشام دو دو سو بار بلکہ روزانہ ایک ہزار بار **دُرُود وسلام** پڑھنا بھی زِیادہ مشکل کام نہیں۔لیکن یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین روزانہ دس دس ہزار بار بلکہ چالیس چالیس ہزار بار **دُرُود شریف** کس طرح پڑھتے ہوں گے؟ اور

اُنہیں دوسری عبادات، گھریلو اور معاشی مُعاملات، پھر سُنّتوں کی تبلیغ اور طَعام و آرام وغیرہ کے لیے کس طرح وَقت ملتا ہوگا؟

اِس کا جواب یہ ہے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین ہماری طرح دُنیا کی مَحبَّت میں گرفتار نہیں تھے اور نہ ہی ہماری طرح ہَرزہ گوئی (فضول باتیں) ان کا شیوہ تھا۔ہم لوگوں نے شیطان کے فریب میں آکر اِس چند روزہ زِندگی ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے اور ہر وَقت، ہر لمحہ اس فانی دُنیا کی آرائشوں اور آسائشوں میں گم ہیں۔

اَفسوس! قبر کی طویل زِندگی اور آخرت کی کڑی اور کٹھن ترین منزل کی طرف ہماری بالکل توجُّہ نہیں۔بُزُرگانِ دین اور اَولیائے کاملین رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم اَجْمَعِيْن کو اس بات کا مُکمل احساس رہتا ہے کہ یہاں کی زِندگی چند روزہ ہے، یہ آناً فاناً ختم ہوجائے گی۔جو کچھ ہے وہ مرنے کے بعد والی اَبدی زِندگی ہے۔

نیز اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کو یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ دُنیا کی مُختصر سی زِندگی پر ہی بعد والی طویل زِندگی کا اِنحصار ہے۔اگر دُنیا کی زِندگی عیش پرستی اور نافرمانی میں نہ گزاری تو مرنے کے بعد رَحمتِ خداوَندی عَزَّوَجَلَّ سے اَبدی وسَرمدی نعمتوں کی اُمیدِ واثق (یعنی قوی اُمید) ہے۔چنانچہ یہ اللّٰہ والے اپنی زِندگی اِسلام کے زرّیں اُصولوں اور پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں اور آپ کی ذاتِ طیبہ پر دُرُودِ پاک پڑھنے میں گزار دیتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب ایک عاشقِ صادق سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **سُنّتوں** پر عمل کرتا ہے اور صدقِ دل سے جانِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو اپنی عادت بنالیتا ہے تو پھر وہ غمخوار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُکھی دلوں کے دَرد کا مُداوا بن کر کبھی تو عین بیداری کے عالم میں اور کبھی خَواب میں تشریف لاکر شربتِ دِیدار پلاتے ہیں اور حاجت مندوں کی حاجت رَوائی بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ

امام بوصیری پر سرکار کا کرم

امام بُوصیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے میرا نصف جسم بالکل بے حِس وحرکت ہوگیا۔ بہت علاج کروایا مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ انتہائی یاس وہراس کی حالت میں مَیں نے سوچا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے توسُّط سے بارگاہ رَبُّ العزّت میں اپنی صحتیابی کے لئے دُعا کروں، **اللّٰہ** جَلَّ شَانُہ کے فَضل وکَرم سے میں اپنے اس اِرادے میں کامیاب ہوگیا۔ چنانچہ میں نے قصیدہ (بُردہ شریف) لکھنا شروع کیا، قصیدے کا اِختتام ہوتے ہی میں نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں روشن ہوگئیں، میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خَواب میں نبیِ

کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنا دستِ مُبارک میرے جسم پر پھیرا اور اپنی مُبارک چادر میرے جسم پر ڈال دی۔اس کی بَرَکت سے میں فوراً صحتیاب ہوگیا۔جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حَرَکت کرنے کے قابل پایا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْحَالَنَا   طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے
یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا   التجا یاسیِّدَ الاَبرار ہے
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ   ناؤ ڈانواں ڈول دَرمَنجدھار ہے
خُذْیَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا   ناخُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَسوَسہ اوراس کاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی شِفا دینے والا ہے مگر اس حِکایت کو سُن کر وَسوَسے آتے ہیں کہ کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ بھی کوئی شِفا دے سکتا ہے؟

اس وَسوَسے کا علاج یہ ہے کہ بے شک ذاتی طور پر صِرْف اور صِرْف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی شِفا دینے والا ہے، مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی شِفا دے سکتے ہیں۔ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت کے بِغیر فُلاں دوسرے کو شِفا دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافِر ہے۔کیوں کہ شِفا ہو یا دوا ایک ذرّہ بھی کوئی کسی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر نہیں دے سکتا۔ہر مسلمان کا

یہی عقیدہ ہے کہ انبیا واَولیا عَلَیہِمُ السَّلام ورَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعَالٰی جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ مَحض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دیتے ہیں، معاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اِختیار ہی نہیں دیا۔تو ایسا شخص حُکمِ قرانی کو جھٹلا رہا ہے۔ پارہ ۳ سورۂ الِ عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام ونامُراد ہوگا۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک قول کی حِکایت کرتے ہوئے قرانِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللّٰہ کے حکم سے۔ (پ۳، آلِ عمران: ۴۹)

دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف فرما رہے ہیں کہ مَیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بَخشی ہوئی قُدرت سے مادَرزاد اَندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں۔حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زِندہ کردیا کرتا ہوں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیا عَلَیہِمُ السَّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطا کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیا سے اَولیا کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی شِفا

دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ، سردارِ انبیا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عَظْمت نشان کیسی ہو گی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمیع مخلوقات اور جملہ انبیاو مُرسلین عَلَیہِمُ السّلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جس کو جو ملا آپ عَلَیْہِ السَّلام ہی کے صدقے ملا۔

تو معلوم ہوا کہ جب سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام مریضوں کو شِفا اندھوں کو آنکھیں اور مُردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سب بدرجۂ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔ (فیضانِ سنت، ص۱۵۱تا۱۵۳)

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقُوف

جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولت اُن کی (ذوقِ نعت، ص۱۵۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبّت عطا فرمائے اور آپ عَلَیْہِ السَّلام کی ذات پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 31

بھلائی کے طلبگار

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَالرَّبَّ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّه، یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربّ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھ کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔"

(درمنثور، پ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بھلائی اور مَغْفِرت کے طلبگار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے خواہش مند ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہمہ وقت شوق و مَحبّت کے ساتھ بکمالِ خُشوع وخُضوع دل کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجّہ کرکے آپ کی ذاتِ گرامی پر **دُرُود وسلام** کے گجرے نچھاور کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسکی برکت سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہوگی اور جسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت نصیب ہوگئی یقیناً وہ دنیا و آخرت میں سُرخرو ہوگیا۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اس قدر مُنْہمِک و مُستغرق رہا کرتے تھے کہ انہیں دُنیا و مافِیْہا سے کوئی رَغبت نہ ہوتی، وہ حضرات اکثر اَوقات جلوۂ محبوب کی تابانیوں سے مَحظُوظ ہوتے اور ہر لمحہ آپ کی صُحبت بابَرَکت میں رہنا پسند کرتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی انہیں ہرگز گوارہ نہ تھی حتیٰ کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اپنے اَہلِ خانہ پر ترجیح دیتے۔ چنانچہ

زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عِشقِ رسول

حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام سے نکاح کے بعد اپنے غلام حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سرکار عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں بطورِ تُحفہ پیش کردیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صِغَرِ سِنی (بچپن) ہی سے بارگاہِ رسالت میں رہا کرتے اور آپ کی صُحبت بابَرَکت میں رہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار پُر بہار سے فیضیاب ہوا کرتے، حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی بے پناہ شفقتوں کی وجہ سے آپ کی مَحَبَّت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ ماں، باپ اور دیگر اہلِ خانہ کی یاد نہ آتی۔ ایک بار ان کے والد اور چچا فِدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ مکرمہ پہنچے، تحقیق کی، پتا

چلایا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں پہنچ کر عرض کی: اے ہاشم کی اولاد اور قوم کے سردار! آپ حرم کے رہنے والے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے پڑوسی ہیں، قیدیوں کو رہا کراتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں آپ کے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماتے ہوئے فِدیہ قبول کریں اور اس کو رِہا کر دیں بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زِیادہ لے لیں، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے؟ عرض کی! جی ہاں! آپ عَلَیْہِ السَّلام نے ارشاد فرمایا: اس کو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمھارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کرسکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ اُنھوں نے عرض کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستحقاق سے بھی زِیادہ اِحسان فرمایا یہ بات خُوشی سے منظور ہے۔ جب حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بلائے گئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں! پہچانتا ہوں یہ میرے باپ اور یہ میرے چچا ہیں۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اِختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، انکے ساتھ جانا چاہو تو اِجازت ہے۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: حُضُور! میں آپ کے مقابلے میں بھلا کس کو

پسند کرسکتا ہوں آپ میرے لئے **باپ** کی جگہ بھی ہیں اور **چچا** کی جگہ بھی۔

ان کے والد اور چچا نے کہا کہ زید غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ **باپ چچا** اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ نے (حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: ''ہاں میں نے ان میں ایسی بات دیکھی ہے جس کی وجہ سے میں ان کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کرسکتا۔'' حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ جواب سنا تو فرطِ مَحبَّت سے ان کو گود میں اُٹھالیا اور فرمایا: ''میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔'' حضرت زید رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ کے والد اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خُوش ہوئے اور بخوشی ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، زید بن حارثة، ۲/۴۹۵ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت زید رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ نے بچپن کی حالت میں بے چین دلوں کے چین، رَحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی خاطر اپنے گھر والوں اور عزیز و اَقارب کے پاس جانا پسند نہیں کیا، تو کیا ہم مَحبَّتِ رسول کا دم بھرنے والے اپنا تھوڑا سا وَقت نکال کر اِہتمام کے ساتھ آپ عَلَیْہِ السَّلام پر **دُرُودِ پاک** بھی نہیں پڑھ سکتے حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو حُضُور کی مَحبَّت میں اپنے دن رات

دُرُودِ پاک پڑھنے میں صرف فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

دم بدم صلِّ علٰی

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعب رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا: ”یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زِیادہ دُرُودشریف پڑھا کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُودخوانی کے لیے مُقرَّر کردوں؟“ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَاشِئْتَ یعنی تم جس قدر چاہو مُقرَّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِی اللّٰہُ تَعالٰی عَنہُ نے عرض کیا کہ دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُودخوانی کے لیے مقرَّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ یعنی تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِی اللّٰہُ تَعالٰی عَنہُ نے عرض کی کہ میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُودخوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ تم جس قدر چاہو مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِی اللّٰہُ تَعالٰی عَنہُ نے کہا میں دِن رات کا دو تہائی مُقرَّر کرلوں؟ تو

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ تم جتنا چاہو وقت مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے زِیادہ وَقت مُقرَّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔'' تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ''اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُودخوانی ہی میں صرف کروں گا۔'' تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ اگر تم ایسا کروگے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اورغموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہوجائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفّارہ ہوجائے گا۔''

(ترمذی،کتاب صفة القیامة،باب ۲۳، ۲۰۷/۴،حدیث:۲۴۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنی کتاب ''انوارِ جمالِ مصطفٰے'' میں فرماتے ہیں کہ بُزُرگ ترین ثَمرات اور گرامی ترین فوائدِ صلوٰۃ یہ ہیں کہ جب آدمی دُرُودِ پاک کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے سردارِ مکّۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت کے ساتھ دُرُود بھیجتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت اس کے تمام دل کو گھیر لیتی ہے اور اس شجرِ مَحبَّت سے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی طَاعت و اِتباع کا ثَمرہ حاصل ہوتا ہے۔ (انوار جمال مصطفٰے،ص۲۴۰ مفہوماً وملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم جب بھی **نبیِّ رحمت**، **شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر **دُرُودِ پاک** پڑھیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس سے مَقصود صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ہو نہ کہ کوئی اور غرض اور اگر بالفرض ہماری کوئی مُشکل ہے بھی تو **دُرُودِ پاک** اس نیّت سے نہ پڑھا جائے کہ میری یہ غرض پوری ہو، یا مجھے یہ فائدہ حاصل ہو، یا میری یہ مُشکل حل ہو جائے بلکہ آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نبی پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنا چاہیے اور اس کے وسیلے سے رَبّ تعالٰی کی بارگاہ میں گڑگڑا کر عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے مَقاصد ومَطالب کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے قَبولیّت کی اُمید ہے۔

جیسا کہ شیخ ابُو اسحاق شاطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شرحِ اَلفیہ میں فرماتے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جانے والا دُرُودِ پاک یقیناً مقبول ہے اور اس کے ساتھ جب کوئی دُعا مانگی جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل سے وہ بھی قَبول کی جائے گی۔ (مطالع المسرات، ص۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حالتِ بیداری میں جوابِ سلام

حضرت سیِّدُ نا محمود الکردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ الْوَلِی اپنی کتاب ”اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَات “میں فرماتے ہیں: ایک رات جب میں سویا تو میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا! کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خواب میں شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے مجھے سینے سے لگالیا اور ارشاد فرمایا:”اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو!“ نیز مجھے اپنی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنودی کی خُوشخبری سنائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس قدر مَحبّت دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، مجھے اپنی قسمت پر رَشک آرہا تھا کہ آپ علیہ السَّلام نے میرا ایسا والہانہ اِستقبال فرمایا اور مجھے اتنی عزّت سے نوازا میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھوں سے بھی فرطِ شفقت اور جوشِ مَحبّت سے آنسو رَواں تھے، اتنے میں میری آنکھ کُھل گئی میرے رُخسار پر اب تک آنسو بہہ رہے تھے اس کے بعد میں مُواجہہ شریف کی طرف گیا تو میں نے روضۂ مبارکہ کے اندر سے ایسی ایسی بشارتیں سنیں جو بیان سے باہر ہیں۔ ابھی میں مُواجہہ شریف کے پاس ہی کھڑا تھا کہ عَین بیداری کے عالَم میں میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی زبانِ مُبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا تو مجھے اس بات کا کامل یقین ہو گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے **رَوضۂ انور** میں نہ صِرف حیات ہیں بلکہ مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔(سعادة الدارین،الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی ......الخ،اللطیفة الحادی والتسعون، ص ۱۵۱ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **دُرُود و سلام** پڑھنے والے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر **مَحَبَّت** فرماتے ہیں اور اس کی زبان سے اَدا ہونے والے **دُرُود و سلام** کے کلمات کو نہ صرف بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں بلکہ خُوش ہو کر اُسے اپنے دیدار سے بھی مُشرَّف فرماتے ہیں۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت
ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں! ہم پہ **فدا** ہو (ذوقِ نعت،ص ۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سرکار عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں مَحَبَّت وشوق کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اس کے فوائد و برکات سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 32

مُبارَک پرچہ

قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، مَحبوبِ ربِّ الْاَرضِ وَ السَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟'' **حُضُور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: ''میں تیرا نبی **محمد** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ **دُرُودِ پاک** ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔''

(موسوعه ابن ابی دنیا فی حسن الظن بالله، ۱/ ۱۹، حدیث: ۷۹)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں (سامانِ بخشش، ص ۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے **دُرُودِ پاک** کی بَرَکت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں دُنیا میں اس کے فوائد وثَمَرات حاصل ہوتے ہیں وہیں اُخروِی فضائل و بَرَکات کا حُصُول بھی ہوتا ہے۔ **دُرُودِ پاک** پڑھنا ایسا عمل ہے کہ جسے خود خالقِ ارض وسمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ اور اسکے مَعصُوم فِرِشتے بھی کرتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اسکے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر دُرُود اورخُوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲،الاحزاب:۵۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور فِرشتوں کا عَمل

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یارخان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان اپنی مایہ ناز کتاب ''شانِ حبیبُ الرحمٰن مِن آیاتِ القرآن'' میں فرماتے ہیں: ''مَذکورہ بالا آیتِ کریمہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی صَرِیح نعت ہے۔اِس میں ایمان والوں کو پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودوسلام بھیجنے کا حُکْم دیا گیا ہے۔لُطْف کی بات یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قُرآنِ کریم میں کافی اَحکامات صادِر فرمائے مَثَلاً نماز، روزہ، حج، وغیرہ وغیرہ۔مگر کسی جگہ یہ اِرشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فِرِشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔صِرْف دُرُود شریف کے لیے ہی ایسا فرمایا گیا ہے۔اِس کی وجہ بالکل ظاہر ہے۔کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خُدا عَزَّوَجَلَّ کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔یقیناً اللّٰہ تبارک وتعالٰی کے کام ہم نہیں کر

سکتے اور ہمارے کاموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بُلند و بالا ہے۔ اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حُکْم دیا گیا ہو تو وہ صِرْف اور صِرْف آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔ جس طرح ہلالِ عید پر سب کی نظریں جَمْع ہوجاتی ہیں اِسی طرح مَدینہ کے چاند پر ساری مَخلوق کی اور خود خالق عَزَّوَجَلَّ کی بھی نظر ہے۔

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جمال
اے حسیں! تیری اَدا اُس کو پسند آئی ہے (ذوقِ نعت، ص۱۷۵)

ایسا تجھے خالق نے طَرحدار بنایا
یوسُف کو ترا طالبِ دیدار بنایا (ذوقِ نعت، ص۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ مُبارکہ کے نازِل ہونے کے بعد محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، سُلطانِ شیریں مَقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ نور بار خوشی سے جھوم اُٹھا اور فرمایا: ''مجھے مبارَک باد دو کیونکہ مجھے وہ آیتِ مُبارَکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے ''دُنیَا وَمَا فِیْھَا'' (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زِیادہ محبوب ہے۔'' (روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۲۲۳)

دُرُود بھیجنے کی حِکمت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیتِ مُبارَکہ میں یہ خَبَر دی ہے کہ ہم ہر آن اور ہر گھڑی اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

رَحمتوں کی بارش برساتے ہیں۔ یہاں ایک **سُوال** یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ خود ہی رَحمتیں نازل فرمارہا ہے تو ہمیں دُرُود شریف پڑھنے یعنی رَحمت کے لیے دُعا مانگنے کا کیوں حُکْم دیا جارہا ہے کیونکہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو، تو جب پہلے ہی سے رَحمتیں اُتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حُکْم کیوں دیا؟ اِس کا **جواب** یہ ہے کہ کوئی سُوالی کسی دروازہ پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کے مال واَولاد کے حق میں دُعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ سخی کے بچے زِندہ رہیں، مال سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دُعائیں مالکِ مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا مُہذَّب سُوالی ہے۔ بھیک مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ خُوش ہو کر کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں حُکْم دیا گیا: اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اَولاد سے پاک ہیں مگر ہمارا ایک پیارا حبیب ہے محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اُس حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس کے اَہلِ بیت (عَلَیْہِمِ الرِّضْوان) کی اور اُس کے اَصحاب (عَلَیْہِمِ الرِّضْوان) کی خیر مانگتے ہوئے، اُن کو دُعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رَحمتوں کی اُن پر بارش ہورہی ہے اُس کا تُم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ دُرُود شریف پڑھنا دراَصْل اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔ اِس آیتِ مُقدَّسہ میں مسلمانوں کو مُتَنَبَّہ (خبردار)

فرما دیا گیا کہ اے **دُرُود وسلام** پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گُمان بھی نہ کرنا کہ ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری رَحمتیں تمہارے مانگنے پر مَوقوف ہیں اور ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے دُرُود و سلام کے مُحتاج ہیں۔تم دُرُود پڑھو یا نہ پڑھو، اِن پر ہماری رَحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔تمہاری پیدائش اور تمہارا **دُرُود وسلام** پڑھنا تو اَب ہوا، پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جب کہ ''جب'' اور ''کب'' بھی نہ بنا تھا۔''جہاں''''وہاں''''کہاں'' سے بھی پہلے اِن پر رَحمتیں ہی رَحمتیں ہیں۔تم سے **دُرُود وسلام** پڑھوانا یعنی پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دُعائے رَحمت منگوانا تمہارے اپنے ہی فائدے کے لیے ہے۔تم **دُرُود وسلام** پڑھو گے تو اِس میں تمہیں کثیر اَجر وثواب ملے گا۔

(شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۸۴، ۱۸۵ ملخصاً)

وُہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تَن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا (حدائقِ بخشش، ص۳۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکت اور ترقّیِ معرفت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت کے لیے **دُرُود وسلام** سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں

ہے۔ یقیناً سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودوسلام** بھیجنے کے بے شُمار فَضائل و بَرَکات ہیں جن کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ **دُرُودشریف** کے فَضائل میں بے شُمار کُتُب تصنیف کی جاچکی ہیں، اس کے فضائل وثَمَرات اکثر مُبَلِّغین بیان کرتے رہتے ہیں۔ قَلَم کی روشنائی تو خَتْم ہوسکتی ہے، بیان کے الفاظ بھی خَتْم ہوسکتے ہیں مگر فضائلِ دُرُودوسلام بَر خَیْرُ الاَ نَام کا اِحاطہ نہیں ہوسکتا۔ دن ہو یا رات ہمیں اپنے مُحسن وغمگُسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودوسلام** کے پُھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔ اِس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شُمار اِحسانات ہیں۔ بطنِ سیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے دُنیائے آب و گِل میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: ''رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی یعنی پروَردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔''

امام زرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی **نَقْل فرماتے ہیں:** ''اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔'' (زرقانی علی المواھب،ذکرتزویج عبداللّٰہ آمنة، ۲۱۱/۱)

رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (قبالۂ بخشش،ص۹۴)

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَرِ معراج پر رَوانگی کے وَقْت

اُمَّت کے عاصیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے۔ دیدارِ جمالِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور خُصُوصی نوازشات کے وَقْت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔ عُمر بھر گنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔

مَدارِجُ النُّبُوَّۃ میں ہے: حضرتِ سیِّدُ ناقُثَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخص تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قَبْرِ انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہَر آئے تھے۔ چُنانچہ اُن کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُوئے مُنوَّر، قَبْرِ اطہر میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْرِ انور میں اپنے لَبہائے مبارکہ کو جُنبِش فرما رہے تھے۔ (یعنی مبارک ہونٹ ہل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہَن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہہ رہے تھے: ''رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی۔'' (یعنی اے میرے پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)۔ (مدارج النبوة، ۴۴۲/۲)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''جب میری وفات ہوجائے گی تو اپنی قَبْر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا، یا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے پروردگار! میری اُمَّت میری اُمَّت، یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔''

(کنز العمال، کتاب القیامة، ۱۷۸/۷، حدیث: ۳۹۱۰۸)

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

ذِکر اُس کا اپنی عادت کیجئے (حدائقِ بخشش، ص۱۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں تو ہماری عَقیدت بلکہ مُرَوَّت کا بھی یہی تقاضا ہونا چاہئے کہ غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد اور دُرُود و سلام سے کبھی غَفْلت نہ برتی جائے۔

حضرتِ سیِّدُنا حافظ رشید عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اَشعار کی صورت میں فرماتے ہیں:

اَلَا اَیُّھَا الرَّاجِی الْمَثُوْبَۃَ وَالْاَجْرَ وَتَکْفِیْرَ ذَنْبٍ سَالِفٍ اَنْقَضَ الظَّھْرَا

عَلَیْکَ بِاِکْثَارِ الصَّلَاۃِ مُوَاظِبًا عَلٰی اَحْمَدَ الْھَادِیْ شَفِیْعِ الْوَرٰی طُرًّا

"یعنی اے اَجر وثواب اور اُس گزشتہ گناہ کی تلافی کی اُمید رکھنے والے جس نے (تیری) کمر توڑ دی ہے، سن لے! تجھ پر لازم ہے کہ اُس ذاتِ گرامی پر ہمیشہ کثرت سے دُرُود بھیج جن کا نام اَحمد ہے، اِنسانیت کے ہادی اور تمام مخلوق کے شفیع ہیں۔"

(القول البدیع، خاتمۃ الباب الثانی، الفصل الاول، ص۲۸۴)

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند

حشر کو کھل جائے گی طاقت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت میں ڈوب کر آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ حسن بصری

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن (بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ ''جو اچّھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللّٰہ تعالٰی کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قرانِ کریم) کا بھی۔'' (حدیث پاک میں ہے) اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالم بادشاہ مُسَلَّط ہوں گے اور اُن کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (رُوحُ الْمَعانی، ۴/۳۲۶)

بیان نمبر 33

ہونٹوں پر مُتَعَیَّن فرشتے

اَمیرُالْمُؤمِنِین ذُوالنُّورَین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ والاشان میں حاضر ہوکر عَرْض گزار ہوئے: ''یارسُولَ **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ بندے کے ساتھ کتنے **فِرِشتے** ہوتے ہیں؟'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عثمان! **ایک فِرِشتہ** تیری دائیں (سیدھی) طرف ہے جو تیری نیکیوں پر مامور ہے اور یہ بائیں (اُلٹی) طرف والے **فِرِشتہ** کا اَمین ہے۔ جب تم **ایک** نیکی کرتے ہو تو اس کی **دس** نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جب تم کوئی گُناہ کرتے ہو تو بائیں (اُلٹی) طرف والا فِرِشہ دائیں (سیدھی) جانب والے فِرِشتے سے پوچھتا ہے: ''(کیا) میں (اس کا یہ گناہ) لکھ لوں؟'' تو وہ کہتا ہے: ''نہیں، شاید یہ (اپنے گُناہ پر) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے اِستِغفار کرے اور **توبہ** کرے۔'' تو جب بائیں طرف والا فِرِشتہ **تین مرتبہ** گناہ لکھنے کی اِجازت مانگتا ہے تو (دائیں طرف والا) کہتا ہے: ہاں (اَب لکھ لو) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس سے **محفوظ** رکھے۔ یہ کیسا بُرا ساتھی ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مُتعلِّق** کتنا کم سوچتا ہے اور ہم سے کس قدر کم حیا کرتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ ۲۶، قٓ: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اُس کے پاس ایک محافِظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

اور دو فِرِشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِؕ (پ ۱۳، الرعد: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: آدمی کے لئے بدلی والے فِرِشتے ہیں اُس کے آگے پیچھے کہ بحُکمِ خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اور ایک فِرِشتے نے تمہاری پیشانی کو تھاما ہوا ہے۔ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضُع (یعنی اِنکساری) کرتے ہو تو وہ تمہیں بُلند کرتا ہے اور جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تکبُّر کا اِظہار کرتے ہو تو وہ تمہیں تباہی میں ڈال دیتا ہے۔ اور دو فِرِشتے تمہارے ہونٹوں پر (مُتعیَّن) ہیں، وہ تمہارے لئے صِرْف محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر پڑھے جانے والے دُرُود کو محفوظ کرتے ہیں اور ایک فِرِشتہ تمہارے مُنہ پر مُقرَّر ہے وہ تمہارے منہ میں سانپ داخل ہونے نہیں دیتا۔ اور دو فِرِشتے تمہاری آنکھوں پر مُقرَّر ہیں۔ یہ کل دس فِرِشتے ہیں جو ہر انسان پر مُقرَّر ہیں۔ رات کے فِرِشتے دن کے فِرِشتوں پر اُترتے ہیں، کیونکہ رات کے فِرِشتے دن

کے فِرِشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں۔ یہ **بیس فِرِشتے** ہر آدمی پر مُقرَّر ہیں۔

(تفسیرالطّبری، پ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۱۱، ۷/۳۵۰، حدیث: ۲۰۲۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّر کردہ معصوم **فِرِشتے** ہماری اچھی بُری ہر بات لکھتے ہیں لیکن **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بالکل پروا نہیں ہوتی۔ عام دنوں میں تو گُناہوں کا سلسلہ جاری ہی رہتا ہے مگر جب رَمَضانُ المبارک کا **مُقدَّس مہینہ** تشریف لاتا ہے تو ہم بدقسمتی سے اس کا اِحترام نہیں کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخُوشنودی والے کام کرنے کے بجائے روزے کی حالت میں بھی اپنے قیمتی لمحات کوفُضُولیّات میں برباد کردیتے ہیں یقیناً یہ ذِلّت ورُسوائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ چُنانچہ

حُقُوقِ رَمَضان سے مُتَعلِّق نصیحتیں

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْھا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''میری اُمَّت ذَلیل ورُسوا نہ ہوگی جب تک وہ **ماہِ رَمَضان** کا حق ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رَمَضان کے حق کوضائع کرنے میں ان کا ذَلیل ورُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، اِس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا: جس نے اِس ماہ میں **زِنا** کیا، یا **شراب** پی

تو اگلے رَمضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گُناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔

(معجم صغیر،من اسمه عبدالملک ، ص۲۴۸،حدیث:۱۴۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اُٹھئے! اور ماہِ رَمضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔اس ماہِ مبارک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمضان میں **شراب** پینے والا اور **زِنا** کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمضان سے پہلے پہلے مر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کا زِنا بد نگاہی، ہاتھوں کا زِنا اَجْنبیہ کو (یا شہوت کے ساتھ اَمْرَد کو) چُھونا ہے۔ لہٰذا خبردار! خبردار! خبردار! ماہِ رَمضان میں بالخصوص اپنے آپ کو بدنِگاہی اور اَمْرَد بینی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان آنکھوں کا **قُفلِ مدینہ** لگا لیجئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سعی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اوقات نمازی اور

روزہ دار بھی ماہِ رَمضان کی بے حُرمتی کر کے قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کا شکار ہو کر عذابِ نار میں گرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر ایک سیاہ نُقطہ

یاد رکھئے! حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک **سیاہ نُقطہ** بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا **سِیاہ نُقطہ** بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بَھلائی کی (کوئی) بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

(درمنثور، پ ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۴، ۸/۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلود اور سیاہ ہو چُکا ہو اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمضان ہو یا غیرِ رَمضان ایسے انسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحَول سے بھاگنے ہی کی **تدبیریں** سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفْلَت اُسے گھیر لیتی اور یوں وہ بدنصیب سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحَول سے دُور ہو جاتا ہے۔ ماہِ رَمضان کی مُبارَک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری

راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش وشطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

لَمحۂ فِکریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدا را اپنے حالِ زار پر تَرس کھائیے اور غور فرمائیے! کہ روزہ دار ماہِ رَمضانُ المُبارَک میں دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں **رَمضان شریف** سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدَّس دِنوں میں منْع کردی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المُبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حَرام ہوجائیں گی؟ روزہ دار جب رَمضانُ المبارَک میں حلال وطیّب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حَرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمائیے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ چنانچہ

بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ حاجت نہیں

نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکے پیاسے رہنے کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں۔'' (بخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور......الخ، ۱/۶۲۸، حدیث:۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا: صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہُودہ باتوں سے بچا جائے۔ (مستدرک، کتاب الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا......الخ، ۲/۶۷، حدیث: ۱۶۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان ہو یا غیر رمضان ہمیں گُناہوں سے باز رہتے ہوئے دیگر نیک اَعمال کے ساتھ ساتھ صُبح وشام اپنے پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلام پر **دُرُودوسلام** کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہیے کہ بعض اَوقات **دُرُودِ پاک** پڑھنے والے عاشقانِ رسول پر ایسا کرم ہوتا ہے کہ انہیں نارِ دَوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے اسی ضِمن میں ایک حکایت سنئے اور جُھوم جایئے۔ چنانچہ

آگ سے نَجات کا پَروانہ

حضرتِ سیِّدُنا خلّاد بن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَزْع کی حالت میں ان

کے تکیہ کے نیچے ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا گیا جس پر یہ لکھا تھا: ''هٰذِهٖ بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْر یعنی یہ خلّاد بن کثیر کے لیے آگ سے نجات کا پروانہ ہے۔''لوگوں نے ان کے گھر والوں سے حضرتِ سیِّدُنا خلّاد بن کثیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا عمل پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ ہر جُمُعَہ کو ہزار مرتبہ یہ دُرُود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھا کرتے تھے۔

(القول البديع، الباب الخامس فی الصلاة عليه فی اوقات مخصوصة ......الخ، ص۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنانے ، نمازوں اور سُنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے ۔سُنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زِندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کروائیے۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مَکتبۃُ المدینہ کے جاری کردہ رَسائل اور وِیڈیو سی ڈیز تحفے میں بانٹتے رہیے نہ جانے کب کس کا دل چوٹ کھا جائے اور وہ راہِ راست پر آجائے اور آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔آپ کی ترغیب کیلئے ایک اِیمان اَفروز **مَدَنی بہار** سنئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے۔چُنانچہ

شرابی، مُؤَذِّن بن گیا

مَہاراشٹر (ہند) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قَبل میں مرضِ عِصْیاں میں اِنتہائی دَرَجے تک مُبْتَلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رَقم حاصل ہوتی رات کو اِسی سے مَعَاذَ اللّٰہ شراب خرید کر خُوب عَیَّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واہلِ مَحَلَّہ کو خُوب تنگ کرتا اِسکے علاوہ میں پَرلے دَرَجے کا جُواری وبے نمازی بھی تھا۔ اِسی غَفْلَت میں میری زِندگی کے قیمتی اَیّام ضائع ہوتے رہے۔ آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہوا یوں کہ خُوش قسمتی سے میری مُلاقات دعوتِ اِسلامی کے ایک ذِمّہ دار اِسلامی بھائی سے ہوئی۔ اُنہوں نے انتہائی شفقت بھرے اَنداز میں اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سَفر کرنے کی ترغیب دلائی تو مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبَت ملی اور مَکتبۃُ المدِینہ سے جاری شُدہ رَسائل بھی پڑھنے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکّا بے نمازی، شرابی وجُواری تائب ہو کر نہ صِرْف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے اور دوسروں کو مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے

اب تک 30 اِسلامی بھائی مَدَنی قافِلوں کے مُسافِر بن چکے ہیں اور اِس وَقت میں ایک مسجِد میں مؤذِّن ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی خُوب خُوب دُھومیں مچا رہا ہوں۔

دل کی کالک دُھلے ، دَردِ عِصیاں ٹلے
آؤ سب چل پڑیں قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش، ص۶۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! ہمیں رَمضان المُبارک کا اِحترام کرتے ہوئے صَوم وصلوٰۃ کی پابندی کیساتھ ساتھ گُناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، اپنے وَقت کو فُضُولیّات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ ذِکرو دُرُود میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

غیبت کی تعریف

کسی (زِندہ یامُردہ) شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا، پسند نہ کرتا ہو) اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذِکر کرنا۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۱۷۵)

بیان نمبر 34

دلوں کی طہارت

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ **نبیوں** کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ طہارت نشان ہے: ''لِکُلِّ شَیْءٍ طَھَارَۃٌ وَغُسلٌ، ہر چیز کے لیے طہارت اور غُسل ہے وَطَھَارَۃُ قُلُوْبِ الْمُؤمِنِیْنَ مِنَ الصَّدءِ اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ، اور مومنوں کے دِلوں کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر دُرُود پڑھنا ہے۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، ص ۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس شخص کو اللّٰہ تعالٰی نے عَقل وفَہم کی دولت سے نواز رکھا ہے وہ یقیناً اس بات سے بَخُوبی واقف ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اَصلِ ایمان ہے، اگر کسی کا سینہ مَحبَّتِ رسول سے خالی ہے تو اسے ایمان کی دولت نصیب نہیں کیونکہ حُبِّ رسول ہی ایمان کی کسوٹی ہے۔ لہٰذا جب بھی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ طیبہ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو دل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّر باندھ کر عِشق ومَحبَّت میں ڈوب کر پڑھنا چاہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکات ضَرور حاصل ہونگی۔ چنانچہ

ذِکرِ سرکار کے آداب

بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: ''جب بھی ذِکْرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا جائے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تَصَوُّر باندھ کر کیا جائے۔'' مَدارِجُ النُّبُوَّت کے تَکْمِلَہ میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَقّ فرماتے ہیں: ''ذِکْرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے وَقت اپنے آپ کو بارگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر خیال کر۔ گویا کہ تو اِن کی ظاہری حیاتِ طَیِّبَہ میں اِن کے سامنے حاضر ہے اور آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بُزُرگی، تعظیم، رُعْب اور حَیا کی وجہ سے اَدَب کے ساتھ دِیدار کررہا ہے پس یقیناً سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تجھے دیکھتے ہیں اور تیرے کلام کو سُنتے ہیں۔ کیونکہ محبوبِ کِبْریا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْصافِ اِلٰہِیَّہ کے مَظْہر ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صِفات میں سے ایک یہ بھی صِفَت ہے ''اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِی یعنی میں اُس کا ہم نَشِیں ہوں جو مجھے یاد کرے۔'' لہٰذا مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اس صِفَتِ عُظْمٰی کا مَظْہر بنایا گیا ہے۔'' (مدارج النبوۃ، ۲/۶۲۱)

چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے یاد کرنے والوں کے ہم نشیں ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ''اے بھائی! میں تجھے وَصِیَّت کرتا ہوں کہ ہمیشہ

محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مُبارکہ اور سیرتِ طَیِّبہ کو مَلْحُوظ رکھا کرا گرچہ بتکلُّف ہی اِس صُورتِ پاک اور سیرتِ والاصِفات کو پیشِ نظر رکھنا پڑے۔ بہُت ہی قلیل عرصے میں تیری رُوح اِس تصوُّر کی بدولت ذاتِ پاکِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانُوس ہوجائے گی۔ پس رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ کریم تیرے سامنے موجود ہوگی اور تو اُن کا مُشاہَدہ کرے گا اور اُن سے کلام بھی کرے گا اور شَرَفِ خِطاب سے بھی لُطْف اَندوز ہوگا۔'' (مدارج النبوة، ۶۲۳/۲)

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو (ذوقِ نعت، ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلطانِ دوجہاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُرُودِ پاک پڑھنے والے عُشّاق سے بے اِنتہامَحبَّت فرماتے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان پر بارشِ کرم بھی برساتے رہتے ہیں، کبھی تو بنفسِ نفیس خود ان کے خَواب میں تشریف لاکر اپنے دِیدارِ پُر بہار سے فَیضیاب فرماتے ہیں، تو کبھی اپنے چاہنے والوں کو کسی کے ذَرِیعے یہ پیغام ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مجھ پر اِتنی اِتنی مِقدار میں روزانہ دُرُودِ پاک پڑھتے ہو جس کو میں خُود سنتا ہوں، لہٰذا

میرے اس پریشان حال اُمتی کی حاجت کو پورا کرو۔ چُنانچہ اس ضِمن میں ایک دِلچسپ حکایت سنئے اور جُھوم جائیے۔ چُنانچہ

سرکار عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے دَستگیری فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکر بن مُجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالیٰ عَلَیْہ ایک دن اپنے طَلَبہ کو پڑھارہے تھے کہ ایک شیخ پُرانے عِمامے، پُرانی قمیص اور پُرانی چادر میں مَلبُوس تشریف لائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوبَکر رَحمۃ اللّٰہ تعالیٰ عَلَیْہ اِن کی تَعْظیم کے لیے کھڑے ہوگئے اور اِنہیں اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھراُن کا اور اُن کے بچوں کا حال دَرْیافت کیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ آج رات میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا ہے میرے پاس اتنی رَقم نہیں کہ میں اُنہیں یہ چیزیں لاکر دوں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُو بَکر رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالیٰ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں (اُن کی یہ بات سن کر) پریشانی کی حالت میں سوگیا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''غمگین کیوں ہو؟ خلیفہ کے وزیر علی بن عیسٰی کے پاس جاؤ اور اُسے جاکر میرا سلام کہنا اور یہ نشانی بتانا کہ تم جُمعَہ کی رات مجھ پر ہزار مرتبہ دُرُود پڑھنے کے بعد سوتے ہو۔ اِس جُمعَہ کی رات تم نے مجھ پر سات سو مرتبہ دُرُود پڑھا تھا کہ خلیفہ

کا قاصِد آیا اور تمہیں بُلا کر لے گیا۔ پھر واپس آ کر تم نے مجھ پر دُرُود پڑھا حتی کہ تم نے ہزار مرتبہ **دُرُود شریف** مُکَمَّل کر لیا۔ اُسے کہنا کہ سو دینار نومولُود کے والِد کو دے دو تاکہ یہ اپنی ضَرورت پوری کریں۔" (خواب سے بیدار ہونے کے بعد) حضرتِ سیِّدُنا ابُو بَکْر بن مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اِن کو ساتھ لے کر وزیر کے پاس پہنچ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ نے وزیر کو کہا: اِن کو تیری طرف **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے۔ وزیر کھڑا ہوا اور آپ (یعنی ابو بَکْر رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ کو) اپنی جگہ پر بٹھا کر سارا ماجرا دَرْیافْت کیا۔ آپ نے وزیر کو پورا واقِعہ بیان کر دیا۔ وزیر خُوش ہوا اور اپنے غُلام کو مال کی تھیلی نکالنے کا حُکْم دیا۔ پھر اِس سے سو دِینار نکال کر نومولُود کے والِد کو دے دیئے۔ اِس کے بعد سو دِینار اور نکالے تاکہ حضرتِ سیِّدُنا شَیخ ابُو بَکْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے مگر آپ نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ وزیر نے کہا: حضرت اِس سَچّی خبر کی بِشارت دینے پر آپ مجھ سے یہ نذرانہ لے لیں، یہ مُعامَلہ میرے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ایک راز تھا اور آپ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصِد ہیں۔ پھر وزیر نے مزید سو دِینار نکالے اور آپ سے کہا: یہ اِس بِشارت یعنی خُوشخبری کے سبب لے لیجیے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرے ہر جُمُعَہ کی رات **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا عِلْم ہے۔ پھر اِس نے سو دِینار اور

نکالے اور کہا: یہ آپ کی اُس تھکاوٹ کے بدلے میں ہیں جو آپ کو ہماری طرف آتے ہوئے برداشت کرنا پڑی۔ پھر وزیر صاحِب یکے بعد دِیگرے (نَو مَوْلُوْد کے والد کے لیے) سوسو دِینار نکالتے رہے حتی کہ ہزار دِینار نکال لیے مگر اُس نے کہا: "میں صِرْف وہ لوں گا جن کا مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُکْم ارشاد فرمایا ہے۔" (القول البدیع، الباب الرابع فی تبلیغه السلام علیه،ورده وغیرذلک، ص ۳۲۷)

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رَنج میں ہو جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہونگے اب تو غَنی کے دَر پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی گُناہگار اُمت پر کس قدر شفیق و مہربان ہیں کہ اگر آپ کا کوئی بھی اُمَّتی کسی پریشانی میں ہو تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی مَدد فرماتے ہیں۔ تو ہمیں بھی اُمَّتی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ کریمہ پر دُرُودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور زِیادہ سے زِیادہ دُرُود شریف پڑھنا چاہئے ورنہ روزِ قیامت حسرت ہمارا مُقدَّر رہوگی۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، یعنی جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے،" "نہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے اور نہ ہی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھے" "اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِلثَّوَابِ، تو وہ قِیامت کے دِن جب اُس کی جَزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہوگی، اگرچہ جنّت میں داخِل ہو جائیں۔"

(مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۴۸۹، حديث: ۹۹۷۲)

سب سے بڑا بخیل شخص

ایک روایت کے مطابق حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کا نامِ مبارک سن کر دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والا سب سے بڑا کنجوس ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔" (مسند احمد، مسند حديث الحسين بن علی، ۱/۴۲۹، حديث: ۱۷۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُوش نصیب لوگ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام** پڑھنا اپنے روز وشب کا وَظیفہ بنا لیتے ہیں، لوگوں کو

اس کی ترغیب دلاتے ہیں، زِندگی بھر لوگوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمت و مَحبَّت کے جام بھر بھر کے پلاتے ہیں اور عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رنگ میں رَنگ دیتے ہیں، جب وہ اہلِ دُرُود اور اہلِ مَحبَّت اس دُنیائے فانی سے عالَمِ جاوِدانی کی طَرَف سَفَر کرتے ہیں تو بعدِ وصال ایسی عجیب اور **ایمان اَفروز** بشارتیں نصیب ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے انکی قِسمت پر رشک کرتے ہیں۔ کسی کی تُربَتِ اطہر خُوشبُو سے مہک اُٹھتی ہے تو کسی کے جنازہ پر اَبرِ رحمت انوار کی بارشیں برساتے ہیں اور کہیں مَلائکہ کرام جنازہ میں قِطار در قِطار نظر آتے ہیں۔ اسی مضمون کی عکاسی کرتی ہوئی ایک حکایت سنئے۔ چنانچہ

جَنازہ میں فِرِشتوں کا نُزُول

حضرتِ سیِّدُنا سَہل تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلی کا جب وِصال ہوا تو ایک شور برپا ہوگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ کے جنازۂ مُبارکہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ شہر میں ایک یہودی بھی رہتا تھا جس کی عمر ستر برس سے کچھ زیادہ کی تھی۔ اُس نے جب شور سُنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نِکلا۔ لوگ جنازہ مُبارکہ کو اُٹھائے ہوئے جارہے تھے۔ اُس نے جنازہ کا جُلُوس دیکھ کر پُکارا: ”اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تُم بھی دیکھ رہے ہو؟“ لوگوں نے پوچھا: ”تو کیا دیکھ رہا ہے؟“ اُس نے کہا: **”میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قِطار لگی ہوئی ہے**

اور وہ (فِرِشتے) جَنازہ سے بَرَکتیں حاصِل کررہے ہیں۔'' یہ مَنْظَر دیکھ کر وہ یہودی مُسلمان ہوگیا اور بہُت اچھا مُسلمان ثابت ہوا۔

(الرسالة القشيرية ،باب احوالهم عبد الخروج من الدنيا، ص ۳۴۱)

عرش پر دُھومیں مچیں وہ مومنِ صالح مِلا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیِّب و طاہِر گیا (حدائقِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اطہر پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❀❀ ❀❀ ❀❀

نُورِ ایمان پانے کا ایک سَبَب

حدیث پاک میں ہے، ''جس شخص نے غُصّہ ضَبط کرلیا باوجود اس کے کہ وہ غُصّہ نافذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر دیگا۔''

(جامع صغير، ص ۵۴۱ ،حديث :۸۹۹۷)

بیان نمبر 35

جنّت کُشادہ ہوجاتی ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدالعزیز دبّاغ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَھّاب فرماتے ہیں: ''اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک تمام اَعمال سے اَفضل ہے اور یہ اُن مَلائکہ کا ذِکر ہے جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہوجاتی ہے۔''

(الابریز، باب فی الجنۃ وترتیبھا وعددھا، ص۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَسوَسہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ذِہن میں یہ وَسوسہ پیدا ہوسکتا ہے کہ ہمیں صرف **دُرُودِ ابراہیمی** ہی پڑھنا چاہئے کیونکہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی اسی کے فَضائل بیان ہوئے ہیں۔

جوابِ وَسوَسہ: بے شک اَحادیثِ مُبارکہ میں **دُرُودِ ابراہیمی** کے فَضائل بیان ہوئے ہیں اور وہی اَفْضل ہے البتہ اِس سے دوسرے دُرُودِ پاک پڑھنے کی مُمانَعت لازِم نہیں آتی بلکہ اَحادیث مُبارکہ میں دوسرے دُرُودوں کے مُتَعلِّق بھی فضائل آئے ہیں۔ چنانچہ

اُونٹ کی گواھی

حضرت سَیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنۂ سے مروی حدیثِ پاک کا مَفہوم ہے کہ ایک اَعرابی اپنے اُونٹ کی نکیل تھامے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور سلام عَرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''صبح صبح کیسے آنا ہوا؟'' اِسی اَثنا میں اُونٹ بَلْبلایا (یعنی آواز نکالی) پھر ایک دوسرا شخص آیا گویا کوئی مُحافِظ ہو اور عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس اَعرابی نے یہ اُونٹ چُرایا ہے۔'' اُونٹ دوبارہ غم سے بَلْبلایا تو رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس کی فریاد سننے لگے، جب اُونٹ خاموش ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُحافِظ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرمایا: ''اُونٹ نے تیرے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے۔'' اس پر وہ شخص چلا گیا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَعرابی سے اِسْتِفْسار فرمایا: تم نے میرے پاس آنے سے پہلے کیا پڑھا تھا؟'' اُس نے عَرض کی: ''میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! میں نے یہ پڑھا تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃٌ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بے حد دُرُود بھیج۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیشمار برکتیں عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَام

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بے اِنتہا سلامتی فرما۔

اَللّٰھُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بے حد رحمتیں نازِل فرما۔

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس مُعَاملہ کو مجھ پر ظاہر فرما دیا، اُونٹ نے اِس (مُحافِظ) کے گناہ (جھوٹ) کو بیان کردیا اور فِرِشتوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا۔'' (معجم کبیر، سلیمان بن زیدثابت عن ابیه، ۱۴۱/۵، حدیث:۴۸۸۷ مفهوماً و ملخصاً)

وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی، وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی

آؤ دربارِ مصطفیٰ کو چلیں، غم خوشی میں وہیں پہ ڈھلتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ اس اعرابی نے دُرُودِ اِبراہیمی کے علاوہ دُرُودِ پاک پڑھا تو اس کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی حفاظت فرمائی، نیز مذکورہ حدیثِ پاک سے اس **دُرُودشریف** کی فضیلت بھی معلوم ہوئی اور ضمناً یہ بھی پتا چلا کہ **دُرُودِ اِبراہیمی** کے علاوہ دیگر دُرُود شریف بھی

پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ **دُرُودِ اِبراہیمی** پڑھنا اَفضل ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''سب سے اَفضل دُرُود وہ ہے جو سب اَعمال سے اَفضل یعنی نماز میں مُقرَّر کیا گیا ہے۔'' آگے چل کر فرماتے ہیں: ''اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے باوُضو بے وُضو ہر حال میں دُرُود جاری رکھے اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغۂ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عَرْض کرتا رہے تاکہ حُضُورِ قلب میں فَرْق نہ ہو۔'' (فتاوی رضویہ، ۶/ ۱۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود کا وَبال

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوحَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستاد کے والد فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حَرَم شریف، بَیْتُ اللّٰہ، عَرَفہ اور مِنٰی ہر جگہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتے دیکھا تو پوچھا: کہ ہر جگہ کے لیے ایک علیحدہ وِرْد ہے مگر تُو ہے کہ صِرْف نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھ رہا ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لیے خُراسان سے نکلا۔ جب ہم کُوفہ پہنچے تو میرے والد سخت بیمار ہوگئے اور اِسی بیماری میں فَوت ہوگئے۔ میں نے اُن کا منہ ڈھانپ دیا،

کچھ دیر بعد دیکھا تو ان کا چہرہ گدھے کی شَکْل میں تبدیل ہو گیا تھا، جب میں نے یہ کَیفِیَّت دیکھی تو بہُت پریشان ہوا اور اِسی حالت میں مجھے اُونگھ آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحِب میرے والد کے پاس تشریف لائے اُن کا چہرہ دیکھ کر مجھ سے کہنے لگے: ''کیا اِسی وجہ سے تم غمگین ہو؟'' پھر فرمایا: ''تجھے مُبارک ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کی تکلیف دُور کر دی۔'' اس پر میں نے والد صاحِب کا چہرہ دیکھا کہ چاند کی طرح روشن تھا۔ میں نے اُس ہستی سے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' اُنہوں نے جواب دیا: ''میں تُمہارا نبی محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔ یہ سن کر میں نے دامنِ اَقْدَس تھام کر اَصْل حقیقت کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تیرا والد سُود کھاتا تھا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکْم ہے کہ جو سود کھائے گا اس کی شَکْل دنیا میں مرتے وَقْت یا آخرت میں گدھے کی طرح بنا دے گا لیکن تیرے والد کی یہ عادت تھی کہ سونے سے پہلے ہر رات مجھ پر سو مرتبہ دُرُود بھیجتا تھا۔ جب وہ اِس تکلیف میں مُبْتَلا ہوا تو میری اُمَّت کے اَعمال مجھ پر پیش کرنے والا فِرِشتہ میرے پاس آیا اور مجھے تیرے والد کی حالت کے بارے میں بتایا، میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس کی سِفارِش کی تو میری سِفارِش اِس کے حق میں مقبول ہو گئی۔'' وہ شخص کہتا ہے: پھر میں بیدار ہو گیا، والد صاحِب کا چِہْرہ دیکھا تو واقعی وہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر ادا کیا۔ پھر والد صاحِب کی تَکْفِین و تَدْفِین کے بعد کچھ وَقْت قَبْر کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں غَیْب سے آواز آئی: کہ تیرے والد پر یہ عِنایت صرف رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی بدولت کی گئی ہے۔ اِس کے بعد میں نے قَسَم اٹھائی کہ کسی حالت میں دُرُود و سلام تَرْک نہ کروں گا۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ......الخ، ص ۴۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہرگز اس خیال میں نہیں رہنا چاہئے کہ جتنے گُناہ کرنے ہیں کرلو، خواہ ساری زِندگی سُود کی کمائی کھاتے رہو، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِین ہیں آپ پر دُرُود پڑھنے کے سبب نَجات مل جائے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرمادے گا۔

یقیناً حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِین، شَفِیعُ الْمُذْنِبِین ہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر کچھ اَحکام نازل فرمائے ہیں جن کی پاسداری کرنا ہم پر فرض ہے۔ سود قَطْعی حرام اور جَھَنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کی حُرْمَت کا مُنکِر، **کافر** اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مُبْتَلا ہو، وہ فاسق اور **مَرْدُوْدُ الشَّہَادَۃ** ہے۔ (یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی) (بہارِ شریعت، ج ۲،

حصہ ۱۱،ص ۷۶۸) ہمیں کیا معلوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب کس گُناہ کے سبب نازِل ہوجائے، ہمیں ہر گناہ سے بچتے رہنا چاہیے۔ **سودی کاروبار** اور سودی لین دین کی وجہ سے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روٹھ گئے اور عذاب نے آلیا تو کیا کریں گے؟

گر تو ناراض ہوا میری ہَلاکت ہوگی

ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا رب! (وسائلِ بخشش،ص ۹۱)

سُود کی خرابیاں

حضرت صدرُ الاْ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ الْھَادِی **خزائنُ العرفان** میں پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ آیت نمبر275 کے تحت سُود کی حُرمت اور سُود خوروں کی شامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سُود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں: **(۱) سُود** میں جو زِیادتی لی جاتی ہے وہ مُعاوَضہ مالیہ میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل وعِوض کے لینا ہے یہ صریح نااِنصافی ہے۔ **(۲) سُود** کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سُود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی مُعاشرت کو ضَرر پہنچاتی ہے۔ **(۳) سُود** کے رواج سے باہمی مَوَدَّت کے سُلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سُود کا

عادی ہوا تو وہ کسی کو قرضِ حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ (۴) سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زِیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سُود خوار اپنے مدیون (مقروض) کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سُود میں اور بڑے بڑے نُقصان ہیں اور شریعت کی مُمانَعت عین حکمت ہے مُسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سُود خوار اور اس کے کار پرداز اور سُودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گُناہ میں برابر ہیں۔

یاد رکھیے! سود کا مال دُنیا و آخرت میں مَحض باعثِ وَبال ہے اور اس کا کھانا ایسا ہی ہے جیسے اپنی ماں سے زِنا کرنا۔ چنانچہ

سُود کے ستَّر دَروازے

مَکّی مَدَنی سلطان، نبیِّ آخرالزّمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاھَا کَالَّذِیْ یَقَعُ عَلٰی اُمِّہٖ '' یعنی سُود کے ستَّر دروازے ہیں، اِن میں سے کم تر ایسا ہے جیسے کوئی اَپنی ماں سے زِنا کرے۔''

(شعب الایمان، باب فی قبض الیدعلی الاموال، ۳۹۴/۴، حدیث: ۵۵۲۰)

میرے آقا اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''تو جو شخص سُود کا ایک پیسہ لینا چاہے اگر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد مانتا ہے تو ذرا گریبان میں مُنہ ڈال کر پہلے سوچ لے کہ اس پیسہ کا نہ ملنا قبول ہے یا اپنی ماں سے سَتّر سَتّر بار زنا کرنا۔'' مزید فرماتے ہیں: ''سود لینا حرام قَطْعی وکبیرہ وعظیمہ ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۳۰۷/۱۷)

اِس پُرفتن دور میں بعض اَفراد سُود کے بارے میں بَہُت کلام کرتے ہیں اور طرح طرح سے سُودی مُعامَلات میں راہیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ سُود کی اِتنی سَخْت رِوایات اور وعیدوں کی کیا حکمت ہے؟ کبھی کہتے ہیں: ''اگر سُودی کاروبار بند کردیں گے تو بَینَ الاقوامی منڈی میں مُقابلہ کیسے کرسکیں گے؟'' کبھی کہتے ہیں: ''دوسری قوموں سے پیچھے رہ جائیں گے اور کبھی اِنتہائی کم شرْحِ سُود کی آڑ لے کر لوگوں کو اُکساتے ہیں، طرح طرح کی بدترین راہیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں کافروں نے اِعتراض کیا تھا: '' اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ (بیشک بَیع بھی تو سود کی مِثْل ہے۔) تم جو خرید وفرُوخت کو حلال اور سُود کو حرام کرتے ہو اِن میں کیا فرْق ہے؟ بَیع میں بھی تو نَفْع لینا ہوتا ہے! یہ اِعتراض نَقْل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نَقْل کیا: ''وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ (پ۳، البقرہ:۲۷۵) یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حلال کی بَیع اور حرام کیا

سُود۔''اور پھر اِرشاد فرمایا: ''تم ہوتے ہو کون؟ بندے ہو سرِ بندگی خَم کرو۔ حُکْم سب کو دیئے جاتے ہیں حِکْمَتیں بتانے کے لئے سب نہیں ہوتے۔ آج دُنیا بھر کے مَمالِک میں کسی کی مَجال ہے کہ قانونِ مُلْکی کی کسی دَفْعہ پرحَرْف گیری کرے کہ یہ بیجا ہے، یہ (ایسا) کیوں ہے؟ (اسے) یوں نہ چاہئے، یوں ہونا چاہئے تھا۔ جب جھوٹی فانی (اور) مَجازی سلطنتوں کے سامنے چُون وچرا کی مَجال نہیں ہوتی تو اس مَلِکُ الْمُلُوک، بادشاہِ حقیقی، اَزَلی، اَبَدی کے حُضُور کیوں اور کس لئے، کا دم بھرنا کیسی سخت نادانی ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۳۵۹/۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سُود کی نُحوست سے بچتے ہوئے رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرما اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اطہر پر زیادہ سے زیادہ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

غُصّہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَیلوا (یعنی ایک کڑوے دَرَخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(شعب الایمان، ۳۱۱/۶، حدیث: ۸۲۹۴)

بیان نمبر 36

تمام مَخلُوق کو کِفایت کرنے والا نُور

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکَرِیم سے روایت ہے کہ شَہَنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ، جو شخص روزِ جُمُعہ مجھ پر سو بار **دُرُودِ پاک** پڑھے'' ''جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہُ نُوْرٌ، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا'' ''لَوْ قُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ، کہ اگر وہ نُور پوری مَخلُوق میں بھی تقسیم کردیا جائے تو سب کے لئے کافی ہوجائے۔''

(حلیۃ الأولیاء، ۸/ ۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم فُضُول گُفتگُو میں مَشغول رہنے کے بجائے اپنا تمام تر وقت سلطانِ بَحر و بَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَطہر پر **دُرُود و سلام** پڑھنے کے لئے مختص کردیں، ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا طریقہ بھی یہی رہا ہے کہ وہ اس عَظیم کام کے لیے کچھ نہ کچھ وَقت مُقرَّر فرما لیا کرتے تھے، پھر سَفر ہو یا حَضر چاہے کیسی ہی صُعُوبت و مَصرُوفیت ہوتی وہ اپنے معمول کو ہرگز ترک نہ فرماتے جیسا کہ

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمِی علیہ رَحمۃ اللّٰہ الغنی کا یہ معمول تھا کہ نمازِ فجر کے بعد ایک پارہ کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک حِزْب (باب) **دَلائِلُ الْخَیْرات شریف** کا پڑھتے۔ اِس میں کبھی ناغہ نہ ہوتا اور بعدِ نمازِ جُمُعَہ بلا ناغہ 100 بار **دُرُودِ رَضَوِیَّہ** (یعنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ) پڑھتے۔ حتّٰی کہ سفر میں بھی جُمُعَہ ہوتا تو نمازِ ظُہر کے بعد **دُرُودِ رَضَوِیَّہ** نہ چھوڑتے، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر پڑھتے۔ ٹرین کے مُسافر اِس دِیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے مگر اِنہیں کیا معلوم

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا
دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

(تذکرہ صدر الشریعۃ، ص٣٣)

کیا کھڑے ہو کر دُرُودِ پاک پڑھنا واجب ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ذِہن میں یہ وَسوسہ پیدا ہوسکتا ہے کہ صرف **دُرُود و سلام** پڑھ لینے سے ہی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل ہو جاتا ہے تو کیا پھر کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! جس طرح چاہیں **دُرودِ پاک** پڑھ سکتے ہیں، بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہوکر یا پیدل چلتے ہوئے یا پھر لیٹ کر مگر لیٹنے میں یہ احتیاط رہے کہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں، البتہ کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر **دُرُودِ پاک** پڑھنے میں تَعْظِیم کا پہلو زِیادہ ہے۔

یادرکھئے! کسی مُعَظَّمِ دینی کی تَعْظِیم کے لئے کھڑے ہونا مَسنون ومُسْتَحَب عمل ہے چُنانچہ **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مُفْتی احمد یارخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اپنی کتاب **''جاءَالحق''** میں فرماتے ہیں: ''جب کوئی **دینی پیشوا** آئے تو اس کی تَعْظِیم کے لئے کھڑا ہوجانا **سُنَّت** ہے اسی طرح جب دِینی پیشوا سامنے کھڑا ہوتو اُس کے لئے کھڑا رہنا سُنّت اور بیٹھا رہنا **بےاَدَبی** ہے۔ **مشکوٰۃ شریف** میں ہے کہ جب سَعَد اِبن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ مسجدِ نَبَوی میں حاضِر ہوئے تو حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے اَنصار کو حکم دیا۔ ''قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔'' یہ قِیام تعظیمی تھا نہ یہ کہ ان کو مَحض مجبوری کی وَجہ سے قِیام کرایا گیا۔ نیز گھوڑے سے اُتارنے کے لئے ایک دو صاحب ہی کافی تھے (اگر تعظیماً کھڑا ہونا جائز نہ ہوتا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے) سب کو کیوں فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ، نیز گھوڑے سے اُتارنے کے لئے تو حاضرینِ مجلسِ پاک میں سے کوئی بھی چلا جاتا، خاص اَنصار کو کیوں حکم فرمایا؟ تو ماننا پڑے گا کہ یہ قِیام

تعظیمی ہی تھا۔ اَشِعَّۃُ اللَّمعات کتابُ الادب بابُ الْقِیام میں اس حدیث
" قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ" کے تحت مذکور ہے۔ جمہور علما نے علمائے صالحین کی تعظیم
کرنے پر اتفاق کیا ہے امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "کہ بزرگوں
کی تشریف آوری کے وقت کھڑا ہونا **مُسْتَحَب** ہے اس بارے میں احادیث آئی
ہیں اور اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں آئی، قنیہ سے نقل کیا کہ بیٹھے
ہوئے آدمی کا کسی آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا **مکروہ** نہیں۔
عالمگیری کتابُ الکراہۃ باب ملاقات الملوک میں ہے۔ "تَجُوْزُ الْخِدْمَۃُ بِغَیْرِ
اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْقِیَامِ وَاَخْذِ الْیَدَیْنِ وَالْاِنْحِنَاءِ، غیرِ خُدا کی عظمت کرنا کھڑے ہو کر،
مُصافحہ کر کے، جھک کر ہر طرح جائز ہے۔" اس جگہ جھکنے سے مُراد رُکوع سے کم جھکنا ہے۔
تاحدِ رُکوع جھکنا تو ناجائز ہے۔"

شامی جلد اوّل بابُ الاِمامت میں ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں صفِ اوّل
میں جماعت کے اِنتظار میں بیٹھا ہے اور کوئی عالم آدمی آ گیا، اس کے لئے جگہ
چھوڑ دینا خود پیچھے ہٹ جانا **مُسْتَحَب** ہے بلکہ اس کے لئے پہلی صف میں نماز
پڑھنے سے افضل ہے یہ تعظیم تو علمائے اُمّت کی ہے لیکن صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہ نے تو عین نماز پڑھاتے ہوئے جب حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کو تشریف لاتے
دیکھا تو خود مقتدی بن گئے اور بیچ نماز میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام امام ہوئے۔

(جاء الحق، ص ۲۰۴ تا ۲۰۵ ملتقطاً و ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام کا اَدب تو دیکھئے کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا **صدِّیقِ اکبر** رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ نماز کی حالت میں تھے اور جب آپ کو علم ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لاچکے ہیں تو آپ کی تَعْظِیم کی خاطِر پیچھے آکر مقتدی بن گئے اور حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے نماز کی امامت فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی ہمیں اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تَعْظِیم وتَوقِیر کا حُکم ارشاد فرماتا ہے۔ چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط **ترجمۂ کنزالایمان:** اور رسول کی تَعْظِیم وتَوقِیر کرو۔

(پ ۲۶ ، الفتح : ۹)

لیکن فی زمانہ شیطان نے لوگوں کے ذِہنوں میں نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلِیم کی تَعْظِیم سے مُتعلِّق طرح طرح کے وَسوسے ڈال دیئے ہیں حالانکہ اس فرمانِ خُداوندی پر صحابۂ کرام واہلبیت اَطہار سے بڑھ کر عمل کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟ یہ نُفُوسِ قُدْسِیہ تو ہر وقت حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں رہتے تھے، **حلال و حرام** کو بھی بَخُوبی جانتے تھے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ حضرات آپ کی **تَعْظِیم** میں کھڑے ہوجایا کرتے۔ چنانچہ **مشکوٰۃ شریف** میں ہے کہ جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہا حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں حاضر ہوتیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلام ان کیلئے کھڑے ہوجاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور

اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہوجاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھالیتیں۔

(مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۱۷۱/۲، حدیث: ۴۶۸۹)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ (اس روایت سے) معلوم ہوا کہ فُضلا (یعنی علما) کے لئے قیامِ تعظیمی جائز ہے۔

دُشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے مُلحدوں سے کیا مُروَّت کیجئے
شِرک ٹھہرے جس میں تَعْظِیمِ حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عِشق کے بدلے عداوت کیجئے

(حدائقِ بخشش، ص۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

(پ۱۷، الحج: ۳۲)

حضرتِ مُفْتی جَلالُ الدّین اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی کتاب ''تعظیمِ نبی'' صفحہ 18 پر اس آیت کریمہ کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کہ جس کے

دل میں تقوٰی اور پرہیز گاری ہوگی وہ شَعَائِرُ اللّٰہ کی تَعظیم کرے گا اور شعائرُ اللّٰہ کے معنی ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی نشانیاں اور سرکارِ اَقدس عَلَیْہِ السَّلام اللّٰہ تعالٰی کے دِین کی نشانیوں میں سے عَظِیم تَرین نشانی ہیں تو وہ ساری نشانیوں میں سب سے زِیادہ تَعْظِیم کے مُسْتَحَق ہیں اور آیتِ مُبارکہ میں اس بات کا واضح اِشارہ ہے کہ جو لوگ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کا اِنکار کرتے ہیں وہ اگرچہ بظاہر اچھے نظر آتے ہوں مگر ان کے قُلوب تقوٰی وپرہیز گاری سے خالی ہیں۔''

حضرتِ مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''تَعْظِیم میں کوئی پابندی نہیں بلکہ جس زمانہ میں اور جس جگہ جو طریقہ بھی تَعْظِیم کا ہو اسی طرح کرنی چاہیے بشرطیکہ شریعت نے اس کو حرام نہ کیا ہو جیسے کہ تعظیمی سجدہ ورُکوع۔ (ذِکرِ مُصْطَفٰے کرتے وقت تَعْظِیماً کھڑا ہونا اَفضل ہے اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:) ہمارے زمانے میں (تَعْظِیم کی نِیّت سے) شاہی اَحکام کھڑے ہو کر بھی پڑھے جاتے ہیں لہٰذا محبوب کا ذِکر بھی کھڑے ہو کر ہونا چاہیے۔ دیکھو ''کُلُوْا وَاشْرَبُوْا'' میں مُطلقاً کھانے پینے کی اِجازت ہے کہ ہر حلال غذا کھاؤ پیو، تو بریانی، زردہ، قورمہ سب ہی حلال ہوا خواہ خَیرُ القُرون (یعنی دَورِ صحابہ وتابعین) میں ہو یا نہ ہو۔ ایسے ہی ''تُوَقِّرُوْهُ ط'' کا امر مُطلق ہے کہ ہر قسم کی جائز تَعْظِیم کرو۔ (چاہے) خَیرُ القُرون سے ثابت ہو یا نہ ہو۔

(جاء الحق، ص ۲۰۷، ملتقطاً وملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ

شَعَائِرُ اللّٰہ کی تَعْظِیم بحکمِ خُداوندی جائز اور مُسْتَحَب عَمَل ہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اللّٰہ تعالٰی کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہیں تو جب شَعَائِرُ اللّٰہ کی تَعْظِیم جائز و مُسْتَحْسَن ہوئی تو حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی تَعْظِیم بدرجہ اَوْلیٰ جائز ہوگی، جب آپ کی ذاتِ بابرکت لائقِ تَعْظِیم ہے تو آپ کا ذِکرِ مُبارک بھی مُعَظَّم ہوا اِسی وجہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر دُرُود وسلام پڑھنا اَفضل ہے۔

رِفعتِ ذِکر ہے تیرا حصّہ، دونوں عالَم میں ہے تیرا چرچا

مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا، تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے نیز نمازوں اور سُنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ سُنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ نہ جانے کب کس پر کرم ہو جائے اور اس کی بگڑی بن جائے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچہ

دُرُود کی بَرَکت سے سرکار کا دِیدار

ہِنْد (اِنڈیا) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ خُوش قِسمتی سے مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مُیسَّر آگیا اور کرم بالائے کرم کہ اِس مَدَنی

ماحول میں اِحیائے سُنّت کا جذبہ لے کر سفر کرنے والے مَدَنی قافِلوں میں جہاں میں نے **فَرض علُوم** سیکھے وَہاں پر میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی نصیب ہوا اور میں نے سر پر سُنَّت کے مُطابق زُلفیں اور سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے اور میرے بچوں کی امّی کو دُرُودِ پاک سے اس قدر مَحبَّت ہوگئی کہ ہم کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کے عادی بن گئے۔ **دُرُودِ پاک** کے فَیضان سے ایک رات ہماری قِسمت کا ستارہ چمک اُٹھا اور ہم دونوں کو **حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت نصیب ہوگئی۔

تیرا شُکر مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خُدا مَدَنی ماحول

خُدا کے کرم سے خُدا کی عطا سے نہ دُشمن سکے گا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 37

تین قِسم کے بَد بخت

حضرتِ سَیِّدُ نا جابر بن عبدُاللّٰہ رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اَدْرَکَ شَھْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ جس نے ماہِ رَمضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔'' ''وَمَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یَبَرَّہُ فَقَدْ شَقِیَ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔'' ''وَمَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔'' (مجمع الزّوائد، کتاب الصیام، باب فیمن ادرک شھر رمضان فلم یصمہ، ۳/۳۴۰، حدیث:۴۷۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بڑا ہی بَد بَخت ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہوا اور وہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی ذاتِ اَطہر پر **دُرُودِ پاک** نہ پڑھے اور اس کی بَرَکتیں حاصل کرنے سے مَحروم رہے۔ جبکہ **دُرُودِ پاک** پڑھنے والا کس قدر نصیب والا ہے کہ اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کی بے اِنتہا رَحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے۔ چنانچہ

نِفاق و نار سے آزادی

حضرتِ سیِّدُنا امام سخاوِی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نَقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً، جس نے مجھ پرایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے" "وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے" "وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَائَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّار اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے" "وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاء، اور قِیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، ص ٢٣٣)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفوّ و غفور! بَخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرُود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ٢٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار رَحمتوں کا حقدار بن جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے دل میں عَظْمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بڑھانے، سینے میں اُلفتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع جلانے، نمازوں اور سُنّتوں کی عادت بنانے اور کثرتِ دُرُودِ پاک کی سَعادت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں کی تربِیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سَعادت حاصِل کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے نہ صرف ہمارے عَقائدواَعمال دُرُست ہونگے بلکہ ہماری دُنیاوآخرت بھی سنور جائے گی۔ چُنانچہ ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔

بد عَقیدَگی سے توبہ

حَیدرآباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: مجھے بد قسمتی سے بد مذھبوں کی صُحبت نصیب ہوگئی، اس بُری صُحبت کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین سال تک نیاز شریف اور میلاد شریف وغیرہ پر گھر میں اِعتراض کرتا رہا مجھے پہلے دُرُود شریف سے بہُت شَغَف (یعنی بے حد دلچسپی ورغبت تھی) مگر غَلَط صُحبت کے سبب دُرُودِ پاک پڑھنے کا جذبہ ہی دَم توڑ گیا۔ اِتّفاق سے ایک بار میں نے دُرُود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ پھر سے بیدار ہوا اور میں

نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ایک رات جب دُرُود **شریف** پڑھتے پڑھتے سوگیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں **سبز گنبد** کا دیدار ہوگیا اور بے ساختہ میری زبان پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہ جاری ہوگیا۔ صُبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سُنّتوں کی تربیّت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبْذَب (Confused) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافِلے** کا مُسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا ہوا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اَجْنَبِیَّت ہی محسوس نہ ہونے دی۔**امیرِ قافِلہ** اسلامی بھائی نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مُطابِق معمول رکھنے کا مَشْوَرہ دیا۔میں نے مَدَنی انعامات کا بغور مُطالَعہ کیا تو چونک اُٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زِندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔**عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اور **مَدَنی انعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر ربِّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہوگیا۔میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مُسافِروں کو جمع کرکے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہوجائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے

مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت و مَسرَّت کا اِظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نُکتی (ایک بیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے سانس کے مَرَض میں مُبتَلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی داڑھ میں تکلیف تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھاتا رہا۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اَہلسنّت حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مَقبول ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے عاشقانِ رسول کے سُنّتوں بھرے مَدَنی قافِلے میں سفر کی کیسی بَرَکتیں ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس اسلامی بھائی کو دُرُودِ پاک کی کثرت کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی قافلہ بھی مِلا اور اُس پر ہدایت کا راستہ بھی کُھلا، یہ اسلامی بھائی بد مذہبوں کی صُحبت کی وَجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے، ہم سبھی کو چاہئے کہ بُری صُحبت سے

ہمیشہ دُور رہیں اور عاشقانِ رسول ہی کی صُحبت اپنائیں ۔ کیونکہ صُحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔

صُحبَتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد　　صُحبَتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

(یعنی اچھّوں کی صحبت تجھے اچھّا بنادے گی　　اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی)

اَچھی صُحبت سے مُتعلِّق فرامینِ مُصطفٰے

اچھی صُحبت سے مُتعلِّق تین احادیثِ مُبارَکہ سنئے اور اَچھے ماحول سے وابستہ ہوجائیے!

(۱) اچّھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دلائے۔

(جامع صغیر، الجزء الثانی، حرف الخاء، ص ۲۴۴، حدیث: ۳۹۹۹)

(۲) اچّھا ہَمنَشیں (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تُمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(ایضاً، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳)

(۳) امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مُفید نہ ہو اور دُشمن سے الگ رہو اور

دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں اور امین وُہی ہے جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے۔ اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (یعنی نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مَشورہ لو جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔ (کنزالعمال، کتاب الصحبة،باب فی آداب الصحبة، ۷۵/۵، الجزء التاسع،حدیث:۲۵۵۶۵)

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" میں بد مَذہبوں کی صُحبت سے خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بد مَذہبوں کی صُحبت ایمان کیلئے **زہرِ قاتل** ہے، ان سے دوستی اور تعلّقات رکھنے کی احادیثِ مُبارکہ میں مُمانعت ہے۔ چُنانچہ جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جو کسی **بد مَذہب** کو سلام کرے یا اُس سے بکُشادہ پیشانی (یعنی خوش دلی سے) ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خُوش ہو، اس نے اس چیز کی تَحقیر کی جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے **محمد** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُتاری۔"

(تاریخ بغداد،عبدالرحمن بن نافع، ۲۶۲/۱۰ ، حدیث:۵۳۷۸)

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِل پذیر ہے: "جس نے کسی **بد مَذہب** کی (تَعظیم و) توقیر کی اُس نے دِین کے ڈھا دینے پر

مَدَد دی۔'' (معجم الاوسط، من اسمه محمد،۵ / ۱۱۸، حدیث:۶۷۷۲)

میرے آقا اعلیٰ حضرت ،امامِ اَہلسنّت ،مجدِّدِ دین وملّت ،مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سُنّیوں کو غیر مَذہب والوں سے اِختلاط (یعنی میل جول) ناجائز ہے خُصُوصاً یُوں کہ وہ (بد مذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سُنّی) ماتحت (ہوں)۔قَالَ اللّٰہ تعالٰی: (یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔)

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ۷،الانعام:۶۸)

بَدمَذھبوں سے میل جول مَنع ھے

نبیِّ اکرم،نورِ مُجسَّم،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے:''تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔'' (مقدمہ مسلم،ص۹،حدیث:۷)

بد مذہب سے دِینی یا دُنیاوِی تعلیم لینے کی مُمانَعت کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت ،مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیر مَذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذِی عِلم عاقِل

بالغ مردوں کے مَذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں ۔عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مَشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت (سے شادی کرکے اس) کی **صُحبت** میں (رہ کر) مَعاذَاللہ خود خارِجی ہوگیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصِل کریں جو بزُعمِ فاسِد خود کو بہت ''پکا سُنّی'' تصوُّر کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مَسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مَضْبوط ہیں!) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جب **صُحبت** کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہوگیا) تو (بدمذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عَظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو **غیر مَذہب عورت** (یا مرد) کی سِپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو آپ (خودہی) دِین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بد دین ہوجانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ (فتاوٰی رضویہ، ۶۹۲/۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بری **صُحبت** سے محفوظ رکھ اور مَدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زِیادہ سے زِیادہ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 38

زیارتِ سرکار کا وظیفہ

حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیع اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جو مومن جُمُعہ کی رات دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سُورَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 25 مرتبہ ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھے، پھر یہ دُرودِ پاک ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ'' ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہ مُعاف فرما دے گا۔''

(القول البدیع ،الباب الثالث فی الصلاة علیه فی اوقات مخصوصة،ص ۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مندرجہ بالا دُرُود شریف کے فضائل میں شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جُمُعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف پڑھے گا تو وہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت کرے گا، یا جنّت میں اپنی منزل دیکھ لے گا، اگر پہلی بار میں مَقصد پورا نہ ہو، تو دوسرے جُمُعہ بھی اِس کو پڑھ لے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچ جُمعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت

ہوجائے گی۔'' (تاریخ مدینہ، ص۳۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِعراج، دیدارِ کبریا ہے اور ایک عاشقِ رسول کی مِعراج دیدارِ مصطفٰے ہے۔کون ایسا بدنصیب ہوگا جس کے دل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تمنّا نہ ہو، یقیناً ہر عاشقِ رسول کی یہی آرزو ہوگی کہ مجھے دیدارِ مصطفٰے نصیب ہوجائے۔

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
اُنہیں نہ دیکھا تو کِس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار، آنکھوں میں (سامانِ بخشش، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو المَواہِب شاذِلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی **فرماتے ہیں:**

''جو شخص نبیِّ مکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ حُضُور سید عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اولیاء سے مَحَبَّت رکھے ورنہ خواب (میں زِیارت) کا دَروازہ اِس پر بند ہے، کیونکہ یہ نُفوسِ قُدسیہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہوجاتے ہیں۔''

(افضل الصلوات علی سید السادات، ص۱۲۷)

اگرہم بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی رضا چاہتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کے خَواہشمند ہیں تو **دُرُودِ پاک** کو اپنے صُبح وشام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اس میں مگن رہیں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک نہ ایک دن ضَرور ہم پر کرم ہوگا اور ہمیں بھی زِیات نصیب ہوجائے گی۔

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مختلف اَوقات میں پڑھے جانے والے وَظائف اور دُعاؤں کے مَدَنی گلدستے ''اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَہ'' میں حصولِ زِیارتِ مُصْطَفٰے کے لئے **دُرُودِ پاک** کے چند مَخصوص صیغے ذِکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (دُرُودِ پاک) خالص تَعْظِیمِ شانِ اَقدس کے لئے پڑھے، اس نیّت کو بھی (دل میں) جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد واِنتہا ہے۔ مُنہ **مَدینہ طیبہ** کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف، دَست بستہ پڑھے (اور) یہ تَصَوُّر باندھے کہ **روضۂ انور** کے حُضُور حاضِر ہوں اور یقین جانے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے دیکھ رہے ہیں، اس کی آواز سن رہے اس کے دل کے خطروں پر مُطّلع ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت سے بعض عاشقانِ رسول کوخواب میں حُضُور رسیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دِیدارِ پُر بہار سے تو مُستَفِیض فرماتے ہی ہیں مگر کچھ ایسے بھی عاشقانِ رسول ہوتے ہیں کہ جن کی بے اِنتہا مَحبَّت کو دیکھ کر دریائے رَحمت جوش میں آجاتا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَوضۂ انور سے باہر جلوہ گر ہو کر ان خوش نصیبوں کو عَین حالتِ بیداری میں شربتِ دِیدار سے نوازتے ہیں۔ چُنانچہ

اَعلٰی حَضرت کا شوقِ دیدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن جب دوسری مرتبہ زِیارتِ نبوی کے لئے مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً حاضِر ہوئے، شوقِ دیدار میں رَوضہ شریف کے مُواجہہ میں دُرُود شریف پڑھتے رہے، یقین کیا کہ ضرور سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزّت اَفزائی فرمائیں گے، اور بِالمُواجہ (رُوبرو) زِیارت سے مُشرّف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ کبیدہ خاطِر (غمزدہ) ہو کر ایک غزل لکھی جس کا مَقْطَع یہ ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۹۹)

اس غزل کے مَقْطَع میں اسی کی طرف اشارہ کیا، فرماتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!

تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

یہ غزل مُواجَہہ میں عرض کر کے اِنتظار میں مؤدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ آخرکار راحتُ الْعاشِقین مُرادُالْمُشتاقین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا، اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی......نِقابِ رُخ اُٹھ گیا۔ خُوش نصیب عاشق نے عَین بیداری میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چشمانِ سر سے دیدار کرلیا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۲)

اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے

تہہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا (سامانِ بخشش، ص۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کے لیے جتنے بھی **دُرُودِ پاک** کے صیغے ہیں جس پر چاہیں عمل کریں، لیکن اِس نِیَّت سے پڑھنا کہ میں **دُرُودِ پاک** پڑھوں گا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے خواب میں تشریف لائیں گے، مناسب نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ عملِ خاص کو حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے کیا جائے آگے اُن کے کرم کی کوئی اِنتہا نہیں اگر وہ چاہیں گے تو شربتِ دِیدار سے ضَرور مُستَفِیض فرمائیں گے۔

اگر بالفرض زِیارت میں تاخیر ہو بھی جائے یا پھر کسی کو زِیارت ہوتی ہی نہیں تو اس میں بھی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ اسی شوق ولگن کے ساتھ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں دُرُود وسلام کے گجرے نچھاور کرتے رہنا چاہیے، تاخیر میں بھی ضَرور کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تاخیر کی وجہ سے دل برداشتہ ہونے والے اسلامی بھائی اس واقعہ سے درس حاصل کریں۔

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں متواتر چودہ (14) سال تک حج کی سَعادتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو کعبۂ معظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا دروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی لَا لَبَّیْکَ۔ میں نے چودھویں (14) سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش! تو بہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ سال کے **چودہ ہزار سال** میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب ''لَا لَبَّیْکَ'' سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگُو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک **کاغذ** اُس کے سینے پر گرا۔ اُس نے وہ **کاغذ** میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ''اے مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! تو میرے بندے کو مجھ

سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ سال کے حج قَبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدَّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قَبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔''

(عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص ۱۵)

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ ہمیں پتا کس طرح چلے گا کہ ہم نے خواب میں **سرکارِ دوعالم**، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی زِیارت کی ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ خواب میں پتا چلنے کی تین صورتیں ہیں۔(۱) **جس** شخصیت کی خواب میں آپ زِیارت کررہے ہیں ان کے بارے میں دل ہی میں اِلقا ہوتا ہے کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(۲) **کوئی** دوسرا تعارُف کروادیتا ہے کہ یہ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(۳) **خود** سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس اپنا تعارُف کرادیتے ہیں۔

یاد رکھئے! جس نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا اُس نے آپ ہی کی زِیارت کی، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مُبارکہ میں شیطان نہیں آ سکتا۔ جیسا کہ

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ** مشکبار ہے: ''**مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ** یعنی جس نے مجھے **خواب** میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ **شیطان** میری صُورت اِختیار نہیں کرسکتا۔''

(بخاری ،کتاب الادب ،من سمی باسماء الانبیاء، ۱۵۴/۴ ،حدیث:۶۱۹۷)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''**مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ،** یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔''

(بخاری ،کتاب التعبیر ،باب من رأی النّبی فی المنام ، ۴۰۶/۴ ،حدیث:۶۹۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیدار کی کئی صُورتیں ہوتی ہیں، ہر ایک زائر (یعنی زِیارت کرنے والا) اپنی اپنی ایمانی حیثیت کے مُطابق زِیارت کرتا ہے، حضرت سیدی شیخ محمد اسمٰعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تفسیرِ روح البیان میں **سُوْرَۃُ النَّجْم** کی تفسیر کے تحت **فرماتے ہیں:** ''جس شخص نے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **خواب** میں **زِیارت** کی اور کوئی ناپسندیدہ بات نہیں تھی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ ہمیشہ

عُمدہ حال میں رہے گا۔ اگر ویران جگہ میں دیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا، اگر مظلوم قوم کی سرزمین میں دیکھا تو اُن مظلوموں کی مدد کی جائے گی۔ اگر مَغْموم (غمزدہ) نے زِیارت کی تو اس کا غم جاتا رہے گا اگر مَقروض تھا تو اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی اس کے قرض کو ادا فرمائے گا، اگر مَغلوب تھا تو اس کی مدد کی جائے گی، اگر غائب تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ صحیح وسلامت اُسے گھر لوٹا دے گا۔ اگر تنگدَست تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزق میں کُشادگی عطا فرمائے گا، اگر مریض تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے شفا عطا فرمائے گا۔

(روح البیان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/۲۳۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے ہمیں سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُربہار سے مُسْتَفِیْض فرما۔

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لُطف وعَطا، ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دُعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دکھا، تجھے اپنے ہی عِزّ وعُلا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 39

اَہلِ مَحبَّت کا دُرُود میں خود سُنتا ہوں

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ ، یعنی اہلِ مَحبَّت کا دُرُود میں خُود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں، وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ، جبکہ دوسروں کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۱۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ آقائے دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر بے حد دُرُود اور لاکھوں سلام پڑھا کریں یقیناً صِدق و اِخلاص کے ساتھ پڑھا ہوا **دُرُود شریف** حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف سَماعت فرماتے ہیں بلکہ اپنے ان سچے عاشقوں کو جوابِ سلام بھی عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ

رَوضۂ اَقدس سے جوابِ سلام

حضرتِ شیخ ابونصر عبدُ الواحد صُوفی کَرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں حج سے فارِغ ہو کر **مَدینہ مُنوَّرہ** رَوضہ انور پر حاضِر ہوا، حُجرہ شریفہ کے

پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرتِ شیخ ابوبکر دیار بکری وہاں حاضر ہوئے اور (حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے) مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا: ''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' تو میں نے اور تمام حاضرین نے سُنا کہ رَوضہ شریفہ کے اَندر سے آواز آئی: وَعَلَیْکَ السَّلامُ یَا اَبَابَکْرٍ ، اے ابوبکر تجھ پر سلامتی ہو۔

(الحاوی للفتاوی،کتاب البعث،تنویر الحلک فی امکان رؤیة النبی والملک ،۲/۳۱۴)

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے دل سے جس نے چار سلام
اس جوابِ سلام کے صدقے
تاقیامت ہوں بے شمار سلام (ذوقِ نعت،ص۱۱۹)

بلکہ بَعض خُوش نصیبوں پر تو اس قدر کرمِ خاص فرماتے ہیں کہ انہیں عین بیداری کے عالَم میں دَست بوسی کا شَرَف عطا فرماتے ہیں۔چُنانچہ علّامہ شہابُ الدّین خفاجی مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی کتاب نسیمُ الرِیاض فی شَرح شفاءِ القاضی عیاض میں فرماتے ہیں: ''حضرت شیخ احمد رَفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کا معمول تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہرسال حاجیوں کے ذَرِیعے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنا سلام بھجوایا کرتے تھے۔لیکن جب بذاتِ خُود انہیں مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کی حاضِری کا شَرَف

نصیب ہوا۔تو **رَوضۂ اَنور** کے سامنے کھڑے ہوکر چند اَشعار پیش کئے۔چُنانچہ فرماتے ہیں:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا

تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

ترجمہ: دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو اپنا نائب بنا کر بھیجا کرتا تھا تا کہ وہ میری طرف سے اس اَرضِ مُقَدّس کو بوسہ دے۔

وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ

فَامْدُدْ یَدَیْکَ لِکَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: اور اب جسم کی باری ہے جو کہ حاضرِ دَربار ہے۔پس یارسُول اپنا دَستِ مُبارک بڑھائیے تا کہ میرے ہونٹوں کو سَعادت مندی نصیب ہو۔

کہا جاتا ہے کہ **رَوضۂ اَنور** سے دَستِ مُبارک ظاہر ہوا اور شیخ احمد رَفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے اسے چُوم لیا۔(نسیم الریاض،القسم الثانی ،الباب الثال فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ ......الخ،۴/۵۴۳)

تیرے روضے کی جالیوں کے پاس ساتھ رَحم و کرم کی لیکر آس

کتنے دُکھیارے روز آ آ کے شاہِ ذیشاں سلام کہتے ہیں (ذوقِ نعت،۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاضریٔ بارگاہ کے آداب

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں روضہ رسول کے رُوبروسلام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارک لمحات لائے اور ہم بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ گوہر بار میں حاضِر ہوکر بصد اِحترام سلام عرض کریں۔ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی روضۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حاضریٔ مسجدِ (نبوی علیٰ صاحِبِھا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام) سے پہلے تمام ضَروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارِغ ہو ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو و مسواک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشبو لگاؤ اور مُشک اَفضل۔ اب فوراً آستانۂ اَقدس کی طرف نہایت خُشوع وخُضوع سے متوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُنہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اِلتجا کرو۔ اب دَرِ مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضِری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن اَدب ہوکر داخل ہو۔ اس وَقت جو اَدب

و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں (اور) دل سب، خیالِ غیر سے پاک کرو، **مسجدِ اقدس** کے نقش و نگار نہ دیکھو۔ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔''

(بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۲۳)

مزید فرماتے ہیں: ''(کہ جب روضۂ انور کے قریب پہنچے تو) اب ادب و شوق میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، **آنکھیں** نیچی کئے، آنسو بہاتے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی **ندامت** سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فضل و کرم** کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **قَدَمَینِ شَرِیفَین** کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو **مواجَہہ شریف** میں حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر انوار میں رُو بقبلہ جلوہ اَفروز ہیں، **مُبارَک قدموں** کی طرف سے آپ حاضر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بے حد ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے **سَعادتِ دارَین** کا سبب بھی ہے۔'' (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۲۴، ملخصاً)

قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کر کے کھڑے

ہوں کہ ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ ، یعنی سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ **یادرکھیں!** سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُرانوار میں عین **حیاتِ ظاہری** کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دِل میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع ہیں۔ **خبردار!** جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ **جالی مُبارَک** کو چھوسکیں، لہٰذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، یہ کیا کم شَرَف ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنے **مواجَھہ اَقدس** کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **نِگاہِ کَرَم** اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔

(بہارِ شریعت،۱/ ۱۲۲۴-۱۲۲۵،ملخصاً)

اب اَدب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بُلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اَعمال ہی **ضائع** ہو جائیں، نہ بالکل ہی پست کہ یہ بھی **سُنَّت** کے خِلاف ہے۔ بلکہ مُعتَدِل آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُه ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ،

(یعنی) اے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر، آپ کی آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائلِ بخشش، ص ۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: ''جو کوئی حُضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ مُعَظَّم کے رُوبرُو کھڑا ہو کر یہ آیتِ شریفہ پڑھے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) پھر ستَّر مرتبہ یہ عرض کرے: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد'' فِرِشتہ اِس کے جواب میں یوں کہتا ہے: اے فُلاں! تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو۔ اور اُس کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔'' (المواهب اللدنية، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زيارة قبره الشريف ......الخ، ۴۱۲/۳)

جہاں تک زبان ساتھ دے، دِل جَمعی ہو مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیں، اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہ کی تکرار کرتے رہیں، جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کریں۔ یہاں خُوب دُعائیں مانگیں اور بار بار اِس طرح **شَفاعت** کی **بھیک مانگیں**: اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی **شَفاعت** کا طلبگار ہوں۔

(بہارِ شریعت،۱/۱۲۲۵-۱۲۲۶، ملخصاً)

سرکار عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے حوصلہ افزائی فرمائی

مَدینۂ مُنوَّرہ سـ۱۴۰۵ھ کی حاضِری میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کو آپ کے ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسمٰعیل نے ایک واقعہ سُنایا کہ **ایک** پچاسی سالہ بُڑھیا حج کے لئے آئی تھی، **مَدینۂ مُنوَّرہ** میں **سنہری جالیوں** کے سامنے **صلوٰۃ وسلام** کے لئے حاضِر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے اَلفاظ میں **صلوٰۃ وسلام** عرض کرنا شُروع کیا ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عُمدہ اَلقاب کے ساتھ **صلوٰۃ وسلام** عرض کر رہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بُڑھیا کا دِل ڈوبنے لگا، عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں** جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان **اَلقاب** کے ساتھ سلام عرض کروں، آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمت و شان واقعی بہت بُلند و بالا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُنہیں کا سلام قَبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے، ظاہِر ہے مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کہاں پسند آئے گا۔ دِل بھر آیا، رو دھو کر چُپ ہو رہی، رات کو جب سوئی تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمَّت کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں، لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، پُھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **''مایوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔''**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں رَوضۂ رسول کی با اَدب حاضری، سنہری جالیوں کے رُوبرو **صلوٰۃ وسلام** پڑھنے کی سَعادت اور جلوۂ محبوب میں اِیمان و عافِیَّت کے ساتھ شہادت کی موت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شُماتَت کی تعریف

دوسروں کی تکلیف اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو شُماتَت کہتے ہیں۔

(حدیقه ندیه ، ۱/ ۶۳۱)

بیان نمبر 40

اِستقامت کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہتر ہے

حضرت سیِّدُ ناشیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: مومنِ صادِق اور مُحبِّ مُشتاق پر لازِم ہے کہ دُرُود شریف کی کثرت کرے اور دوسرے اَعمال پر اِسے مُقدَّم (یعنی بڑھ کر) جاننے میں کمی نہ کرے۔ جس قدر عدد مخصوص کر سکے، کرے اور پھر اُس مُقرَّرہ عدد کو روزانہ کا وِرْد بنائے (تاریخ مدنیہ، ص ۳۲۸) کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فَیضُ الْقَدِیر میں فرماتے ہیں: "فَالْقَلِیْلُ الدَّائِمُ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ کَثِیْرٍ مُّنْقَطِعٍ، یعنی تھوڑا عمل جو ہمیشگی کے ساتھ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اُس عمل سے بہتر ہے جو کثیر ہو لیکن ہمیشہ نہ ہو۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمیں بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنے کو اپنے صُبح و شام کا وَظیفہ بنالینا چاہئے، جب بھی مَوقع ملے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دُرُودِ پاک ہی پڑھتے رہیں کہ یہ ہمارے اسلافِ کرام رَحِمھُم اللہ السَّلام کا بھی محبوب عمل ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی اپنے خُطبے اور اپنے ہر مطلوب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد وثنا کرے اور ہر حال میں رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا رہے۔'' (سعادة الدارين ،الباب الثالث فيما وردعن الانبياء والعلماء فی فضل الصلاة عليه،ص ۱۰۷، ملخصاً)

وسوسہ: پیارے اسلامی بھائیو! کسی کے ذِہن میں یہ وَسوسہ آسکتا ہے کہ میں تو سارا دن کام کاج میں مَصروف رہتا ہوں تو میں کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک کس طرح پڑھ سکتا ہوں؟

جوابِ وسوسہ: کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کی فِہرِسْت میں خود کو شامل کرنے کے لیے نہ تو کاروبار بند کرنے کی حاجت ہے اور نہ ہی دیگر مُعامَلات روکنے کی ضَرورت، بلکہ عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام نے جو اَعداد ذِکْر فرمائے اُن میں سے کسی بھی عدد کے مُطابق دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو ہم بھی کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کی فِہرِسْت میں شامل ہوسکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ضَروری نہیں کہ زِیادہ اَلفاظ والا طویل دُرُودِ پاک ہی پڑھا جائے۔ اگر کسی نے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد'' پڑھنے کا معمول بنالیا تو بھی کثرت میں شُمار ہوگا اور اِس دُرُودشریف کی فَضیلت کے بھی کیا کہنے'' جو

کوئی یہ دُرُودِ پاک ایک بار پڑھتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحمت کے سَتّر دروازے کھول دیتا ہے۔''

(القول البديع ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللّٰه، ص۲۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لہٰذا اگر مذکورہ دُرُودِ پاک (یعنی صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد) 313 بار پڑھنے کی عادت بنالی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں میں شامل ہوجائیں گے اور مَدَنی اِنعام نمبر 5 ''کیا آج آپ نے کم ازکم 313 بار دُرُود شریف پڑھ لئے؟'' کے عامل بھی بن جائیں گے۔ اگر یکسوئی کے ساتھ دوزانو قبلہ رُو سبز گنبد کا تصوُّر باندھ کر 313 بار دُرُودِ پاک پڑھنا مُیسر ہو تو بہتر، ورنہ جب بھی گھر سے دُکان، آفس یا کہیں جانے کے لیے نکلیں تو تمام راستے دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آتے جاتے باآسانی 313 بار دُرُود پاک پڑھنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

بے عدد اور بے عدد تسلیم　　بے شُمار اور بے شُمار دُرُود

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے　　ہو اِلٰہی میرا شِعار دُرُود　(ذوقِ نعت، ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَعض مُتاَخِّرین مشائخِ شاذلیہ فرماتے ہیں: ''جب کسی کو اَولیائے کاملین

اور مُرشدِ باشریعت نہ مل سکے تو وہ بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے۔اس سے اس کے باطن میں (ایک ایسا) نورِ عظیم پیدا ہوگا جو مرشد کامل کا کام دے گا اور (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) اس کو جنابِ رَحمۃٌ للعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بلاواسطہ فیض پہنچے گا۔ (رحمتوں کی برسات، ص ۱۷۰)

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **مرشِد کامل** سے مُرید ہونا بھی ہے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے اِمام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''**نورُ العرفان**'' میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا اِمام بنالینا چاہئے شَرِیْعَت میں **تَقْلِید** کر کے اور طَرِیقت میں **بَیْعَت** کر کے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ (مزید فرماتے ہیں:) اس آیتِ کریمہ میں تَقْلِید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔''

پیارے اسلامی بھائیو! کسی کو پیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخرت میں بہتری آئے اُس کی راہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُرید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے

ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مُطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے **پیری مُریدی** جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار **بدعقیدہ** اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں اور انہی غَلَط کار لوگوں کو بُنیاد بنا کر **پیری مُریدی** کے مُخالفین اس پاکیزہ رِشتے سے لوگوں کو بَدگُمان کر رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں کامل و ناقص پیر کا اِمتیاز اِنتہائی مُشکل ہے۔

پیرِ کامل کی شَرائط

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی مُرشِدِ کامل کے لیے چند شَرائط واَوصاف کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب جس کو مرشد بنایا جائے، اس کیلئے یہ شَرط ہے کہ وہ عالم ہو۔لیکن ہر عالم بھی **مُرشِدِ کامل** نہیں ہوسکتا۔اس کام کے لائق وہی شخص ہوسکتا ہے جس میں یہ چند مخصوص صِفات موجود ہوں:

(۱) جودُنیا کی مَحَبَّت اور دُنیوی عزّت ومرتبے کی چاہت سے مُنہ موڑ چُکا ہو۔(۲) ایسے **کامل مرشد** سے بیعَت کر چکا ہو جس کا سلسلہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام تک پہنچتا ہو۔(۳) حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی

تعمیل کا مَظہر (یعنی اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ سُنَنِ نبوِّیہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر) ہو۔(۴)وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔(۵)تھوڑی نیند کرتا ہو۔(۶)زِیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔(۷)زِیادہ روزے رکھتا ہو۔(۸)اس کی طَبیعت میں تمام اَچھے اَخلاق مثلاً صَبْر وشُکْر، توکُّل وقَناعت، اَمانت وصَداقت، اِنکساری وفرمانبرداری اور اسی قسم کے **دیگر فضائل** اس کی سیرت وکردار کا جُزو ہونا چاہیے۔اس شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَنوار سے ایسا نُور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خَصلتیں مَثَلاً بُخْل وحَسَد، کینہ وجَلَن، دُنیا سے بڑی اُمیدیں باندھنا غصّہ اور سَرکشی وغیرہ اس روشنی میں خَتْم ہوگئی ہوں۔ عِلْم کے سلسلے میں کسی کا مُحتاج نہ ہو، سِوائے اس مَخصوص عِلْم کے جو ہمیں پیغمبرِ اسلام عَلَیْہِ السَّلام سے ملتا ہے۔یہ مذکورہ اَوصاف کامل مرشدوں یا پیرانِ طریقت کی کچھ نشانیاں ہیں۔جو رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نائبی کے لائق ہیں۔ایسے مُرشِدوں کی پیروی کرنا ہی صحیح طَریقت ہے۔"

مزید فرماتے ہیں: "ایسے پیر بڑی مُشکل سے ملتے ہیں۔اگر یہ دولت کسی کو نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشِد مل گیا اور وہ مرشِد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مُرید کے لئے لازِم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کا ظاہری وباطنی اَدب کرے۔" (مجموعہ رسائل امام غزالی، ص۱۶۷)

یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **اُمَّت کی اِصلاح** کیلئے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السَّلام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ **حِکمت** وفراست کے ذَریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنۡ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سینکڑوں سال پہلے سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡوَالِی جن اَوصاف کے حامل پیر کو کمیاب فرمارہے ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **فی زمانہ** یہ تمام اَوصاف **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ میں بدَرجہ اَتم واَکمل پائے جاتے ہیں۔ جن کے تقوٰی وپرہیزگاری کی بَرَکات کی ایک مثال **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے کہ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی نگاہِ ولایت اور حِکمتوں بھری **مَدَنی تربیَّت** نے دُنیا بھر میں لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپکی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے نازیبا رویہ اِختیار کرنے والے بااَدب بن گئے، گانے باجے سننے والے مَدَنی مُذاکرات اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فُحش گوئی کرنے والے نعتِ مُصۡطفٰے پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحبَّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ

نصیب ہوگئی، تفریحی مقامات پر جا کر اپنا وقت برباد کرنے والے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت کرنے والے بن گئے۔ لہٰذا آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی غُلامی میں آنے، اپنے مقصدِ حیات کو پانے اور صلوٰۃ وسلام کی عادت بنانے کے لیے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور اس کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتماع میں شرکت کیجئے اور اجتماع کے اِختتام پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام کی بَرَکتیں لوٹئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذَرِیعے بھی لوگوں کی اِصلاح ہوجاتی ہے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان اَفروز **مَدَنی** بہار پیش کی جاتی ہے۔ چُنانچہ

توبہ کا راز

مَرکزُ الاَوْلیاء (لاہور) کے مُقیم اِسلامی بھائی کے مَکتوب کا خُلاصہ ہے: مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے قَبْل ہمارے گھر کے تمام اَفرادِ دُنیا کی مَحبَّت، فیشن پرستی کی نُحُوست اور نمازوں میں سُستی کا شکار تھے۔ والِدَین کو ہَمہ وَقْت ہماری دُنیا و مُستَقبِل کی فِکْر دامن گیر تھی کہ بس کسی طرح ہماری اَولاد کا مُستقبِل روشن ہوجائے۔ اَلْغَرَض ہمارے گھر کا ماحول گُناہوں سے بھرپور تھا۔ ہر وَقت گھر میں فِلموں ڈِراموں، گانے باجوں کا شور برپا رہتا، سُنّتوں بھرا ماحول نہ ہونے کی وَجہ سے میں اپنی آخِرت سے یکسر غافل تھا۔ میری قِسمت کا سِتارہ اِس طرح چمکا

کہ ایک مرتبہ میں مغرب کی نماز پڑھنے مسجِد میں چلا گیا۔ نماز کے بعد ایک باعِمامہ عاشقِ رسول نے کھڑے ہوکر نمازیوں کو قریب ہونے کے لیے کہا۔ اِس اِسلامی بھائی کا اَنداز اِتنا دِلنشین تھا کہ میں بے اِختیار اِس کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مختصر سا بیان کیا جو مجھے بہت اَچھا لگا۔ بیان کے بعد اِس اسلامی بھائی نے نہایت مُشفِقانہ اَنداز میں مجھ سے مُلاقات کی اور کچھ دیر بیٹھنے کے لیے کہا، میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے نیکی کی دَعوت پیش کی اور **دعوتِ اسلامی** کے پاکیزہ مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا پھر آخر میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی پُرخُلُوص دعوت پیش کی۔ میں نے حامی بھر لی اور میں پہلی مرتبہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ چند لمحوں بعد میری زِندگی میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوجائے گا۔ بیان کے بعد رِقّت اَنگیز ذِکر و دُعا کا سلسلہ ہوا اور پھر صلوٰۃ وسلام کے لیے سارے اسلامی بھائی کھڑے ہوگئے۔ صلوٰۃ وسلام کی پُرسوز آواز کانوں کے راستے سے دل کی گہرائیوں میں اُتر گئی۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا اَنداز اس قدر اچھا لگا کہ میں اب ہر جُمعرات اِجتماع میں شریک ہونے لگا اور میرے کان صلوٰۃ وسلام کی پُرسوز صدائیں سننے کے مُنتَظِر رہتے۔ کچھ ہی عرصے میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر حلقہ سطح پر مَدَنی اِنعامات وتعویذاتِ عطّاریہ کی خِدمت سرانجام دے رہا ہوں۔

گنہگارو! آؤ سِیَہ کارو! آؤ گُناہوں کو دے گا چُھڑا مَدَنی ماحول

پلا کر مئے عِشق دے گا بنا یہ تُمہیں عاشقِ مُصْطَفٰی مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کانٹا نکالنے کا طریقہ

اگر جسم میں کہیں کانٹا پیوست ہو گیا ہو اور نہ نکلتا ہو تو انڈے کی سفیدی میں تھوڑی سی پھٹکری ملا کر اُس جگہ باندھ دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تھوڑی دیر میں نکل آئے گا۔

(گھریلو علاج، ۹۸)

بیان نمبر 41

دُخُولِ مَسجد کے وَقت مجھ پر سلام بھیجو

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے: شہنشاہِ خُوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو میری ذات پر سلام بھیجا کرو اور یوں کہہ لیا کرو ''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ '' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے لئے اپنی رَحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے باہر نکلو تو اس وقت بھی مجھ پر سلام پیش کرلیا کرو اور یوں کہا کرو''اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ '' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شیطان مَردود کے شَر سے بچا۔

(القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص٣٦٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضری کی سَعادت نصیب ہو تو داخل ہوتے وَقت اور مسجد سے باہر نکلتے وَقت سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ محترم پر دُرُود و سلام پڑھ لیا کریں، اگر ہم تھوڑی سی توجُّہ کریں اور زبان کو تھوڑی دیر حرکت دیں تو ثواب کے ڈھیروں

خزانے کے ساتھ ساتھ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ نبی اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارا **دُرود پاک** بنفسِ نفیس سَماعت فرمائیں گے کیونکہ مساجد میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہوتے ہیں۔جیسا کہ

سرکار مَساجد میں موجود ہوتے ہیں

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف جاءَ الْحق میں مِرْقَاۃ شَرْحِ مِشْکٰوۃ کے حوالے سے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ الْوَالِی کا قول نقل فرماتے ہیں: ”سَلِّمْ عَلَیْہِ اِذَا دَخَلْتَ فِی الْمَسَاجِدِ ، یعنی جب تم مسجدوں میں داخل ہوا کرو تو اس وقت **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں سلام عرض کرلیا کرو ’فَاِنَّہٗ یَحْضُرُ فِی الْمَسَاجِد“ کیونکہ مسجدوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلام موجود ہوتے ہیں۔“ (جاء الحق، ص۱۲۶)

حضرت سَیِّدُنا علقمہ بن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: ”جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو یوں کہہ لیا کرو ’صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔“

(القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۳۶۵)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کا بھی یہی معمول تھا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے باہر تشریف لاتے تو ان اَلفاظ

کے ساتھ سلام عرض کرتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''۔ (الشفاء،الباب الرابع فی حکم الصلاۃ علیہ ......الخ ،فصل فی المواطن التی یستحب فیھا الصلاۃ والسلام علی النبی ،الجزء الثانی، ص٦٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بعض لوگ ندا و پکار کے صیغوں (مثلاً یَارَسُوْلَ اللّٰہ ،یاحَبِیْبَ اللّٰہ) کے ساتھ **دُرُودوسلام** پڑھنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ بیان کردہ رِوایت میں صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُ نا علقمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے سلطانِ دوجہاں ،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حرفِ ندا (یعنی پُکار کے صیغے) کیساتھ دُرُود بھیجنے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی اے نبی آپ پر سلام ہو) کہنے کی تعلیم اِرشاد فرمائی ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح دِیگر صیغوں کے ساتھ **دُرُودشریف** پڑھنا جائز ہے اسی طرح اگر ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یارسُولَ اللّٰہ، یاحَبِیْبَ اللّٰہ جیسے ندا کے الفاظ سے مُخاطَب کرتے ہوئے **دُرُودوسلام** پڑھیں تو یہ بھی نہ صرف جائز ہے بلکہ صَحابہ وتابعین اور بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے ثابت بھی ہے۔چنانچہ

وسیلہ پیش کرنا صحابہ کا طریقہ ھے

ایک شخص امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُ نا عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی

عَنْہ کے پاس کسی حاجت کیلئے آتا رہا مگر آپ اس کی طرف اوراس کی حاجت کی طرف کوئی توجہ نہ فرماتے وہ شخص ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُ ناعُثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ سے ملا اوراُن سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُ ناعُثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ میری طرف توجُّہ نہیں فرماتے اس پر حضرت سَیِّدُ ناعُثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ نے اس شخص سے فرمایا، جاؤ وضوکرواورمسجد میں جاکر دورکعت نمازاداکروپھریوں دُعا مانگو: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنا مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ ’’یَامُحَمَّدُ‘‘ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَتُقْضٰی لِیْ حَاجَتِیْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور تیرے رَحمت والے نبی، محمد صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیری طرف مُتوجِّہ ہوتا ہوں، اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے وَسیلہ سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اپنی حاجت کے لئے مُتوجِّہ ہوتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تاکہ میری وہ حاجت پوری ہو۔‘‘

اس (دُعا) کے بعد اپنی حاجت کا ذِکر کرو پھر ان کے پاس جاکر اپنی ضَرورت پیش کرو۔ وہ شخص چلا گیا اور جس طرح حضرت سَیِّدُ ناعُثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ نے کہا تھا اسی طرح کیا پھر امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُ نا عُثمان بن عَفَّان رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہ کے دروازے پر حاضِر ہوا تو دَربان نے آکر

اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے حضرت سَیِّدُ نا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت عُثمان غَنی رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہ نے اسے اپنے ساتھ **فرش** پر بٹھایا اور فرمایا اپنی حاجت بیان کرو، اس نے اپنی حاجت بیان کر دی، آپ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہ نے نہ صرف اس کی حاجت پوری کی بلکہ اس سے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑے ہمارے پاس آجانا۔ پھر وہی شخص حضرت سَیِّدُ نا عُثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ کے پاس آیا اور کہا: ''جَزَاکَ اللّٰہُ خَیراً'' (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے) پہلے تو حضرت عُثمان بن عَفّان رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہ میری طرف توجُّہ ہی نہیں فرماتے تھے مگر اب جب آپ نے ان سے (میرے مُتعلّق) گُفتگو کی تو اُنہوں نے میری حاجت پوری فرمادی، اس پر حضرتِ عُثمان بن حُنَیف رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنہ نے اس کو بتایا کہ (تمہارے بارے میں) نہ تو میں نے ان سے کوئی بات کی اور نہ ہی اُنہوں نے مجھ سے کوئی بات کی، بلکہ میں نے تو تمہیں وہ بات بتائی ہے جو میں نے خودنبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانی سُنی تھی کہ جب ایک **نابینا** شخص بارگاہِ رسالت میں آیا اور اپنی بینائی کے خَتْم ہونے کی شکایت کی تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صبر کر۔ اس شخص نے عرض کی یارسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے پاس کوئی اَسباب نہیں اور مجھے

شدید دُشواری پیش آتی ہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص سے فرمایا، جاؤلوٹا لاؤاور وضو کرو پھر مسجد میں جاکر دو رکعت نمازِنفل ادا کرو پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے یہ دُعا پڑھنے کو کہا جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ہم ابھی محوِ گُفْتگُو تھے کہ وہ نابینا شخص (جب دوبارہ) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔(معجم کبیر ،ما اسند عثمان بن حنیف،۹ /۳۱،حدیث:۸۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نِدا کے صیغے کے ساتھ سلام پڑھنا تو ایسا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی کیونکہ ہر شخص نماز کے اندر تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پڑھتا ہے اگر اس میں سے ایک لفظ بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔کیونکہ یہ اَلفاظ تَشَہُّد کا جُز ہیں اور تَشَہُّد کا ایک ایک لَفْظ پڑھنا واجب ہے۔چُنانچہ

صَدرُ الشَّرِیْعَه،بَدرُ الطَّرِیْقه حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِشریعت میں فرماتے ہیں:”دونوں قَعْدوں میں پورا تَشَہُّد پڑھنا، یوہیں جتنے قَعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تَشَہُّد واجب ہے ایک لَفْظ بھی اگر چھوڑے گا،ترکِ واجب ہوگا۔“(اور اگر جان بوجھ کر واجب

ترک کیا تو نماز نہیں ہوگی۔) (بہارِ شریعت،۱/۵۱۸)

نِدا (یعنی پُکار) کے صیغوں کے ساتھ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارنا اور دُرودوسلام پڑھنا صَحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا معمول رہا ہے۔چُنانچہ

صحابی نے پُکارا ''یارسولَ اللّٰہ''

حضرت سَیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے،آپ فرمایا کرتے: ''جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ضرور کہتا ہوں۔''(القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۳٦۵)

اسی طرح محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے زمانے کے لوگوں کا معمول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب لوگ مسجد میں داخل ہوا کرتے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا کرتے تھے۔''(القول البدیع، ایضاً)

حضرت حاجی امدادُ اللّٰہ مُہاجر مکّی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔''

(رحمتوں کی برسات،ص۳۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! جب بھی شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود وسلام** پڑھنے کی سَعادت نصیب ہو تو آپ عَلَیْہِ السَّلام کو اس طرح سے نہ پُکارا جائے جیسے ہم آپس میں ایک دوسرے کا نام لیکر پُکارتے ہیں بلکہ آپ کو اچھے اَلقابات کے ساتھ یاد کرنا چاہئے کہ اس میں اَدب کا پہلو زِیادہ پایا جاتا ہے چُنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں رسُول **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُخاطب کرنے کے آداب سکھاتے ہوئے پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 63 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پ۱۸، النور: ۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پُکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک، دوسرے کو پُکارتا ہے۔

حضرت صدرُالْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: ”جب (کوئی) رسول صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا کرے تو اَدب وتکریم اور توقیر و تَعْظِیم کے ساتھ آپ کے مُعظَّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتواضِعانہ ومُنْکسِرانہ لہجہ میں یَانَبِیَّ اللّٰہِ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ کہہ کر مُخاطب کرے۔“

غَیظ میں جل جائیں بے دِینوں کے دل یارسولَ اللّٰہ کی کثرت کیجئے

(حدائقِ بخشش، ص۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

صاحبِ ''تَنبِیہُ الاَنام'' حضرت عبدُالجَلِیل مَغربی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہ الْقَوِی نے دُرُودِ پاک کے فضائل پر جو کِتاب لکھی ہے۔ اُس کے مُقدِّمہ میں فرماتے ہیں: ''مَیں نے اِس کے بے شمار بَرَکات دیکھے اور بارہا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت نصیب ہوئی۔ ایک بار خواب میں دیکھا کہ ماہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے غریب خانہ پر تشریف لائے ہیں، چہرۂ انور کی تابانی سے پورا گھر جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین مرتبہ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' کہنے کے بعد عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے جوار میں ہوں اور آپ کی شَفاعت کا اُمیدوار ہوں۔'' نیز میں نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ جو کہ فوت ہوچکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے: ''تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن خُدّام میں سے ہے جوان کی مَدح سَرائی کرنے والے ہیں۔'' میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر اُس نے کہا: ''ہاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تیرا ذِکر آسمانوں میں ہورہا تھا۔'' اور میں نے دیکھا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری

گفتگو سُن کر مُسکرا رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نہایت ہشّاش بشّاش تھا۔(سعادۃ الدارین،الباب الرابع فیماوردمن لطائف المرائی والحکایات......الخ، اللطیفۃ الثالثۃ والتسعون، ص ١٥١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں دُرُودِ پاک کی بَرَکات سے مُستَفِیض فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمان مصطفٰے

اللّٰہ عزَّوَجلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے ہر بیماری کی دواء ہے، جب دواء بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو اللّٰہ عزَّوَجلَّ کے حکم سے مریض اچھا ہوجاتا ہے۔

(مسلم،ص ١٢١٠،حدیث: ٢٢٠٤)

بیان نمبر 42

مَصائب و آلام کا خاتمہ

شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جسے کوئی سخت حاجت دَرپیش ہوتو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے **دُرُودشریف** پڑھے۔کیونکہ یہ مَصائب وآلام کودُور کرتا ہےاور رِزق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بستان الواعظین ورياض السامعين لابن جوزی ،ص ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم جب بھی **نبیِّ رَحمت**، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر **دُرُودِپاک** پڑھیں تواس نیَّت سے نہ پڑھیں کہ میری یہ مُشکل حل ہوجائے، مجھےاس پریشانی سے نَجات مل جائے یا مجھے یہ فائدہ حاصل ہو، بلکہ آدابِ دُرُود کوملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے گنبدِ خَضْرا کا تصوُّر باندھ کر،نہایت ذَوق وشوق کے ساتھ پڑھنا چاہیے،اگر بالفرض کوئی مُشکل ہے بھی تو دُرُودِپاک پڑھ کررَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وزاری کے ساتھ دُعا کریں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام مُشکلات ومَصائب دُور ہوجائیں گے۔کیونکہ دُرُودِ پاک ایک ایسا وَظِیفہ ہے جوآفات وبَلِیّات دُور کرنے کے لئے کافی ہے۔چُنانچہ

جہاز ڈوبنے سے مَحفُوظ رہا

حضرت علامہ فاکہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی نے "اَلْفَجْرُالْمُنِیْر" میں

ایک بُزُرگ شیخ موسیٰ ضریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کا واقعہ بیان کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قافلے کے ساتھ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک جہاز طُوفان کی زَد میں آ گیا یہ طُوفان قہرِ خُداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا، ہم یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم سب لقمۂ اَجل بن جائیں گے، کیوں کہ مَلّاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تُند و تیز طُوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔اسی عالَم میں مجھ پر **نیند** کا غلبہ ہوا اور چند لمحوں کے لئے مجھ پر غُنُودگی طاری ہوگئی ، اسی اَثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خَواب میں رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور دُرُودِ تُنَجِّیْنا پڑھ کر مجھ سے ارشاد فرمایا: ''تم اور تمہارے ساتھی ایک ہزار بار یہ دُرُود پڑھ لو۔''

شیخ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے تمام دوستوں کو جَمع کیا اور ہم نے وضو کر کے اس **دُرُودِ پاک** کا وِرد شروع کر دیا۔''ابھی ہم نے تین سو بار ہی یہ **دُرُودِ پاک** پڑھا تھا کہ طُوفان کا زور کم ہونے لگا اور آہستہ آہستہ طُوفان رُک گیا، سمندر کی سطح پُر اَمن ہوگئی اور اس دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے تمام جہاز والوں کو نَجات مل گئی۔'' (القول البدیع،الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۴۱۵،ملخصاً ومفھوماً)

دُرودِ تُنجِّینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاۃً تُنَجِّیۡنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاَھۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِیۡ لَنَا بِھَا جَمِیۡعَ الۡحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرۡفَعُنَا بِھَا اَعۡلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقۡصَی الۡغَایَاتِ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡخَیۡرَاتِ فِی الۡحَیَاۃِ وَبَعۡدَ الۡمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَعَادَۃُ الدَّارَیۡن میں ہے ایک مرتبہ دربارِ رسالت میں ایک شخص حاضر ہوا اور **فقر وفاقہ** اور تنگیٔ مَعاش کی شکایت کی تو محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِذَا دَخَلۡتَ مَنۡزِلَکَ فَسَلِّمۡ اِنۡ کَانَ فِیۡہِ اَحَدٌ اَوۡلَمۡ یَکُنۡ فِیۡہِ اَحَدٌ، یعنی جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُم کہہ لیا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام کہا کرو اور ایک مرتبہ **قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھ لیا کرو، اس شخص نے ایسا ہی کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کا رزق کُشادہ فرمادیا حتی کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصّہ پہنچا۔

(سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیماورد فی فضل الصلاۃ والتسلیم......الخ، حرف الجیم، ص۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **دُرُودِ پاک** کس قدر باعثِ بَرَکت ہے کہ ایک شخص جو پہلے تنگیٔ معاش کے سبب فقر و فاقہ کی زِندگی بسر کر رہا تھا لیکن جب اس نے حَبِیبِ مُکَرَّم ، نَبِیِّ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام** کو اپنے روز و شب کا وَظِیفہ بنالیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس قدر عطا فرمایا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کی بھی مدد کی۔

فی زمانہ اگر ہم اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو ہر دوسرا شخص تنگدستی و بے روزگاری کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ اگر ہم بھی صُبح و شام بکمالِ خُشوع و خُضوع دل کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مُتوجّہ کر کے آپ کی ذاتِ گرامی پر **دُرُود و سلام** کے گجرے نچھاور کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے نہ صرف سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہوگی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے رِزقِ حلال میں بَرَکت بھی عطا فرما دے گا۔ اسی ضمن میں ایک عاشِقِ رسول کا ایمان افروز واقعہ سنئے اور جُھوم جُھوم کر سرکارِ نامدار، مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں بصد احترام **دُرُود و سلام** کا نذرانہ پیش کیجئے۔ چُنانچہ

بَلْخ کا سوداگر

شہرِ بَلْخ میں ایک سوداگر رہتا تھا۔ اِس کے دو بیٹے تھے۔ سوداگر کا اِنْتِقال

ہوگیا۔ اُس نے تَرکہ میں مال وزر کے علاوہ حُضُور سراپائے نور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین مُوئے مُبارَک بھی چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں تَرِکہ تقسیم ہوا۔ دُنْیوِی مال آدھا آدھا بانٹ لیا مگر مُوئے مُبارَک کی تقسیم میں یہ مَسئلہ کھڑا ہوگیا کہ اِن کو کیسے تقسیم کریں؟ چُنانچہ بڑے لڑکے نے یہ تَجویز پیش کی کہ دونوں ایک ایک بال رکھ لیں اور بَقِیَّہ ایک کو قَطْع کرکے آدھا آدھا بانٹ لیا جائے۔ چھوٹا لڑکا جو کہ نِہایت ہی عاشقِ رسول تھا، یہ تَجْوِیز سُن کر کانپ گیا اور اُس نے کہا: ''میں ہر ہرگز ہرگز ایسی بےاَدَبی کی جُرأت نہیں کرسکتا۔ میرا دِل سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بالِ مُبارَک کے دوحصے کرنے کی اِجازت نہیں دیتا۔'' یہ سن کر بڑے بھائی نے بگڑ کر کہا: ''اگر تجھے بالوں کی عَظْمت کا اِتنا ہی اِحساس ہے تو یوں کر کہ تینوں بال تُو رکھ لے اور سارا مال و دولت مجھے دے دے۔'' چھوٹے بھائی نے اِس فیصلے کو قَبول کرتے ہوئے تینوں مُقَدَّس بال لے کر سارا مال بخوشی بڑے بھائی کے حوالے کردیا۔ اَب چھوٹے بھائی نے اَپنا یہ معمول بنالیا کہ تینوں مُبارَک بالوں کو سامنے رکھ کر حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہِ بےکَس پناہ میں دُرُودِ پاک کے پھول پیش کیا کرتا۔ اِس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کے مختصر سے کاروبار میں اُسے ترقی عطا فرمائی اور وہ مالدار ہوگیا۔ دوسری طرف بڑے بھائی کو دُنْیوِی مال میں خَسارے پر خَسارہ آنے لگا حتی کہ وہ کَنگال ہوگیا۔ دَرِیں اَثنا

چھوٹے بھائی کا اِنتقال ہوگیا۔کسی نیک آدمی نے اُس چھوٹے بھائی اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوخواب میں دیکھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں: جاؤ!لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہوتو میرے اِس عاشِق کی قبر کی زِیارت کریں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اَپنی حاجتیں طلَب کریں۔

اُس نیک آدمی نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کیا اور حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کا پیغام سُنایا۔پھر کیا تھا،لوگ نِہایت اَدَب وتکْرِیم کے ساتھ جوق در جوق اُس عاشِقِ رسول کے مزارِپُر انوار کی زِیارت کے لیے آنے لگے۔صاحِبِ مزار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَرَکتوں سے لوگوں کے مُعامَلات حل ہونے لگے۔لوگ اِس مزار کا کافی اَدَب کرتے تھے یہاں تک کہ اگرکوئی سُوار مزار کے پاس سے گزرتا تو اَدَباً سواری سے نیچے اُتر آتا۔

(القول البدیع ،الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللّٰہ، ص ٢٧٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ شیطانِ لَعین کسی کے ذِہن میں یہ وَسوسہ ڈالے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پردۂ ظاہری کوتو چودہ سو سال گزر گئے ہیں،مگر آج تک لوگوں کے پاس آپ کے **بال مُبارک** موجود

ہیں، یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے اور پھر دُنیا کے کونے کونے میں لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مُبارک ہیں تو اِس بات کا کیا ثُبوت ہے کہ یہ واقعی حُضُور پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے مُوئے مُبارک ہیں؟

جواباً عرض ہے کہ جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مُوئے مُبارک** تَراشے جاتے تھے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان اُنہیں حاصل کرنے کی خاطِر پروانہ وار ٹوٹ پڑتے اور جسے کچھ مِل جاتا وہ اُسے دُنیا کی ہر چیز سے عزیز تر سمجھتا اور بَحفاظت تمام سنبھال کر رکھتا۔ پھر رَفتہ رَفتہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نیکی کی دعوت عام کرنے کی غرض سے دُنیا کے چپّہ چپّہ میں پھیلتے گئے اور اِس طرح دوسری اشیا کے ساتھ ساتھ **مُوئے مُبارک** بھی دُنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کے اجسامِ طاہرہ کو زمین نہیں کھاسکتی جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام کے مبارک جسموں کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔

(ابن ماجه،كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها،باب فى فضل الجمعة ،٢/٩، حديث: ١٠٨٥)

ظاہر ہے کہ جب جسمِ پاک سلامت ہے تو **بال مُبارک** بھی تو جسم شریف

کا ہی حصہ ہیں، وہ کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟ بلکہ مُشاہدہ تو یہی ہے کہ ایک بال مُبارک سے کئی کئی شاخیں نکلتی ہیں اور اس طرح نُورانی بالوں کا گُچھا بن جاتا ہے، گویا ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُواں رُواں حیات ہے، اور جسمِ اَطہر سے ظاہری طور پر نسبت قَطْع ہو جانے کے باوجود بھی زِندہ رہتا ہے اور اُس کی نَشو نُما بھی جاری رہتی ہے، چُنانچہ یوں مُبارک بالوں کی نَشو نُما بھی ہوتی رہی اور یہ بال مُبارک صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے ہوتے ہوئے اُن کی اَولاد تک پہنچے، پھر اَولاد دَر اَولاد مُنتقل ہوتے ہوئے آج دُنیا کے کونے کونے میں بیشمار اہلِ مَحبَّت کے پاس موجود ہیں۔

اور رہا یہ شُبہ کہ اس کا کیا ثُبوت ہے کہ یہ مُوئے مُبارک شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تبرُّکات کے سلسلے میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز مسلمانوں میں کسی نِسبت کی وَجہ سے مُتبرَّک مشہور ہو جائے وہ مُتبرَّک ہی ہے۔ مثلاً کوئی صاحب بطورِ ''سَیِّد'' مشہور ہیں تو اُن کی تَعْظِیم کی جائے گی۔ اُن کے حسب و نَسب کی ٹوہ میں پڑنا کوئی ضروری نہیں، اگر بالفرض کسی نے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آپ کو جُھوٹ مُوٹ ''سَیِّد'' مشہور کر بھی دیا ہے تو یہ اگرچہ سخت گُناہ ہے مگر ہمیں چونکہ پتا نہیں، اس لیے ہم پر اُس ''نسبت'' کی تَعْظِیم کرنا لازِم ہے۔ اسی طرح کسی بھی تبرُّک کے بارے میں خواہ کسی بال کے

بارے میں ہی کوئی جھوٹ بولے اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسوب کرے، تو یہ اس شخص کا اپنا بُرا فعل ہے، مگر ہمیں چونکہ حقیقتِ حال کا علم نہیں ہے اس لئے ہم نسبت کی تعظیم کریں گے اور اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی پائیں گے۔

بیان کردہ گفتگو سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ اَدَب و تعظیمِ رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنا بہت بڑے خسارے کا سبب بن سکتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف **''شِفا شریف''** میں تحریر فرماتے ہیں: ''سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں یہ بھی ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک سامان، مُقدّس مکانات، یا کوئی اور شے جو جسمِ پاک سے چُھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے اُن سب کی تعظیم کرنا۔''

(الشفاء ،الباب الثالث فی تعظیم امرہ ......الخ، فصل و من اعظامه ......الخ، ۵۶/۲)

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی **شرحِ شِفا** میں اسی عبارت کے تحت فرماتے ہیں: ''جو بھی چیز سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

طرف منسوب ہو اور مشہور ہو اس کی تَعْظِیم کی جائے۔''(شرح الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امره ......الخ، فصل ومن اعظامه......الخ، ۲/۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسُوب ہر مُتَبَرَّک چیز کا اَدَب واِحتِرام کرنے کی توفیق عطا فرما اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **بکثرت دُرُود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

امامُ الْمُخْلِصِین، سَیِّدُالْمُرسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ قَبولیّت نشان ہے: **اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ** ''اپنے دین میں مخلص ہو جاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہو گا۔'' (مستدرک، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۴)

بیان نمبر 43

گناھوں کی مُعافی کا ذَرِیعَہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِی اللّٰہُ تَعالٰی عنہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گُناہ مٹادے گا اور اس کے دس دَرَجات بُلند فرمائے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق ،باب الادعیہ، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۹۰۱ ،بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُرُود شریف پڑھنا نہایت ہی بہترین عمل ہے۔ ہمیں بھی دُرُود شریف کی کثرت کرنی چاہیے۔ بالخصوص جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وَقت دُرُودِ پاک پڑھنے میں ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہیے۔ چُنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: زِندگی میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکر میں (ایک بار) دُرُود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نامِ اَقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہیے، اگر

نامِ اَقدس لیا یا سُنا اور دُرُود شریف اس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت،۱/۵۳۳)

یاد رکھئے! جب بھی حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نام لیں یا سنیں تو ہمیں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکات پر **دُرُود وسلام** کے گجرے نچھاور کرتے رہنا چاہیے اور جو لوگ **دُرُودِ پاک** پڑھنے میں سُستی کرتے ہیں یا بالکل ہی نہیں پڑھتے وہ اس حکایت سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ چُنانچِہ

شَفاعت کی نَوید

ایک آدمی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** نہیں پڑھتا تھا، ایک رات خواب میں زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف تَوَجُّہ نہ فرمائی، اس نے عرض کی: ''اے اللّٰہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' اس شخص نے پوچھا: پھر آپ میری طرف تَوَجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: ''اس لیے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔'' اس شخص نے عرض کی: ''حُضُور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے میں تو آپ کی اُمَّت کا ایک فرد ہوں۔'' اور علما فرماتے ہیں کہ آپ اپنے اُمّتیوں کو اس سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔

آپ نے فرمایا: ''علما نے سچ کہا، مگر تو مجھے **دُرُود شریف** کے ذَریعے یاد نہیں کرتا اور میں اپنی اُمَّت کے لوگوں کو **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی وجہ سے پہچانتا ہوں، جتنا وہ مجھ پر دُرُود پڑھتے ہیں میں انہیں اس قدر ہی پہچانتا ہوں۔'' جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس نے اپنے اُوپر لازم کرلیا کہ وہ حُضُور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ ایک سو مرتبہ **دُرُودِ پاک** پڑھے گا، اب اس شخص نے روزانہ سو مرتبہ **دُرُودِ پاک** پڑھنا اپنا معمول بنالیا۔ کچھ مُدَّت بعد پھر حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کے دیدار سے مُشَرَّف ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شفاعت بھی کرونگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک حکیم کا قول ہے کہ بدن کی سَلامَتی کم کھانے میں، رُوح کی سلامتی گناہوں کی کمی میں اور دین (یعنی ایمان) کی سَلامَتی حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے میں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے ایمان کی حفاظت وسَلامَتی کے لئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو اپنے صُبح وشام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے کیونکہ مومن کی سب سے قیمتی شے اس کا ایمان ہوتی ہے۔ ہمیں ہر وَقت اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر ہونی چاہئے، جسے اپنے ایمان کی فکر نہ

ہو تو موت کے وَقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے، عُلمائے کرام فرماتے ہیں: ''جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزع کے وَقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔''

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ چہارم، ص ۳۹۰)

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام ایمان چِھن جانے کے خَوف سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''میں ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی کے پاس حاضِر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ساری رات روتے رہے۔'' میں نے دریافت کیا: ''کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا: ''گُناہ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حَیثیَّت رکھتے ہیں، **مجھے تو اس بات کا خَوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔''** (منہاج العابدین، ص ۱۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلافِ کرام کو ایمان چھن جانے کا کس قدر خَوف تھا مگر افسوس کہ آج کل ہمارے مُعاشرے میں فلموں ڈِراموں، فلمی گانوں، اَخباری مضمونوں، جنسی و رُومانی ناوِلوں، عِشقیہ و فِسقیہ افسانوں، بچّوں کی بیہودہ کہانیوں، طرح طرح کے بے تُکے ہفت روزوں،

حیا سوز ماہناموں اور مُخَرِّبِ اَخلاق ڈائجسٹوں اور مزاحیہ چٹکلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذَرِیعے **کُفرِیّہ کلمات** عام ہوتے جارہے ہیں اور ہماری غالِب اکثرِیَّت اس علم سے ناآشنا ہے جبکہ **کُفرِیَّہ کلمات** کے مُتَعَلِّق علم حاصِل کرنا **فرض** ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، **مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 پر فرماتے ہیں: ''مُحَرَّماتِ باطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مَثَلاً) تکبُّر و رِیا و عُجب (یعنی خُود پسندی) وحَسد وغیرہا اور اُن کے مُعَالَجات (یعنی علاج) کاعلم بھی ہر مسلمان پر اَہَم فرائض سے ہے۔'' مزید صفحہ 626 پر فتاوٰی شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''حرام اَلفاظ اور کُفرِیَّہ کلمات کے مُتَعَلِّق علم سیکھنا فرض ہے، اِس زمانے میں یہ سب سے ضَروری اُمُور ہیں۔''

(درمختار وردالمحتار، مطلب فی فرض الکفایۃ وفرض العین، ۱/۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُفر کالُغوی معنٰی ہے: ''کسی شے کو چُھپانا۔'' (اَلْمُفْرَدات، ص ۷۱۴) اور اِصطِلاح میں کسی ایک ضَرورتِ دینی کے انکار کو بھی **کُفر** کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام **ضَروریاتِ دین** کی تصدیق کرتا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲) جیسے کوئی شخص اگر تمام **ضَروریاتِ دین** کو تسلیم کرتا ہو مگر **نماز** کی فرضیّت یا **ختمِ نبوّت**

کا منکِر ہو وہ **کافِر** ہے۔ کہ **نَماز** کو فرض ماننا اور **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخِری نبی ماننا دونوں باتیں **ضَروریاتِ دین** میں سے ہیں۔

ضَروریاتِ دین کی تعریف

ضَروریاتِ دین، اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، اَنبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلام کی نُبُوَّت، نَماز، روزے، حج، جنّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب وکتاب لینا وغیرھا۔ **مَثَلاً** یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حُضُورِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **خَاتَمُ النَّبِیِّین** ہیں **حُضُورِ اکرم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ **عوام** سے مُراد وہ مُسلمان ہیں جو **عُلَماء** کے طبقہ میں شُمار نہ کئے جاتے ہوں **مگر عُلَماء** کی **صُحبت** میں بیٹھنے والے ہوں اور عِلمی مسائل کا ذَوق رکھتے ہوں۔ (بہارِ شریعت، حصہ۱، ص۹۲ ملخصاً)

لمحۂ فکریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ایمان کی حفاظت کا ذِہن کافی کم ہوگیا ہے، زَبان کی لگام بہُت ہی ڈھیلی ہے، اکثریت کا حال یہ ہے کہ بس جو مُنہ میں آتا ہے بکے چلے جاتے ہیں، فلموں، ڈِراموں، ناوِلوں، ڈائجسٹوں، اسکولوں کی لائبریری کی کتابوں اور اَخباروں میں بھی بسا اَوقات طرح طرح کے **کُفرِیات**

ہوتے ہیں۔ بالخصوص گانوں میں تو بے تحاشا **کُفریات** بکے جاتے ہیں جنہیں ہم گنگناتے پھرتے ہیں اور اس طرف کسی کی توجُّہ بھی نہیں جاتی۔ اس قسم کے چند اَشعار بطورِ مثال پیش کیے جاتے ہیں جو کہ صریح کفر ہیں:

(1) سِیپ کا موتی ہے تُو یا آسماں کی دھول ہے
تُو ہے قدرت کا کرِشمہ یا خُدا کی بھول ہے

اس شِعر میں **مَعاذَاللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ **اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ کو **بھولنے** والا مانا گیا ہے جو کہ **صریح کفر** ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چُنانچِہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ **ترجمۂ کنزالایمان:** میرا ربّ نہ بہکے نہ بُھولے۔ (پ ۱۶، طٰهٰ : ۵۲)

(2) تُجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تُجھ کو دیا
مِلتا خدا تو پوچھتا یہ ظُلم تو نے کیوں کیا؟

اِس شِعر میں دو صریح **کفریات** ہیں: **اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ کو **مَعاذَاللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ **ظالم** کہا گیا ہے (۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کیا گیا ہے۔

(3) او میرے ربّا ربّا رے ربّا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اِس کُفریات سے بھر پور شِعر میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** اور اس کی **توہین** ہے۔

مجھے دیدے ایمان پر استقامت

پئے سیّدِ مُحتَشَم یاالٰہی! (وسائلِ بخشش، ص۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **قطعی کُفر** پر مبنی ایک بھی شعر جس نے دِلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کُفر میں جاپڑا اور اسلام سے خارج ہوکر **کافرو مُرتد** ہو گیا، اس کے تمام نیک اَعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو **نکاح** بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا **مُرید** تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شِعر میں جو کُفر ہے اُس سے **فوراً** توبہ کرے اور کَلِمہ پڑھ کر نئے سرے سے مُسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے **نِکاح** کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنا، یا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی **اِحتیاطاً توبہ** کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، **نیز تجدید بیعت** اور **تجدید نکاح** کرلے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

(کفریہ کلمات، صفحہ ۵۲۴-۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک مُسلمان کے لئے سب سے اَہم اور عزیز تر ین مَتاع اس کا **ایمان** ہے اور سب سے زِیادہ اسی کی حفاظت کی ضَرورت ہے۔شیطان ہمارا سب سے بڑا دُشمن ہے اور اس کا سب سے شدید حملہ اسی **ایمان** پر ہوتا ہے۔مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے جذبے کے پیشِ نظر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہمُ الْعَالِیَہ نے اس نازُک موضوع پر قلم اُٹھایا اور محنتِ شاقہ کے بعد کثیر کتابوں کے مَواد کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی عادتِ مُبارَکہ کے مُطابق نہایت آسان اَلفاظ و پیرایہ میں **"کُفریہ کلِمات کے بارے میں سُوال جواب"** کے نام سے ایک بے نظیر کتاب تالیف فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے اس کتاب کو اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہمُ الْعَالِیَہ نے اس قدر جانفشانی (یعنی جان توڑ محنت) اور اِحتِیاط کے ساتھ تَحریر فرمایا ہے کہ بِلا مُبالَغہ اُردو زبان میں اِیمانیات اور کُفریات کے مَوضُوع پر اس سے زیادہ جامع ،مُفید اور اَہم کتاب آج تک دیکھنے میں نہیں آئی لہٰذا ضَرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر اسلامی بھائی بار بار اس کتاب کا بغور مُطالَعہ کرتا رہے اور اس میں بیان کردہ اَحکامات کی روشنی میں زبان کو نہ صرف کُفریہ بلکہ فُضُول باتوں سے بھی خود کو بچائے اور زِیادہ سے زِیادہ ذِکرو دُرُود میں رَطبُ اللسان رہنے کی کوششوں میں

مصروف رہے۔

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجلَّ! ہمیں اپنے دِین وایمان کی حفاظت کی فِکر کرتے رہنے اور حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں جھوم جھوم کر کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سانپ بچھو سے پناہ کا آسان وظیفہ

بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے حاضِر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کل شام مجھے ایک بچّھو نے ڈنک مار دیا۔ فرمایا: کاش! اگر تم نے شام کو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَق۔ (یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجلَّ کے کامِل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں) کہہ لیا ہوتا تو تمہیں کوئی چیز تکلیف نہ پہنچاتی۔ (مسلم ص ۱۴۵۳، حدیث: ۲۷۰۹)

بیان نمبر 44

چہرۂ انور پر خوشی کے آثار

حضرت سَیِّدُ نا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہ فرماتے ہیں: کہ ایک دن رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ خُوشی کے آثار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ والضُّحٰی سے عِیاں تھے ،فرمایا: جبرئیل میرے پاس حاضِر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ آپ کا رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو بھی اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور اگر وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔

(مشکاۃ،کتاب الصلاۃ ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلها، ۱/۱۸۹،حدیث:۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر کس قدر مہربان ہے کہ ہم اگر اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجیں تو وہ ہم پر دس بار اپنی رَحمت نازِل فرماتا ہے، اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی شخص پر ایک بار رَحمت نازِل فرمادے تو اس کی بگڑی سنور جائے جیسا کہ

ایک رَحمت کا عالَم

حضرت سَیِّدُ نا ابنِ شافِع رَحمۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر تو نے تمام

زِندگی عبادت و رِیاضت میں گزاری ہواور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھ پر صِرْف ایک بار رَحمت بھیج دی تو وہ ایک بار رَحمت تیری تمام عُمر کی عبادات سے بڑھ جائے گی۔ کیونکہ تو اپنی حَیثِیَّت کے مطابق دُرُود بھیجتا ہے اور وہ اپنی رَبُوبِیَّت کے اِعْتِبار سے رَحمت بھیجتا ہے۔ یہ تو ایک بار نُزُولِ رَحمت کا حال ہے تو ایک کے بدلے دس بار رَحمت بھیجنے کا کیا عالَم ہوگا؟ (مطالع المسرات (مترجم)، ص۸۸، ملخصاً)

اگر کسی عَقْلمند سے سُوال کیا جائے کہ تمام مخلوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اَعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر ایک بار نظرِ رَحمت فرمائے؟ تو یقیناً وہ اللہ تبارک وتعالٰی کی رَحمت کے مُقابلہ میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کرے گا۔

گنہگار طلبگارِ عَفْو و رَحمت ہے عذاب سَہنے کا کس میں ہے حوصلہ یا رَبّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی فَقَط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۹۳،۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نُزُولِ رَحمت اور حصولِ ثواب کی نِیَّت سے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھتے رہنا چاہیے اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فَضْل وکَرَم سے جو ثواب عطا فرمائے تو خیر خواہی کرتے ہوئے اس کا ثواب

اپنے مرحُومین کی اَرواح کو اِیصال کرنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے ہمیں تو اسکا ثواب ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ یہ **دُرُودِ پاک** ہمارے مرحُوم اَعِزَّہ واَقرِبا کی بَخشِش ومَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے گا۔ چُنانچِہ اسی ضِمْن میں ایک حکایت سنئے اور رَحمتِ خُداوندی عزَّوَجلَّ پر جھوم اُٹھئے۔

اِیصالِ ثواب کی بَرَکت

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے پاس ایک **عورت** حاضِر ہوئی اور کہنے لگی میری ایک جوان بیٹی تھی وہ فوت ہوگئی، میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھ لوں، میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں تاکہ آپ کوئی ایسی دُعا بتادیں جس سے میں اُسے دیکھ سکوں، آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ نے اُسے ایک عمل بتایا، اس **عورت** نے رات میں وہ عمل کیا اور سوگئی، خواب میں اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھا کہ اس نے جَہَنَّم کے تارکول کا لباس پہن رکھا تھا، ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ اس نے آکر حسن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کو یہ خواب سنایا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ بہت مَغْمُوم ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ نے اس نوجوان لڑکی کو جَنَّت میں دیکھا، اس کے سر پر تاج تھا، وہ آپ سے کہنے لگی: اے حسن (رَحمَۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ)! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں اسی **عورت** کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس آئی

تھی اور میری تباہ حالت آپ کو بتائی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا: تیری حالت میں یہ انقلاب کس طرح آیا؟ لڑکی نے کہا: ایک دن قبرستان کے قریب سے ایک صالح شخص گزرا اور اس نے **حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر **دُرُودِ پاک** پڑھ کر مُردوں کو اس کا ثواب اِیصال کردیا، اس وَقت قبرستان میں پانچ سو مُردوں کو عذاب ہو رہا تھا اس کے **دُرُودِ پاک** کی بَرَکت سے اللّٰہ تعالیٰ نے ہم سے عذاب دُور کردیا اور ہم سب کو داخلِ جَنَّت فرمادیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ٦٧ ملخصاً ومفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک شخص نے حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھ کر مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی بَرَکت سے انہیں عذابِ قَبر سے نَجات عطا فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہم اپنے نیک اَعمال کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا سکتے ہیں۔ جیسا کہ

ہر نیک عمل کا ثواب ایصال کیجئے

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**ایصالِ ثواب** یعنی قرآنِ مجید یا

دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ، فَرض ونَفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔'' (بہارِ شریعت،۴/۶۴۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''بدنی عبادت (یعنی نماز وروزہ) میں نِیابَت جائز نہیں یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے فرض نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، ہاں نماز کا ثواب بخشا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے کسی سے فرمایا: ''مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَکْعَتَیْنِ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃ ، یعنی تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجدِ عَشَّار میں دو رَکعت نماز پڑھ کر اس کا ثواب ابوہُریرہ کو اِیصال کردے۔ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ عبادتِ بدنی یعنی نماز بھی کسی کے ایصالِ ثواب کی نِیَّت سے اَدا کرنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ زبان سے اِیصالِ ثواب کرنا کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، بہت بہتر ہے۔ رہی عبادتِ مالی، یا مالی وبدنی کا مجموعہ جیسے زکوٰۃ اور حج، تو اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر صاحبِ مال شخص میں حج کرنے کی قُوَّت نہ رہے تو دوسرے سے حجِ بدل کرواسکتا ہے۔ لیکن ہر عبادت کا ثواب پہنچتا ضرور ہے۔ (جاء الحق، ص۲۱۳)

صَدرُ الشَّریعہ مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

''زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ

اُمِّ سعد کا کنواں

حضرت سَیِّدُ ناسَعد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کی: یارسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! سَعد کی ماں کا اِنتقال ہوگیا، کون سا صَدَقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ اُنھوں نے کُنواں کھودا اور کہا کہ یہ سَعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی سَعد کی ماں کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہے) معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارشریعت،۳/۶۴۲)

اسی طرح مُفَسِّر شہیر مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اپنی کتاب جاءَ الْحق میں دُرِّ مُختار کے حوالے سے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی جس سے اپنے نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہچانے کا ثُبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے۔

''مَنْ قَرَءَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً، جوشخص گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھے ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَھَا لِلْاَمْوَاتِ پھر اسکا ثواب مُردوں کو بَخش دے اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ، تو اس کو تمام مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔ فتاویٰ شامی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ''جس سے جتنا مُمکن ہو قرآنِ پاک پڑھے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ

کی اِبتدائی آیات اور آیۃُ الْکُرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور سُوْرۂ یٰسٓ سورۂ ملک اور سُورۂ تکاثُر اور سُورۂ اِخلاص تین بار، سات بار، گیارہ یا بارہ مرتبہ پڑھے، پھر کہے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جو کچھ پڑھا اس کا ثواب فُلاں فُلاں کو پہنچادے۔'' (جاء الحق، ص ۲۱۵ ملخصاً و مفہوماً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات سے ہمارے یہاں مُرَوَّجہ فاتحہ کا پُورا طریقہ، یعنی مختلف جگہوں سے قرآنِ پاک پڑھنا، اس کا ثواب اَرواحِ مسلمین کو پہنچانا اور ان کے لئے دُعائے **مغْفِرت** کرنا ثابت ہوا۔ مُفْتی صاحب فتاویٰ عزیزیہ کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ''جس کھانے پر حضرت حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی نیاز دی جائے اس پر قُل اور فاتحہ اور دُرُودِ پاک پڑھنا باعثِ بَرَکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔''

فِرشتے بھی ایصال ثواب کرتے ھیں

بلکہ اِیصالِ ثواب تو ایسا بہترین عمل ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر اس کے فِرشتے بھی کرتے ہیں۔ چُنانچہ

شعبُ الایمان میں حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہر مومن بندے پر دو فِرشتے **مُقرَّر** فرماتا ہے جو

اس کا عمل لکھنے پر معمور ہیں۔ جب وہ بندۂ مومن اس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو یہ کراماً کاتبین عرض کرتے ہیں کہ اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارا کام ختم ہو گیا، وہ شخص دارِ اَعمال (یعنی دُنیا) سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔'' رَبّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے، کچھ حاجت نہیں تمہاری۔ عرض کرتے ہیں: اِلٰہی (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں زمین میں جگہ دے۔ ارشاد ہوتا ہے: ''میری زمینیں بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں: ''اِلٰہی (عَزَّوَجَلَّ) پھر ہم کہاں جائیں؟ ارشاد ہوتا ہے: ''میرے بندے کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تَسْبِیح و تَحْمِید اور تکْبِیر و تَھْلِیل کرتے رہو اور اسے قیامت تک میرے بندے کیلئے لکھتے رہو۔'' (شعب الایمان ،فصل فی ذکر ما فی الأوجاع و الأمراض......الخ، ۷/ ۱۸۴، حدیث: ۹۹۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے فوت شدہ مُسلمانوں کی قبروں کو روشن و مُنوّر فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بَرَکت سے خالی کلام

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ''كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ فَيُبْدَأُ بِهٖ وَيُصَلِّي عَلَيَّ فِيْهِ فَهُوَ اَقْطَعُ اَكْتَعُ، مَمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ یعنی جس کلام کی ابتدا میں اللّٰہ تعالٰی کا ذِکر اور مجھ پر دُرُودشریف نہ پڑھا جائے وہ اَدُھورا اور نامکمل اور بَرَکت سے خالی ہوتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، ۲/۱۰۷، الجزء الثالث، حدیث: ۶۴۶۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حُصُولِ بَرَکت کے لئے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر جائز و نیک کام کے شُروع میں (جبکہ کوئی مانعِ شَرْعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم اور **دُرُودشریف** پڑھتے رہنا چاہیے۔کیونکہ بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھنے سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہمارا وہ کام شیطان کے اَثر سے **محفوظ** رہے گا اور اس میں بَرَکت بھی ہوگی۔ چُنانچہ

کھانے میں بے بَرَکتی کا سبب

حضرت سیِّدُ نا اَبُو ایُّوب اَنصاری رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم

تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمتِ سراپا رَحْمت میں حاضِر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، اِبتدا میں اِتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی ۔ ہم نے عرض کی : یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا: ''ہم سب نے کھانا کھاتے وَقْت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بغیر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ **شیطان** نے کھانا کھالیا۔'' (شرح السنہ، کتاب الاطعمہ ،باب التسمیة علی الاکل والحمد فی آخرہ،٦/ ٦٢، حدیث:٢٨١٨)

یاد رکھئے! کھانے یا پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عَظِیم **ثواب** ہے وہیں دُنیا میں بھی اس کا فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضِر (یعنی نُقصان دہ) اَجزاء شامل ہوں بھی تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ نُقصان نہیں دیں گے اسی ضِمن میں ایک حکایت سُنئے اور جُھوم اُٹھئے۔ چُنانچہ

زہرِ قاتل بے اثر ہوگیا

حضرت سیِّدُنا خالِد بن ولید رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے مقامِ ''حِیرہ'' میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یاسیِّدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو زہر نہ دے دیں لہٰذا مُحتاط رہیئے گا۔ آپ رَضِی اللّٰہ

تَعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لاؤ میں دیکھ لوں کہ عَجَمِیّوں کا زہر کیسا ہوتا ہے؟''لوگوں نے آپ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ کو دیا تو آپ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ نے ''بِسۡمِ اللہِ'' پڑھ کر کھالیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ کو بال برابر بھی ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ''کلبی'' کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عیسائی پادری جس کا نام عبدُ الْمَسِیح تھا۔ ایک ایسا زَہر لے کر آیا کہ اُس کے کھا لینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ نے اُس سے زَہر مانگ کر اُس کے سامنے ہی ''بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ رَبِّ الۡاَرۡضِ وَ السَّمَاءِ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ دَاءٌ'' پڑھا اور زَہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدُ الْمَسِیح نے اپنی قوم سے کہا: ''اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زِندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صُلْح کر لی جائے، ورنہ ان کی فَتْح یقینی ہے۔''

(حجۃُ اللہ علی الْعلمین، المطلب الثالث، من کرامات خالد بن الولید، ٦١٧ ملخصًا)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بِسۡمِ اللہِ شریف کی بَرَکت سے خطرناک زہر نے حضرت سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ ہمیں بھی ہر کام کی ابتدا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے کرنی چاہیے اور جب بھی فارغ وقت ملے تو ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر کثرت کے ساتھ **دُرُودِپاک** بھی پڑھنا چاہیے۔کیونکہ قرآنِ پاک میں بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جابجا اپنے پاک نام کے ساتھ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک نام بھی ذِکر فرمایا ہے۔جیسا کہ خُود اپنی ذات پر **ایمان** لانے کیساتھ اپنے حبیب پر **ایمان** لانے کا حُکم ارشاد فرمایا،توکہیں اپنی **اِطاعت** کے ساتھ اپنے رسول کی **اِطاعت** کو بھی لازِم فرمایا اور کہیں اپنی اور اپنے حبیب کی نافرمانی کرنے والے کو مستحقِ عذابِ نار قرار دیا۔اسی طرح مُتعدَّد مقامات پر اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کے نام کو جُدا نہیں فرمایا تو ہمیں بھی چاہیے کہ ذِکرُ اللہ کے ساتھ ساتھ ذِکرِ رسول سے بھی اپنی زبانیں تر رکھا کریں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رحمتوں اور بَرَکتوں کا ڈھیروں خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی تفسیر

حضرتِ صدرالاُ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی **خزائنُ العرفان** میں آیۂ مبارکہ "**وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ**؇ (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکر بلند کردیا۔)" کے تحت فرماتے ہیں: **حدیث شریف** میں ہے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو اُنہوں نے کہا: **اللہ** تعالٰی فرماتا ہے کہ آپ کے ذِکر کی **بُلندی**

یہ ہے کہ جب میرا ذِکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذِکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: ''اس سے مُراد یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تَشَہُّد میں، منبروں پر، خُطبوں میں (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کے ساتھ اس کے رسول کو بھی یاد رکھا جائے)۔ اگر کوئی اللّٰہ تعالٰی کی عِبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور وہ (شخص) کافر ہی رہے گا۔

اسی طرح حضرت علاّمہ محمد مہدی فاسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی مَطَالِعُ الْمَسَرَّات میں علامہ فاکہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے منقول ایک قول بیان فرماتے ہیں ہے: ''ہر مُصنِّف، دَرس دینے والے، خطیب، شادی کرنے والے اور نکاح پڑھانے والے کے لئے اور تمام اَہم اُمور سے پہلے مُسْتَحَب یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد وثنا کے ساتھ ساتھ بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ دُرُودوسلام بھی پیش کرے۔'' (مطالع المسرات مترجم، ص٦٢ ملخصاً وملتقطاً)

مزید فرماتے ہیں: ''شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک بھیجنے میں اللّٰہ تعالٰی کا بھی ذِکر ہے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر بھی ہے جبکہ اللّٰہ تعالٰی کا ذِکر کرنے میں نبیِّ پاک کا ذِکر نہیں ہے، اگر کوئی ہمیشہ ذِکرِ الٰہی کرتا رہے تو اس کی بَرَکت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے

اور اُسے ایسی نُورانیَّت حاصل ہوتی ہے جو اس کے تمام بُرے اَوصاف کو خَتم کر دیتی ہے اور ذِکرِ الٰہی کی ہیبت وجَلالت کے سبب طبیعت میں جو گرمی پیدا ہو جاتی ہے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت سے طبیعت کی یہ حَرارت دُور ہو جاتی اور نَفس کو قُوَّت حاصل ہوتی ہے۔

(مطالع المسرات، ص۷۰ ملخصاً وملتقطاً)

ذکرِ خُدا جو اُن سے جُدا چاہو نجدیو!
واللّٰہ! ذکرِ حق نہیں کُنجی سَقَر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص۲۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گُفْتگُو سے معلوم ہوا کہ جب بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا جائے تو ساتھ ہی اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** بھی پڑھنا چاہیے، ہوسکتا ہے کہ ہمارا پڑھا ہوا **دُرُودِ پاک** کل بروزِ قیامت ہماری بَخْشِش ومَغْفِرت کا ذَرِیعہ بن جائے۔ چُنانچہ

لو وہ آیا میرا حامی

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قِیامت کے دن حضرتِ آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی

اَولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جَنَّت میں جا رہا ہو گا اور اپنی اَولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہو گا۔ اسی اَثنا میں آدم عَلَیْہِ السَّلام سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک اُمَّتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پکاریں گے،: یا احمد! یا احمد! حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: لَبَّیْک اے اَبُو الْبَشَر! سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرمائیں گے: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اُمَّتی دوزخ میں جا رہا ہے۔“ یہ سن کر میں بڑی چُستی کے ساتھ تیز تیز فِرِشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رَبّ کے فِرِشتو! ٹھہرو۔ وہ عرض کریں گے: ہم مُقرَّر کردہ فِرِشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مُبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمَّت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا۔ عرش سے نِدا آئے گی: اے فِرِشتو! محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اِطاعت کرو اور اِسے لوٹا دو۔ پھر میں اپنی

جھولی سے **سفید کاغذ** نکالوں گا اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا: **بِسۡمِ اللّٰهِ** پس وہ نیکیوں والا پلڑا بُرائیوں والے پلڑے پر بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: **خُوش بَخت** ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے۔ اِسے جَنَّت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے فِرِشتو! ٹھہرو، میں اِس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بڑی کرامت رکھتا ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، آپ کا **چہرۂ انور** کتنا حسین ہے اور آپ کی شَکْل کتنی خُوبصورت ہے، آپ نے میری لَغْزِشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحْم فرمایا۔ (آپ کون ہیں؟) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے، **میں تیرا نبی** محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا، اِس نے تُجھ کو پورا نَفْع پہنچایا جتنا کہ تجھے اس کی ضَرورت تھی۔

(موسوعة ابن ابی الدنیا، فی حسن الظن باللّٰه، ۱/۱۹۱، حدیث: ۷۹)

اس حکایت کی عکاسی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ان کی آواز پہ کر اُٹھوں میں بے ساختہ شور اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پَروا کیا ہے
لو وہ آیا مِرا حامی مِرا غم خوارِ اُمَم! آ گئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
پھر مجھے دامنِ اَقدس میں چُھپا لیں سرور اور فرمائیں "ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے"

چھوڑ کر مجھ کو فِرِشتے کہیں محکوم ہیں ہم　حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زُہرہ کیا ہے

صَدقے اس رَحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار　اپنے بندے کو مُصیبت سے بچایا کیا ہے

(حدائقِ بخشش،ص۱۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت ہمیں سرکار عَلَیْہِ السَّلام کی **شَفاعت** سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

حضرتِ سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۲۹۴/۴، حدیث:۲۶۵۶)

بیان نمبر 46

نامُکَمَّل دُرُود

رسولِ ثقلین، سلطانِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:

”لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ الْبَتْرَاءَ، یعنی مجھ پر کٹا ہوا (نامکمل) دُرُودِ پاک نہ پڑھا کرو، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: ”وَمَا الصَّلٰوۃُ الْبَتْرَاء ،یارسُولَ اللّٰہ! یہ کٹا ہوا دُرُودِ پاک کیا ہے؟ سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”تَقُوْلُوْنَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَتَمْسِکُوْنَ، کٹا ہوا دُرُود یہ ہے کہ تم (میری آل پر دُرُود نہ پڑھواور صرف) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ کر رُک جاؤ۔“ (پھرفرمایا:) ”اس کے بجائے یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔“

(الصواعق المحرقه،الباب الحادی عشر،الفصل الاول فی الآیات الواردة فیهم، ص١٤٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رِوایت سے معلوم ہوا کہ جب بھی نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی سَعادت نصیب ہو تو ساتھ ہی ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک پر بھی **دُرُودِ پاک** پڑھ لینا چاہئے اور ویسے بھی مَحبَّت اس بات کی مُتقاضِی ہے کہ

محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے مَحَبَّت کی جائے۔خیال رہے کہ ہر مسلمان کو جان و مال ،عِزّت و آبرو، ماں باپ، اَولاد حتی کہ کائنات کی ہر شے سے زِیادہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی محبوب ہونی چاہیے جس پر ہماری صداقت و تکمیلِ ایمانی کا مدار ہے۔لہٰذا جب سب سے زِیادہ قابلِ مَحَبَّت اور لائقِ عقیدت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ٹھہری تو آپ کے اہلِ بیت اَطہار سے مَحَبَّت بھی ہمارے لئے ہمارے اپنے قرابت داروں سے بڑھ کر اَہَمِّیَّت کی حامل ہونی چاہئے اور کیوں نہ ہو کہ قُرآنِ پاک کے ساتھ یہی تو وہ دوسری چیز ہے جسے مَضْبُوطی سے تھامنے کا سرکار عَلَیْہِ السَّلَام نے ہمیں دَرس دیا ہے۔چُنانچہ

دو بڑی اور اَہَم چیزیں

حضرت سَیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت ،شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:''اَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ'' میں تمہارے دَرمیان دو بڑی اَہم چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ''اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ، فِیہِ الْھُدٰی وَالنُّورُ'' ان میں سے ایک تو کتابُ اللّٰہ یعنی قرآنِ پاک ہے، جس میں ہدایت بھی ہے اور نُور بھی'' فَخُذُوا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوا بِہٖ ''، پس تم کتابُ اللّٰہ کو مَضْبُوطی سے تھامے رکھو۔ وَاَھْلُ بَیْتِیْ'' اور دوسری چیز میرے اَہلِ بیت اور پھر

تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، یعنی میں تم کو اپنے اہل بیت کے مُتعلّق اللہ سے ڈراتا ہوں۔''

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص ۱۳۱۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ''(ثَقَلَیْن سے مُراد) دو بھاری بھرکم چیزیں یا نفیس ترین چیزیں جو مَتاعِ ایمان میں سب سے زِیادہ قیمتی ہیں، (ان میں سے پہلی قرآن مجید ہے۔) یعنی قرآنِ مجید میں عَقائد و اَعمال کی ہِدایت ہے اور یہ دُنیا میں دل کا نُور رہے قِیامت میں پُلصراط کا نُور (مزید فرماتے ہیں:) اِسْتِمْسَاک کے معنی ہیں مَضْبُوطی سے تھامنا کہ چُھوٹ نہ جائے قرآن کریم کو ایسی مَضْبُوطی سے تھامو کہ زِندگی اس کے سایہ میں گزرے (اور) موت اس کے سایہ میں آئے۔

خیال رہے کہ کتابُ اللہ میں سُنَّتِ رسُول اللہ بھی داخل ہے کہ وہ کتابُ اللہ کی شرح اور اس پر عمل کرانے والی ہے سُنَّت کے بغیر کتابُ اللہ پر عمل ناممکن ہے لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف قرآن کافی ہے۔ حدیث کی ضَرورت نہیں بلکہ فقہ بھی کتابُ اللہ کی ہی شرح یا حاشیہ ہے (اور دوسری چیز ''میرے اَہل بیت ہیں'' اسکی شرح میں فرماتے ہیں) یعنی میری اَولاد میری اَزواج جنابِ علی وغیرہم ان کی اِطاعت ان سے مَحَبَّت کرو۔ (حدیث پاک کے اس جز ''میں تم کو اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں'' کی شرح میں فرماتے ہیں) ان کی نافرمانی بے اَدَبی

بھول کر بھی نہ کرنا ورنہ دِین کھو بیٹھو گے خیال رہے کہ حضراتِ صحابہ اور اہلِ بیت کی لڑائیاں جھگڑے عداوت و بُغض کے نہ تھے بلکہ اِختلاف رائے کے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کردہ حدیثِ پاک میں نسلِ انسانی کی ہدایت ورہنمائی کے لیے سیِّدُ الْمُرسلین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن دو چیزوں کا ذِکر فرمایا ہے ان میں ایک قرآنِ پاک اور دوسری اَہلِ بیت اَطہار، تو جو مسلمان قرآنِ پاک پڑھ کے اس کے **حلال و حرام** پر عمل کرے اور ساتھ ہی ساتھ اَہلِ بیت کی مَحبَّت کو بھی اپنے دل میں بسالے تو وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی گمراہ نہ ہوسکے گا۔ غرضیکہ قرآنِ پاک کی عَظْمت کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت کی تَعْظیم وتکریم، اُلفت و مَحبَّت اور ان کی غُلامی بھی ایک مسلمان کے لیے نہایت ضَروری ہے۔ اگر کوئی ان دونوں میں سے کسی ایک چیز مثلاً قرآنِ پاک کو تو مرکزِ ہدایت مانے مگر اس کے دل میں **اَہلِ بیت** کی عقیدت نہیں تو ایسا شخص راہ یاب نہیں، یونہی اگر کوئی قرآنِ پاک کو چھوڑ کر صرف اَہلِ بیت ہی کو مَنْبعِ حق و صداقت جانے تو اس کے لئے بھی نَجات کی کوئی صورت نہیں۔ حقیقی معنوں میں وہی عاشقانِ رسول دُنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہیں جو قرآنِ پاک کو بھی راہِ نَجات مانتے ہیں اور اہلِ بیت کی مَحبَّت کو بھی اپنی رَہنمائی کے لیے مَشْعلِ راہ جانتے ہیں۔

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین باتوں کی تعلیم

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ **نبیِّ** کریم، رءُوْف رّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، یعنی اپنے بچوں کو تین چیزیں سکھاؤ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ، اپنے نبی کی مَحبَّت، اَہل بیت کی مَحبَّت اور قرآنِ پاک پڑھنا۔''
(الصواعق المحرقه،المقصد الثانی فیماتضمنته تلك الآیة من طلب محبة آله ،ص۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذِکر کردہ روایت سے بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اَہلِ بیت سے کس قدر مَحبَّت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو اس بات کی تعلیم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اَہلِ بیت سے مَحبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اَہل بیت کی مَحبَّت راسخ کردینا تا کہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہو جائے۔ چُنانچہ

سفینۂ نُوح

حضرت سَیِّدُ نا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ ، میرے اَہلِ بیت کی مثال نُوح عَلَیْہِ السَّلام کی کشتی کی طرح ہے، ''مَنْ رَکِبَھَا نَجا، جواس میں سوار ہوا اس نے نَجات پائی، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ، اور جو رہ گیا وہ غَرق ہوا۔'' (الصواعق المحرقہ، المقصد الخامس، الفصل الثانی فی سرد احادیث واردۃ فی اھل البیت، ص ١٨٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں مُختلف انبیاورُسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے بارے میں آیا کہ اُنہوں نے توحیدِ باری تعالیٰ، احکامِ خداوندی اور اپنی رِسالت ونُبُوَّت کی تبلیغ فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس **تبلیغ و اِشاعت** پر ہم تم سے کسی مُعاوَضے اور بدلے کا مُطالَبہ نہیں کرتے، اس نیک کام کا صِلہ اور ثواب تو ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی عطا فرمائے گا چنانچہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام نے جب اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہوئے اَحکامِ خُداوندی کے مُعاملے میں اپنی اِطاعت کا دَرس دیا تو ارشاد فرمایا:

وَیٰقَوْمِ لَاۤ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر (یعنی تبلیغِ رسالت پر) مال نہیں مانگتا۔ (پ ١٢، ھود: ٢٩)

اسی طرح جب حضرت ہود عَلَیہِ السَّلام نے اپنی قوم کو اَحکامِ خُداوندی اور عبادتِ الٰہی کی طرف راغب کرنے اور مَعْصِیَّت سے بچنے کے لئے نیکی کی دعوت پیش کی تو فرمایا:

یٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ ؕ (پ۱۲،ھود:۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمّہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

مگر قربان جایئے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ کی بارگاہ میں تو لوگوں نے تبلیغِ دین کے احسانِ عظیم کے پیشِ نظر کثیر مال وزر پیش بھی کردیا مگر آپ نے اسے ٹُھکراتے ہوئے اپنے اہلِ بیت سے مَحبَّت کا مُطالبہ کیا۔چُنانچہ

اہلِ بیت سے مَحبّت کا مطالبہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ طیّبہ میں رونق افروز ہوئے اور اَنصار نے دیکھا کہ حُضُور عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ السَّلام کے ذِمّہ مَصارِف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو اُنہوں نے آپس میں مَشْوَرہ کیا اور حُضُور کے حُقُوق واِحسانات یاد کرکے حُضُور کی خِدْمَت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر

خِدْمتِ اَقدس میں حاضِر ہوئے اورعرض کی کہ حُضُور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی، ہم نے گمراہی سے نَجات پائی، ہم دیکھتے ہیں، کہ حُضُور کے مَصارِف بہت زِیادہ، اس لئے ہم یہ مال خُدّامِ آستانہ کی خِدْمت میں نذر کے لئے لائے ہیں، قَبول فرما کر ہماری عزّت اَفزائی کی جائے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر (یعنی تبلیغ رسالت اور ارشاد وہدایت) پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت (تم پر لازم ہے)۔ (پ ۲۵، الشوریٰ:۲۳)

گویا انہیں یہ باور کرا دیا گیا کہ اس **تبلیغ** و اِشاعتِ دین پر اگر تم سے کچھ مطلوب ہے تو محض یہ کہ میرے اَہلِ بیت کی **مَحبَّت** کولازِم کرلو اور ان کا عشق اپنے دل میں بسا کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ جاؤ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کس پیارے اَنداز میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **کلمہ** پڑھانے، لوگوں کو دولتِ ایمان عطا فرمانے، انہیں **ضَلالت وگمراہی** کے اَندھیروں سے نکال کر **رُشد وہدایت** کی روشنی میں لانے اور کُفر وشرک کی طَلاطُم خیز موجوں میں ڈوبنے والوں کو دِین وایمان کی کشتی میں سوار کر کے انہیں کنارے لگانے کا صِلہ صرف مَحبَّت اَہلِ بیت کی صورت میں طلب کیا جارہا ہے۔

اگر کوئی شخص قبولِ اسلام کے بعد ساری زِندگی صوم وصلوٰۃ کا پابند رہے، حج و زکوٰۃ کے فریضے کو بھی بحُسن وخُوبی اَدا کرتا رہے اور ساری ساری رات عِبادت میں گزار دے لیکن اس کے دل میں **مَحبَّتِ رسول اور مَحبَّتِ اَہلِ بیت نہیں ہے تو** اس کا ایمان قابلِ قبول نہیں۔ اس بات کی وَضاحت کرتے ہوئے سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''**لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ**'' کوئی اس وَقت تک **مومن** نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کی جان سے زِیادہ **محبوب** نہ ہو جاؤں ''**وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ**'' اور میری اَولاد اس کو اپنی اَولاد سے پیاری نہ ہو۔

(شعب الایمان ،فصل فی براء ۃ نبینا ......الخ ،۲/ ۱۸۹،حدیث:۱۵۰۵)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰیعَنْہُما سے روایت ہے کہ حُضُور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''**اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ**، تم اللّٰہ عزّوجلّ سے مَحبَّت رکھو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے،'' **وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوا اَھْلَ بَیْتِی بِحُبِّیْ**، اور اللّٰہ عزّوجلّ سے مَحبَّت کی وجہ سے مجھ سے مَحبَّت کرو اور میری مَحبَّت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے مَحبَّت رکھو۔

(ترمذی ،کتاب المناقب باب مناقب اهل بیت النبی ،۵/۴۳۴،حدیث:۳۸۱۴)

باغ جنت کے ہیں بہر مدحِ خوانِ اہلبیت　　تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہلبیت　　مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خوانِ اہلبیت

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان　　آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں　　قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہلبیت

(ذوقِ نعت، ص۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجلّ! ہمیں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت سے اُلفت ومَحبَّت رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مُصطفٰے

''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِحْتِرام کرے'' (ابوداؤد، ۴/۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳) یعنی اِنہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

(اَشِعَّةُ اللَّمعات، ۳/۶۱۷)

دس دَرجات کی بُلندی

امامُ العٰبِدین ، سلطانُ السّٰجِدین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار **دُرُودِ پاک** پڑھا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مُعاف فرما دیتا ہے اور اسکے **دس دَرجات** بُلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکروالدعاء ،الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی،۲/۳۲۲، حدیث:۲۵۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہم پر کس قدر مہربان ہے کہ اگر ہم اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار **دُرُودِ پاک** پڑھیں تو وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے ہمارے نامۂ اعمال میں **دس نیکیاں** لکھ دیتا ہے، **دس گناہ** مُعاف فرماتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہمارا پڑھا ہوا **دُرُودِ پاک** ہمارے دَرَجات کی بُلندی کا سبب بھی بنتا ہے۔ لٰہذا اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے زِیادہ سے زیادہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر **دُرُودِ پاک** پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ہمارے گناہوں کی مُعافی کا سامان ہوسکے۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔'' (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ ،ص۶۵)

صَلُّوْا عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ نُوْرٌ یَعْقِدُ

یعنی: مخلوق میں سب سے بہتر ذات حضرت سیِّدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو، بے شک ان پر دُرُودِ پاک پڑھنا ایسا نُور ہے جو ضامن ہے۔ یعنی بخشش کی گارنٹی ہے۔

مَنْ کَانَ صَلّٰی قَاعِدًا یُغْفَرُ لَہٗ قَبْلَ الْقِیَامِ وَلِلْمَتَابِ یُجَدَّدُ

یعنی: جو بیٹھنے کی حالت میں دُرُودِ پاک پڑھے، کھڑے ہونے سے پہلے اُسے بخش دیا جاتا ہے۔ اور توبہ کرنے والے کو گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

وَکَذَاکَ اِنْ صَلّٰی عَلَیْہِ قَآئِمًا یُغْفَرُ لَہٗ قَبْلَ الْقُعُوْدِ وَیُرْشَدُ

اور ایسے ہی اگر کھڑے ہو کر دُرُودِ پاک پڑھے تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جاتا اور اس کے لئے ہدایت کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک نہ لکھنے کا وبال

حضرت سَیِّدُنا اُبوزَکریا رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''میرے ایک دوست نے مجھے یہ واقعہ سُنایا ہے کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً کاغذ کی بچت کے لیے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارک کے آگے دُرُودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ میں آکِلہ کی بیماری لگ گئی۔ اس کا ہاتھ گل گیا اور اسی بیماری کے دَرد میں مرگیا۔'' (سعادة الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات ......الخ، اللطیفة الثالثة والسبعون، ص١٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ذکرِ خَیر کرتے ہوئے دُرُودِ پاک نہ لکھنے والے کو ایک مُوذِی مَرض لاحق ہوا اور اسی بیماری کے سبب اُس کی موت واقع ہوگئی۔ ہمیں بھی اِس واقعہ سے درسِ عبرت حاصل کرنی چاہیے اور آج کے بعد اپنی یہ عادت بنا لینی چاہئے کہ جب بھی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام مُبارک لکھیں یا سنیں تو آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے تمام تکالیف اور بیماریاں دُور ہوجائیں گی۔ جیسا کہ

گلے کی تکلیف دُور ہوگئی

مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد سردار احمد قادری رضوی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی **ایک سچّے عاشِقِ رسول** تھے۔ایک مرتبہ آپ بَیان کے لئے نارووال (پنجاب) تشریف لے گئے۔ جب آپ نے بَیان کا آغاز خُطْبَۂ مَسْنُونہ سے کیا تو گلے کی تکلیف کی وَجہ سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ آج بَیان مُشْکِل ہوگا مگر عَرَبی خُطْبَہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ''ہمارے پاس ایک نُسْخَہ ہے جو ہر مَرَض کا عِلاج اور بِاِذْنِہٖ تعالیٰ شِفا ہے۔'' یہ کہہ کر آپ نے بُلَند آواز سے **دُرُودِ پاک** پڑھنا شروع فرمادیا۔ دُرُود شریف کا پڑھنا تھا کہ آپ کی آواز صاف ہوگئی۔ گلے کی تکلیف جاتی رہی اس کے بعد آپ نے ساڑھے تین گھنٹے وَجْد آفرِین بیان اور نا قابِلِ فراموش خِطاب فرمایا، آپ اس قدر جوش سے بیان فرمارہے تھے کہ اس سے قبل ایسا جوش کم دیکھنے میں آیا۔ یہ سب دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے ہے۔ (حیات محدث اعظم، ص۱۵۳ملتقطا)

ہر دَرد کی دوا ہے صلِّ علیٰ محمد تَعْوِیذِ ہر بَلا ہے صلِّ علیٰ محمد
جو مرضِ لادَوا ہے یہ گھول کر پلادو کیا نُسْخَۂ شِفا ہے صلِّ علیٰ محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ تاج کی بَرَکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے **دُرُودِ پاک** کے مختلف الفاظ ذِکر فرمائے اور ان کے فوائد و ثَمرات سے ہمیں آگاہ کیا،

اسی طرح رِوایات میں **دُرُودِ تاج** کے فضائل بھی بیان فرمائے ہیں ان میں سے آٹھ مدنی پھول حُصُولِ بَرَکت کے لئے سنئے اور کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی عادت بنائیے:

{1} جو شخص عُرُوجِ ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تک) شبِ **جُمُعَہ** میں بعد نمازِ عشا باوُضو، پاک کپڑے پہن کر، خُوشبُو لگا کر، ایک سوستّر بار **دُرُودِ تاج** پڑھ کر سوئے، گیارہ 11 شب مُتَوَاتر اسی طرح کرے **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوگا۔

{2} سحر و آسیب، جن و شیطان کے دَفْع کے لئے اور چِیچک کے لئے گیارہ (11) بار پڑھ کر دم کرلے **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

{3} قلب کی صَفائی کے لئے ہر روز بعد نمازِ صُبْح ساٹھ (60) بار اور بعد نمازِ عَصْر تین (3) بار اور بعد نمازِ عشا تین (3) بار وِرْد رکھے۔

{4} دُشمنوں، ظالموں، حاسِدوں اور حاکموں کے شَر سے محفوظ رہنے کے لئے اور غم و غُربت دُور ہونے کے لیے چالیس (40) شب مُتَوَاتر بعد نمازِ عشا اِکتالیس (41) بار پڑھے۔

{5} روزی میں بَرَکت کے لئے سات 7 بار بعد نمازِ **فَجر** ہمیشہ وِرد رکھے۔

{6} عَقِیمَہ (یعنی بانجھ عورت) کے لئے اِکّیس (21) خُرموں (چھوہاروں) پر

سات (7) سات (7) بار دم کر کے ایک خُرما (چھوہارا) روز کھلا دے اور بعدِ حیض، طُہر (یعنی پاکی کے ایام) میں ہَمبِسْتر ہو بفَضْلِ خدا عَزَّوَجَلَّ نیک فرزند پیدا ہو۔

{7} اگر حامِلہ پر خَلَل (یعنی تکلیف) ہو تو سات (7) دن برابر سات (7) مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے۔

{8} واسطے مُواصِلَتِ طالِب ومَطْلُوب (یعنی جائز مَحَبَّت مَثَلاً میاں بیوی میں مَحَبَّت) اور ہر مَقْصُود کے لئے آدِھی رات کے بعد باوُضو چالیس (40) بار صِدْق ویقین کے ساتھ پڑھے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مَطْلُوبِ دلی حاصِل ہوگا۔

(اَعْمالِ رضا، ص۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی عادت بنانے، صلوۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہونے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں اور سَعادتیں ہی سَعادتیں پائیں گے۔ مُعاشَرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ راہِ راست پر آچکے ہیں اور کتنے ہی ایسے ہیں جو **دُرُودوسلام** کے عاشِق بن کر ہمہ وَقت سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہدیۂ دُرُودوسلام نچھاور کرتے رہتے ہیں، آپ کی ترغیب کیلئے ایسی ہی ایک صلاۃ وسلام کی عاشِقہ کی ایمان اَفروز **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے۔

صَلٰوۃ وسَلام کی عاشِقہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ رَنچھوڑ لائن کے مُقیم اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میری حقیقی بہن (عُمر تقریباً 22 سال) غالِباً 1994ء میں **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئیں۔ اس مَدَنی تحریک کے پاکیزہ ماحول کی بَرَکت سے ان کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہوگیا۔ پَنج وَقْتہ نَماز پابَندی سے پڑھنے لگیں، **.T.V** پر فلمیں ڈرامے دیکھنا چھوڑ دیئے، گھر والے اگر **.T.V** چلاتے تو یہ دوسرے کمرے میں چلی جاتیں۔ 1995ء میں ایک دن اچانک ان کی طَبیعت خراب ہوگئی، عِلاج کروایا مگر جُوں جُوں دوا کی مرض بڑھتا گیا، حتّٰی کہ اس قَدَر کمزور ہوگئیں کہ بغیر سہارے کے بیٹھ بھی نہیں سکتی تھیں۔ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھا کرتیں۔ جُمُعہ کے دن جب عاشِقانِ رَسول کی مَساجِد سے بعد نمازِ جُمُعہ پڑھے جانے والے **صلوٰۃ وسلام...**

مُصْطَفٰے جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص ٢٩٥)

کی مَدْھ بھری صدائیں ان کے کانوں تک پہنچتیں تو ان پر سُرور کی کیفیَّت

طاری ہوجاتی۔ وہ شدید تکلیف وکمزوری کے باوُجود کھڑکی کا سہارا لے کر پردے کی اِحتِیاط کے ساتھ اَدَباً کھڑی ہوجاتیں اور صلوٰۃ وسلام کی صَداؤں میں گُم ہوجاتیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے حتّٰی کہ بارہا روتے ہِچکیاں بندھ جاتیں اور جب تک مختلف مَساجِد سے **صلوٰۃ وسلام** کی آوازیں آنا بند نہ ہوتیں وہ اسی طرح ذَوق وشَوق اور رِقّت کے ساتھ **صلوٰۃ وسلام** میں حاضِر رہتیں۔ گھر والے انکی بیماری کیوجہ سے تَرس کھا کر بیٹھنے کا مشْورہ دیتے تو روتے ہوئے انہیں مَنْع کردیتیں۔ ان کی زَبان پر وَقْتاً فوقْتاً **بِسْمِ الله**، **کَلِمَۂ طَیِّبہ** اور **دُرُود پاک** کا وِرْد جاری رہتا۔

15 رَمَضانُ المبارک **1415ھ** کو اُنہوں نے بڑی بہن سے پانی مانگا، پانی پینے سے قَبْل دوپٹا سر پر رکھا، **بِسْمِ الله شریف** پڑھی اور پھر پانی پی کر ایک دم لیٹ گئیں۔ بہن نے سنبھالنے کی کوشِش کی تو دیکھا کہ اُن کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرچکی تھی۔ عَرْصہ دراز تک بیمار رہنے کے باعِث **میری** بہن سوکھ کر کانٹا بن چکی تھی۔ چِہْرے کی ہڈیاں نِکل آئیں تھیں، پُھنسیاں بھی ہوگئی تھیں اور رَنگت سِیاہی مائل ہوچکی تھی۔ مگر جب انہیں بعدِ وَفات غُسل دے کر کَفَن پہنایا گیا تو ہم نے دیکھا کہ حیرت انگیز طور پر **میری بہن** کا چِہرہ پُر گوشت اور رَوشن ہوگیا اور چِہْرے کی تمام پُھنسِیاں بھی حیرت انگیز طور پَر صاف

ہوچکی تھیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سب دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکتیں ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کیساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں وقتِ نَزْع جلوۂ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایمان وعافِیَّت کی موت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❀❀ ❀❀ ❀❀

فرمانِ مصطفٰے

بے شک بندہ حسنِ اخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کے درجے کو پالیتا ہے۔اور اگر بندہ (سختی کرنے والا) لکھا جائے تو وہ اپنے ہی گھر والوں کے لئے ہلاکت ہوتا ہے۔

(معجم الاوسط ، ٣٦٩/٤،حدیث:٦٢٧٣)

بیان نمبر 48

ایک گُنہگار کی بَخشِش کا سبب

حضرتِ سیِّدُ ناموسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم میں ایک شخص اِنْتہائی گُنہگار تھااس نے اپنی ساری زِندگی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بَسر کی، جب وہ مرگیاتو بنی اسرئیل نے اسے یُونہی بے گوروکفن گندگی کے ڈھیرپرڈال دیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحْی بھیجی کہ ہماراایک دوست فوت ہوگیاہے اورلوگوں نے اسے گندگی پر پھینک دیا۔تم اُسکواُٹھاؤاور عِزَّت واِحْترام کے ساتھ اس کی تَجْھِیز و تکْفِین کرواوراس کاجنازہ پڑھادو۔یہ سن کرحضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اس جگہ پہنچےتو دیکھا کہ وہ توایک گُنہگار شخص تھا، آپ کوحیرت توبہت ہوئی لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ عَلَیْہِ السَّلام نے نہایت اِعزازواِکرام کیساتھ اس شخص کی تَجْھِیز و تکْفِین کی اورنمازِ جنازہ پڑھاکردفنادیا۔بعدمیں آپ عَلَیْہِ السَّلام نے دربارِاِلٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ، یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص توبڑامُجرم وخطاکارتھا،ایسے اِعزازکاحقْدارکیسے ہوگیا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:اے موسیٰ! تھاتویہ واقعی بہت گُنہگاراورسخت سزاکاحقْدارمگر اسکی یہ عادت تھی کہ جب کبھی توریت کھولتا: وَنَظَرَاِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَبَّلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنَیْہِ وَ صَلّٰی عَلَیْہ، اورمحمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

نامِ پاک کو دیکھتا تو فرطِ مَحَبَّت سے اس نامِ پاک کو چومتا، اسے آنکھوں سے لگاتا اور آپ کی ذاتِ طیبہ پر دُرُودِ پاک کے پھول نچھاور کرتا تھا،" فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ، پس میں نے (اسی عمل کی وجہ سے) اسے قدر و منزلت عطا کی اس کے گُناہوں کو مُعاف کر دیا اور ستّر حُوریں اس کے نِکاح میں دیں۔"

(حلية الاولياء، وهب بن منبه، ۴/۴۵، حديث: ۴۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو شخص اِنتہائی گُنہگار اور لوگوں کی نظر میں حقیر تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی تعظیم و توقیر کرنے، اس کو چوم کر آنکھوں سے لگانے اور آپ کی ذاتِ اَقدس پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی بَرَکت سے اس کے تمام گُناہ مُعاف فرما دیئے اور اس کا یہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس قدر پسند آیا کہ اسے مقبولِ بارگاہ بنالیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک نام پڑھیں یا سُنیں تو تعظیم کی نیّت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائیں اور آپ کی ذاتِ پاک پر **دُرُودِ پاک** پڑھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں داخلِ جنّت ہونگے۔ چُنانچہ

اَذان کے وَقت انگوٹھے چُومنے کاثواب

فتاوٰی شامی میں ہے کہ جب مؤذن اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے ”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے ”قُرَّتْ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ “ اور **انگوٹھے** چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ساتھ جنّت میں لے جائیں گے۔

علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کتابُ الْفِردوس کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ”مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْھَامِہٖ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَذَانِ“ یعنی جو شخص اذان میں ”اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہ“ سن کر اپنے **انگوٹھوں** کے ناخنوں کو چوم لیا کرے گا ”اَنَا قَائِدُہٗ وَمُدْخِلُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّۃِ“ میں ایسے شخص کی قِیادت کروں گا اور اُسے جنّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔“

(درمختارورد المحتار،کتاب الصلاۃ ،مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد،۸۴/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کے اَسمائے مُبارکہ

یاد رکھئے! یوں تو حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے مُتَعَدَّد اسمائے گرامی ہیں۔بعض محدثین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ السَّلام فرماتے ہیں: ''جس طرح اللّٰہ تبارک وتعالٰی کے ننانوے (صفاتی) نام ہیں اسی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ننانوے (صفاتی) ناموں سے نوازا ہے۔اِبنِ عربی (مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) نے عارِضَۃُ الاَحْوَذِی میں نقل کیا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کے ہزار نام ہیں اورنبیِّ کریم رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزار نام ہیں ابنِ فارس سے منقول ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے شریفہ دو ہزار سے زائد ہیں۔ان میں سے ہر ایک نام آپ کی سیرت وکردار کے کسی نہ کسی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے۔یہ بھی ذِہن نشین رہے کہ جس طرح اللّٰہ ربُ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ کے بے شُمار نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک ہے یعنی ''اللّٰہ'' اسی طرح حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسماء کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے اور حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کے بھی کثیر نام ہونے کے باوجود آپ کا ذاتی نام ایک ہی ہے اور وہ ''محمد'' ہے۔یہ وہ نام ہے جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے روزِ اوّل ہی سے آپ کے لئے چُن لیا تھا۔ (مطالع المسرات مترجم،ص۱۹۳،ملتقطاً مفہوماً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسمِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر پیارا ہے کہ اس کے سنتے ہی فرطِ تَعْظِیم سے اہلِ مَحبَّت جھوم اُٹھتے ہیں اور

عاشقانِ رسول کی زبان پر بے ساختہ دُرُود و سلام جاری ہو جاتا ہے اور یہ سب تَعْظِیم وتَو قیر کیوں نہ ہو کہ محمد تو کہتے ہی اُسے ہیں جو قابلِ صد ستائش و تعریف ہو کیونکہ لفظِ محمد ''حمد'' سے مُشْتَق (یعنی بنا) ہے اور حمد کے معنی مَدْح و ثنا بیان کرنے کے ہیں تو اس طرح لفظِ محمد کا معنی ہوا وہ ذات جس کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔ امام راغب اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی اسمِ محمد کے بارے میں فرماتے ہیں: ''وَمُحَمَّدٌ اِذَا کَثُرَتْ خِصَالُہُ الْمَحْمُوْدَۃُ، محمد اس ذات کو کہا جاتا ہے جس میں قابلِ تعریف خَصْلتیں بہت کثرت سے پائی جائیں۔'' (المفردات، ص ۲۵۶)

آنکھوں کا تارا نام مُحَمَّد

دل کا اُجالا نام مُحَمَّد

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن

سب سے ہے پیارا نام مُحَمَّد (قبالۂ بخشش، ص۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کی طرح آپ کا نام بھی ہر عیب و نَقْص اور خامی سے پاک ہے اور یہ نام اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی بے حد محبوب ہے۔ چُنانچہ

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی

اَعظمی عَلَیۃِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حَبِیبِ مُکَرَّم، نَبِیِّ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ پاک محمد واحمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے مُنْتَخَب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔'' (بہار شریعت،۳/۶۰۱)

اگر ہم بھی اس مُعزَّز ومُکرَّم نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھیں تو یہ مُبارک نام ہماری بَخشش ومَغْفِرت کا ذَرِیعہ بن سکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہمیں جَنَّت میں داخل فرمادیگا۔ چُنانچہ

نامِ مُحمَّد کی بَرَکت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان خُوشبودار ہے: ''مَنْ وَلَدَ لَہٗ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاہُ مُحَمَّداً حُبّاً لِیْ وَتَبَرُّکاً بِاِسْمِیْ یعنی جس کے یہاں بچے کی وِلادت ہو اور وہ مجھ سے مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھدے، کَانَ ھُوَ وَمَوْلُوْدُہٗ فِی الْجَنَّۃِ تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جَنَّت کے حق دار قرار پائیں گے۔''

(السیرۃ الحلبیہ،باب تسمیتہ محمداًواحمداً، ۱/ ۱۲۱)

ایک اور حدیثِ قُدسی میں ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان باقرینہ ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''وَعِزَّتِیْ

وَجَلَالِیْ لَا اُعَذِّبُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاسْمِکَ فِی النَّارِ، یعنی اے محبوب! مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں کسی ایسے بندے کو دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔'' (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحَمَّد نام رکھو تو اس کی تَعْظِیم بھی کرو

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت،** شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عالیشان ہے:** ''اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّداً فَاَکْرِمُوْہ، یعنی جب تم کسی بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزّت کرو، وَاَوْسِعُوْا لَہٗ فِی الْمَجْلِسِ وَلَا تُقَبِّحُوْا لَہٗ وَجْھاً، اور مَجلس میں اس کیلئے جگہ کُشادہ کرو اور اس کے چہرے کی بُرائی بیان مت کرو۔'' (احکام شریعت، ص۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! جن کے نام محمد و احمد یا کسی مُقدّس ہَستی کے نام پر رکھے جائیں تو ان کا **اَدب** بھی ہم پر لازِم ہے۔ لیکن فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں نام تو اچھے اچھے رکھے جاتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ان مبارک اَسماء کا اِحترام بالکل نہیں کیا

جاتا اور انہیں بگاڑ کر عجیب و غریب ناموں سے پکارا جاتا ہے حالانکہ ہمارے **اَسلافِ کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام کی یہ عادت کریمہ تھی کہ مُقدّس ناموں کا حتّی الامکان اَدب واِحتِرام بجالایا کرتے۔چنانچہ

بے وضو نام مُحَمَّد نہ لینے والے بُزُرگ

مشہور بادشاہ،سُلطان محمود غزنوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی ایک زَبردَست عالِمِ دین اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے آپ رَحْمَةُ اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ نے اپنی ساری زِندگی عَین **دینِ اسلام** کے مُطابق گزاری اور پرچمِ اسلام کی سربُلندی اور اِعلائے کلمةُ اللّٰه کے لئے بہت سی جنگیں لڑیں اور فتحیاب ہوئے۔آپ رَحْمَةُ اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْه شُجاعت وبہادری کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عَظِیم مَنْصَب پر بھی فائز تھے۔آپ رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْهِ کے **فرمانبردار** غلام ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔حضرت محمود غزنوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی جب بھی اس لڑکے کو بُلاتے تو اس کے نام سے پُکارتے،ایک دن آپ نے خِلافِ معمول اُسے اے اِبنِ ایاز! کہہ کر مُخاطب کیا۔ایاز کو گمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں اس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا، وہ آپ کے دَربار میں **حاضر** ہوا اور عرض کی: حُضُور! میرے

بیٹے سے آج کوئی خطا سرزد ہوگئی جو آپ نے اس کا نام چھوڑ کر اِبنِ ایاز کہہ کر پکارا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"میں اسمِ محمد کی تعظیم کی خاطر تمہارے بیٹے کا نام بے وضو نہیں لیتا چونکہ اس وقت میں بے وضو تھا اس لیے لفظِ محمد کو بلا وضو لبوں پر لانا مناسب نہ سمجھا۔"**

لو جُھوم کے نام محمد کا، اس نام سے راحت ہوتی ہے
اس نام کے صدقے بٹتے ہیں، اس نام سے بَرَکت ہوتی ہے
اپنے تو نیازی اپنے ہیں، غیروں نے بھی ہم سے پیار کیا
سب نامِ نبی کا صدقہ ہے، اپنی جو یہ عزّت ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے اور آپ کی ذاتِ پاک پر کثرت کیساتھ دُرُود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفےٰ

جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر جسم اور مال میں فضیلت حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کمتر پر بھی نظر ڈال لے۔

(شعب الایمان، ۴/۱۳۷، حدیث: ۴۵۷۴)

بیان نمبر 49

وہی اوّل وہی آخر

حضرت علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی شَرْحُ الشِّفَاء میں ایک حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں، حضرت سَیِّدُ نا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ''ایک بار جبریل اَمین نے حاضر ہوکر مجھے یوں سلام کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاھِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ'' میں نے کہا: ''اے جبریل! یہ صفات تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں؟'' جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلام) نے عرض کی: ''اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان صِفات سے فَضِیلت دی اور تمام اَنبیاء ومُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلام پر آپ کو خُصُوصیّت بخشی اپنے نام اور وصف سے آپ کے اَسماء واَوصاف مُشتَق فرمائے، ''سَمَّاکَ بِالْاَوَّلِ لِاَنَّکَ اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ خَلْقًا'' آپ کو صفتِ اوّل سے اس لئے موصوف فرمایا کہ آپ پیدائش میں سب اَنبیاء سے مُقدّم ہیں، ''وَسَمَّاکَ بِالْاٰخِرِ لِاَنَّکَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْعَصْرِ، اور آخر اس لیے رکھا کہ آپ پیغمبروں میں زمانے کے اِعتبار سے مُؤخَّر ہیں۔'' آپ باطن اس وجہ سے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نام پاک کے ساتھ آپ کا نامِ نامی سنہرے نور سے

عرش پر حضرتِ آدم **صَفِیُّ اللّٰہ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پیدائش سے **دو ہزار** برس پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لکھ دیا پھر مجھے آپ کی ذاتِ بابرکت پر دُرُود بھیجنے کا حُکم دیا تو میں دو ہزار سال تک دُرُود بھیجتا رہا، حتّٰی کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔''

(شرح الشفاء، الباب الثالث، فصل فی تشریف اللّٰہ تعالٰی بماسماہ......الخ، ۱/۵۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں سَیِّدُ الْمَلائِکہ حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے سَیِّدُ الْاَنْبِیاءِ وَ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صفتِ **اوّل و آخر** کے ساتھ مُتَّصِف کیا اور آپ پر سَلام بھیجا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوّل بھی ہیں آخر بھی، ظاہر بھی ہیں باطن بھی۔ ہمیں چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ گوہر بار میں ہدیۂ دُرودوسلام پیش کریں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی صفاتِ طیبہ کیساتھ **دُرُودوسلام** عرض کیا کریں۔

مُحقِّق عَلَی الْاِطلاق حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ** میں اس آیۂ مبارکہ ''**ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ**'' (وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے۔) کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ

کلماتِ اعجاز اللّٰہ تعالٰی کے اَسمائے حُسنیٰ میں حمد وثنا پر بھی مُشتمل ہیں کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کبریائی کے ذِکر و بیان میں ارشاد فرمائے اور حُضُور اکرم سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعت وصفت کو بھی شامل ہیں کیونکہ اللّٰہ تبارک و تعالٰی نے ان صفات کے ساتھ آپ کی توصیف فرمائی باوجودیکہ یہ اسماء، اسمائے الٰہی بھی ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان **صفات** کو اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کا نامِ پاک قرار دے کر آپ کے حلیۂ مبارک، حسن وجمال اور کمالِ خصال کا آئینہ دار بنایا۔ اگرچہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام اَسماء سے مُتَّصِف ہیں اس کے باوجود خُصُوصیّت کے ساتھ ان میں سے کچھ صفات کو بطورِ خاص شُمار کیا۔ انہی میں سے اوّل، آخر، ظاہر، باطن بھی ہیں۔"

مزید فرماتے ہیں: "اب رہا یہ سوال کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اسمِ صفت اَوّل کیسے ہے؟ تو یہ اَوَّلیّت اسی بنا پر ہے کہ آپ کی تخلیق موجودات میں سب سے اَوّل ہے۔" چُنانچہ

صفتِ اَوّل کی وُجُوہات

حدیث شریف میں ہے: "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی، یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے میرے نُور کو وجود بخشا۔"

دوسری وجہ یہ کہ آپ مرتبۂ نُبُوَّت میں بھی اَوّل ہیں۔ چُنانچہ حدیثِ پاک

میں ہے ''کُنۡتُ نَبِیًّا وَّاِنَّ اٰدَمَ لَمُنۡجَدِلٌ ،یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم عَلَیْہِ السَّلام اپنے خمیر میں ہی تھے۔''

آپ کے اَوَّلُ الۡخَلۡق ہونے کی **تیسری** وجہ یہ ہے کہ آپ ہی روزِ میثاق سارے جہان سے پہلے جواب دینے والے تھے جب حق تعالیٰ نے فرمایا: ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا ربّ نہیں؟) تو سب نے کہا، ''قَالُوْا بَلٰى (سب بولے کیوں نہیں)''

اور آپ ہی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور روزِ محشر بابِ شفاعت سب سے پہلے آپ ہی کیلئے کُھلے گا اور جنّت میں بھی سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی جائیں گے۔

صفتِ آخر کی وُجوہات

حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کو صفتِ آخر کے ساتھ اس لئے موصوف فرمایا گیا کہ سَبْقت واوّلیّت (یعنی پہلے آنے) کے باوجود بعثت ورسالت میں آپ آخر ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔''

دوسری وجہ یہ ہے کہ تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی کتاب یعنی قرآنِ کریم آخری اور تمام دِینوں میں آپ کا دِین آخری ہے۔ چُنانچہ ارشاد فرمایا: ''نَحۡنُ الۡاٰخِرُوۡنَ السَّابِقُوۡنَ یعنی تمام سبقتوں کے باوجود بعثت میں ہم آخری ہیں۔''

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہر و باطن ہونے کی وَجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''آپ کا ظاہر ہونا اس وَجہ سے ہے کہ آپ ہی کے **اَنوار و تَجلّیات** نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہاں روشن ہے اور آپ کی صفتِ باطن سے مُراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَسرار ہیں جن کی حقیقت کا اِدراک مُمکن نہیں۔ (مدارج النبوۃ، ۲/۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حضرتِ علّامہ مولانا امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن شبِ معراج کا تذکرہ کرتے ہوئے سرکار عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام کی ان صِفاتِ حمیدہ کے بارے کچھ یوں فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہو معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے، اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام بلکہ ساری **مخلوق** اور تمام **کائنات** سے پہلے اپنے حبیب اور طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسلَّم کے نور کو اپنی **قدرت کاملہ** سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ ہے:''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّکَ یَا جَابِر یعنی اے جابر!اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔'' (کشف الخفاء،حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا

یاد رکھئے! جب خالقِ اَرض وسماوات عَزَّوَجَلَّ نے کائنات بسانے کا اِرادہ فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسلَّم کے نُور کی تخلیق فرمائی، اس وَقت نہ جن تھے نہ انسان، نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جَنَّت و دوزخ، نہ حُور و ملک تھے، نہ زمین وفلک اور نہ ہی یہ مہر و ماہ وجود میں آئے تھے۔اس وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کے نُور سے لوح وقلم اور عرش وکُرسی پیدا فرمائے پھر اس نُورِ پاک سے آسمان وزمین اور جنَّت و دوزخ کو بنایا،غرض یہ کہ حُضُورِ پاک،صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسلَّم کی ذاتِ پاک ہی مَقصدِ تخلیقِ کائنات ہے جیسا کہ حدیثِ قُدسی کا مفہوم ہے حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہما سے روایت ہے:اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وحی بھیجی:اے عیسٰی!محمد صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسلَّم پر ایمان لا! اور تیری اُمَّت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں بھی حکم کرنا کہ اس پر ایمان لائیں''فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَاالنَّارَ، یعنی اگر محمد

عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنّت ودوزخ بناتا۔'' جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وقت جُنْبِش کررہا تھا میں نے اس پر ''لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' لکھ دیا، پس وہ ٹھہر گیا۔

(الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف ......الخ، ۱/ ۱۴)

بیان کردہ گُفْتگُو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام اَشیا کو وجود کی دولت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل سے ملی ہے، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنْبَعِ موجودات ہیں اور خُدا تعالیٰ کے بعد آپ ہی کی ذاتِ بابرکات بُزُرگ وبرتر ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَایُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بَعْد اَزْ خُدا بُزُرگ تُوئی قِصّہ مُختَصر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اَوْلیٰ واَعْلیٰ ہمارا نبی

حضرتِ صدرُالْاَ فاضِل مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خَزائِنُ العرفان میں آیتِ کریمہ ''وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ'' (اور کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرجوں بلند کیا) کے تَحت فرماتے ہیں: ''آیتِ کریمہ میں حُضُور عَلَیْہ

السَّلام کی رِفْعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نامِ مُبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حُضُورِ اَقْدَس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عُلوِّ شان کا اِظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام اَنبیاء پر **فَضِیلَت** کا بیان کیا جائے تو سِوائے **ذاتِ اَقْدَس** کے یہ وَصْف کسی پر صادِق ہی نہ آئے اور کوئی اِشتِباہ راہ نہ پاسکے، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وہ خَصائِص وکمالات جن میں آپ تمام اَنبیا پر فائق و اَفْضَل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شُمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا: ''دَرَجوں بُلند کیا'' ان دَرَجوں کی کوئی شُمار قرآنِ کریم میں ذِکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ان بے شُمار خَصائِص میں سے بعض کا اِجمالی و مُخْتَصَر بیان یہ ہے کہ آپ کی رِسالت عامَّہ ہے تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا'' دوسری آیت میں فرمایا: ''لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ﴿۱﴾'' مُسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: ''اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ كَآفَّةً'' اور آپ پر نَبُوَّت خَتْم کی گئی قرآنِ پاک میں آپ کو خاتَمُ النَّبِیّین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا ''خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ'' آیاتِ بیِّنات و مُعْجِزاتِ باہرات میں آپ کو تمام اَنبیاء پر **اَفْضَل** فرمایا گیا، آپ کی اُمَّت کو تمام اُمّتوں پر اَفْضَل کیا گیا، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قُربِ خاص شبِ **مِعْراج** آپ کو مِلا، علمی وعملی کمالات میں آپ کو سب

سے اَعلٰی کیا اوراس کے علاوہ بے اِنتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔‘‘

(خزائن العرفان،پ۳،البقرة ،تحت الآية:۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقدس پر کثرت کے ساتھ **دُرُودوسلام** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اوراپنے حبیب کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِوَالتَّسْلِیْم کے وسیلے سے ہمیں دُنیا و آخرت میں سُرخروئی عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

جواپنے غصہ کو دور کرلے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنا عذاب دور فرمالیتا ہے اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرلے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی فرما دیتا ہے۔

(معجم الاوسط، ۳۶۲/۱،حدیث:۱۳۲۰)

بیان نمبر 50

قیامت کی وَحشتوں سے نجات پانے والا

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''یَا اَیُّھَاالنَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا یعنی اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحْشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہوگا، اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی دَارِ الدُّنیا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہوگا۔'' (کنزالعمال، کتاب الاذکار، باب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ......الخ، ۱/۲۵۴، حدیث:۲۲۲۵)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ قیامت نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہوگا اور ایسے کڑے وَقت میں وہ شخص جس نے دُنیا میں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذات پر دُرُودِ پاک پڑھا ہوگا وہ قیامت کی ان سختیوں اور تکالیف سے محفوظ رہے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عِشق ومَحبَّت میں جُھوم جُھوم کر دُرُود وسلام پڑھتے رہنا چاہیے اور اپنی زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی قَبْر وحشر کی تیاری میں مشغول ہوجانا چاہئے۔

یاد رکھئے! یہ دُنیا چند روزہ ہے اسکی راحت و مُصیبت سب فنا ہونے والی ہے، یہاں کی دوستی اور دُشمنی سب خَتْم ہونے والی ہے، دُنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا **رفیق و شفیق** بھی ہمارے کام آنے والا نہیں، مرنے کے بعد اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فَضْل و رحمت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شَفاعت** کے صَدَقے میں ہماری بَخْشِش فرما دے تو ہمارا بیڑا پار، ورنہ قَبْر وحشر کا مُعاملہ اِنْتِہائی سَخْت ہے۔

قَبْر، جَنَّت کا باغ

ہماری نَجات اسی صورت میں ہے کہ ہم دُنیا میں رہتے ہوئے قبر وحشر کی تیاری میں مشغول ہو جائیں یاد رکھیں جس خُوش نصیب نے اپنی زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی بجا آوری میں بسر کی ہوگی جب مُنْکَر نَکِیر قبر میں اُس سے سُوالات کریں گے: **مَنْ رَّبُّکَ؟** "تیرا ربّ کون ہے؟" تو اسے جواب میں ثابت قدمی نصیب ہوگی کہے گا: **رَبِّیَ اللّٰہ** "میرا ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔" سُوال ہوگا: **مَادِیْنُکَ؟** "تیرا دین کیا ہے؟" تو وہ کہے گا: **دِیْنِیَ الْاِسْلَام** "میرا دِین اسلام ہے۔"

پھر نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **رُخِ اَنور** دکھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں اِسْتِفْسار ہوگا:

''مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ ، اس ہستی کے بارے میں تُو کیا کہا کرتا تھا؟'' آپ کا **چہرۂ انور** دیکھ کر دل خُوشی سے جُھوم جائے گا اور بے ساختہ پُکار اُٹھے گا ''هُوَ رَسُوْلُ الله!'' یہ تو اللہ کے رسول ہیں، یہی تو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کے ذِکرِ خیر پر میں جُھوم جاتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ ان کا ذِکر تو میرے دل کا سُرور اور میری **آنکھوں کا نُور** تھا اور جب اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنتا تو عقیدت سے انگوٹھے چُومتا اور **دُرُودِ پاک** پڑھا کرتا تھا، یہی تو میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ جنکی یاد میرے لئے سرمایۂ حیات تھی۔

تمھاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کیلئے
مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

پھر جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا جلوۂ نور بار دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو کوئی بعید نہیں کہ وہ عاشقِ صادق آپ کے قدموں سے ایسے لپٹ جائے گویا عرض گزار ہو:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو، ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

یقیناً ایسے میں ایک عاشقِ رسول کی یہی تمنا و خواہش ہوگی کہ اے کاش!

تا قیامِ قیامت میری قبر میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین جلووں سے مُنَوَّر رہے۔

خیر آخری سُوال کا جواب دینے کے بعد **جہنَّم** کی کھڑکی کھلے گی اور معاً (یعنی فوراً ہی) بند ہو جائے گی اور **جنّت** کی کھڑکی کُھل جائے گی پھر اس سے کہا جائیگا، اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی ہوتی۔ اب (تیرے لئے) جَنَّتی کفن ہوگا، جَنَّتی بچھونا ہوگا، قَبْر تا حدِّ نظر وَسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یاربّ!

قبر محبوب کے جلووں سے بسادے مالک تیرا کیا جائے گا میں شاد رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اِنعام واِکرام تو اس خُوش نصیب کے لئے ہیں جس نے اپنی زِندگی قرآن وسُنَّت کے مُطابق گزاری ہوگی۔ لِہٰذا ہمیں بھی شرعی اُصُولوں کے مُطابق اپنی زِندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے بُرے اعمال کی وَجہ سے **اللّٰہ** ربُّ العالمین جَلَّ جَلالُہٗ ناراض ہوگیا اور اسکے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روٹھ گئے اور گُناہوں کے سبب **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہوگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ مُنْکَر نکیر کے سوالات کے جوابات کیونکر دے پائیں گے؟

جہنّم کا گڑھا

یاد رکھئے! مذکورہ تین سُوالات اُس بَدنصیب شخص سے بھی کیے جائیں گے کہ جس نے اپنی زِندگی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی۔ فِرِشتے نہایت سخت لہجے میں اس سے سُوال کریں گے: مَنْ رَّبُّکَ ''تیرا ربّ کون ہے؟'' آہ! ساری زِندگی تو رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا نہ تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا ہوگا اور جو بَدنصیب گناہوں کی وَجہ سے ایمان برباد کر بیٹھا اُس کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے گا: ''ھَیْہَاتَ ھَیْہَاتَ لَا اَدْرِی'' اَفسوس! اَفسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' پھر پوچھا جائیگا: مَا دِیْنُکَ ''تیرا دِین کیا ہے؟'' جس بَدنصیب نے صرف اور صرف دُنیا ہی بسائی تھی، دُنیا ہی کے اِمتحان میں پاس ہونیکی فِکر اپنائی تھی۔ قَبر کے اِمتحان کی تیاری کی طرف کبھی ذِہن ہی نہ گیا تھا، بس صرف دُنیا کی رنگینیوں ہی میں کھویا ہوا تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہی اور زَبان سے نکل رہا ہوگا، ھَیْہَاتَ ھَیْہَاتَ لَا اَدْرِی ''اَفسوس! اَفسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' پھر اسے بھی وہی حَسین وجمیل نُور برساتا جلوہ دِکھایا جائے گا اور سُوال ہوگا: مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی ھٰذَا الرَّجُلِ ''انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟'' اس وَقت پہچان کیسے ہوگی! داڑھی سے تو اُنسِیَّت تھی ہی نہیں، انگریزی بال ہی اچھے لگتے تھے، اَغیار کا طریقہ ہی عزیز تھا، زِندگی بھر داڑھی مُنڈانے کا معمول رہا تھا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیّت ہے اور کبھی زِندگی میں عِمامے کا سوچا بھی

نہیں تھا یہ تشریف لانے والے بُزُرگ تو سر پر عمامہ شریف سجائے ہوئے خمدار مُعنبری زُلفوں والے ہیں۔ مجھے تو فنکاروں اور گلوکاروں کی پہچان تھی نجانے یہ کون صاحِب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہُوا اس کے منہ سے نکلے گا: هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَاأَدْرِی ''اَفسوس! اَفسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' اتنے میں جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہوجائیگی پھر جہنّم کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا اگر تُو نے دُرُست جواب دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کِھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، کَفَن کو آگ کے کَفَن سے تبدیل کردیا جائیگا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھادیا جائیگا، سانپ اور بچّھو لپٹ جائیں گے۔

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں قبر میں بچّھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارَبّ!

گُھپ اندھیرا ہی کیا وَحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارَبّ!

گرکَفَن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ ہائے بربادی! کہاں جاکے چھپوں گا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمتحان سر پر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قبر وحشر کا مُعامَلہ نہایت سخت ہے، اس اِمتحان میں وہی کامیاب ہوگا جس نے دُنیا میں اس کی تیاری کی ہوگی۔ ہمارے اسکول یا کالج کے اِمتحانات قریب آتے ہیں تو ہم اس کی تیاریوں میں

بہت زِیادہ مشغول ہوجاتے ہیں۔ ہمارے ذِہنوں پر رات دِن بس ایک یہی دُھن سوار ہوتی ہے کہ اِمتحان سر پر ہے اِمتحان سر پر ہے۔ اِمتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، پاس ہونے کے لیے دُعائیں بھی کرتے ہیں اَوْرادو وَظائف بھی پڑھتے ہیں تقریباً ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح میں امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوجاؤں۔ ایک امتحان وہ بھی ہے جو **قبر** میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! قبر کے اِمتحان کی تیاری ہمیں نصیب ہوجاتی۔ آج اگر اِمکانی سُوالات یعنی (IMPORTANTS) مل جائیں تو طالبِ علم اُس پر ساری ساری رات سر کھپاتے ہیں، اگر نیند کُشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم صرف اِمکانی سُوالات اور (IMPORTANTS) پر بہُت زِیادہ محنت کرتے ہیں، اے کاش صد کروڑ کاش ہمیں اس بات کا احساس بھی ہوجاتا کہ **قبر** کے سُوالات اِمکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں جو ہمیں **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیشگی ہی بتادیئے ہیں۔ مگر افسوس! **قبر** کے سُوالات وجوابات کی طرف ہماری کوئی توجُّہ ہی نہیں۔ آج ہم دُنیا میں آکر دُنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہوگئے کہ ہمیں اس بات کا بالکل احساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑیگا۔ خُدارا ہوش کیجئے اور قبر کے اِمتحان کی تیاری میں مشغول ہوجایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نقل کرنے والا ہی کامیاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سبھی جانتے ہیں کہ دُنیا کے اِمتحان میں نقل کرنا جُرم ہے مگر قبر و آخرت کا اِمتحان بھی کیا خُوب ہے کہ اس میں نقل کرنا ضَروری ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ایسا پاکیزہ نُمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مُسلمان اُس کی جتنی زِیادہ سے زِیادہ نقل کرے گا اُتنا ہی وہ کامیابی کے اَعلیٰ مَراتب پر فائز ہوتا جائے گا۔ چُنانچہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ اُس مُقدّس نُمونے کا بیان اپنی پاک کتاب قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

حضرتِ صدرُالْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''ان کا اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مَصائِب پر صَبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔''

شہا! ایسا جذْبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں
تِری سُنَّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے

تری سُنّتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اُسوۂ حَسَنہ** پر عمل کرتے ہوئے **قبر** کے **اِمتحان** کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرما اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے **مَحبَّت** رکھتے ہوئے آپ کی ذاتِ طیبہ پر زِیادہ سے زِیادہ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی، الحدیث: ۱۸۵۵، ص ۱۸۴۰)

بیان نمبر 51

رَحمت کے سَتّر دروازے

حضرتِ سیِّدُنا ابوالمظفَّر محمد بن عبدُاللّٰہ خیّام سمر قنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بُھول گیا، اچانک ایک صاحِب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خِضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہیں۔ میرے اِستِفسار پراُنہوں نے اپنا نام خِضر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُزُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: ''یہ اِلیاس عَلَیْہِ السَّلام ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی ہے؟'' اُنہوں نے فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کی: ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہوا (کوئی) ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔'' اُنہوں نے فرمایا: ''ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جوشخص ''صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد'' پڑھتا ہے تو وہ اپنے اُوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام ......الخ، ص۲۷۷ ملتقطاً وملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد پڑھنے کی عادت بنائیے اوراپنے اُوپر رحمتوں کے خُوب خُوب دروازے کھلوائیے۔ بیان کردہ روایت میں حضراتِ خِضر و الیاس عَلَیْہِمَا السَّلام کا ذِکرِ خیر ہے۔ رَحمتوں کے نُزُول اور بَرَکتوں کے حُصُول کی اُمید پر اِن حضرات کے بارے میں ایمان اَفروز معلومات کیلئے **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** سے **عرض و ارشاد** سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں

عرض: حضرتِ خِضر عَلَیْہِ السَّلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور (یعنی اکثر) کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں، زِندہ ہیں۔ (عمدۃ القارِی،کتاب العلم ،باب ماذکرفی ذھاب موسیٰ فی البحر......الخ، ۸۵،۸۴/۲،تحت الحدیث:۷۳)

مزید فرماتے ہیں چار نبی زِندہ ہیں کہ اُن کو (وَفات کی صُورت میں) وَعدۂ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں، یوں تو ہر نبی زِندہ ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے) ''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ۔یعنی بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصلوٰۃُ وَالسَّلام کے جسموں کو خراب کرے، تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زِندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجنائز،باب ذکروفاتہ ودفنہ، ۲۹۱/۲، حدیث:۱۶۳۷) اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّــلام پرایک آن کو محض تصدیقِ وعدۂ الٰہِیّہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اِس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حِسّی دُنیوی (یعنی دُنیا جیسی زِندگی) عطا ہوتی ہے۔ خیر اِن چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ خِضر و الیاس عَلَیہِما السَّلام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسٰی (عَلَیہِما السَّلام) آسمان پر۔ (ملفوظات، ص۴۸۳ تا ۴۸۴)

زمین والے دو نبی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زمین پر جو دو نبی ابھی تک حَیات ہیں یعنی خِضر و **الیاس** عَلَیہِما السَّلام ان کے بارے میں آتا ہے کہ ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں، حج کرتے ہیں، ختمِ حج پر زَمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی سال بھر کے طَعام و شراب (یعنی کھانے، پینے) سے ان کو کِفایت کرتا ہے۔

(ملفوظات، ص۵۰۵)

حضرتِ سَیِّدُنا الیاس عَلَیہِ السَّلام کے لئے **اللہ** تعالیٰ نے تمام پہاڑوں اور حیوانات کو مُسَخَّر فرما دیا اور آپ کو ستّر اَنبیا عَلَیہِمُ السَّلام کی طاقت بخش دی۔ غَضَب و جَلال اور قُوَّت و طاقت میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کا ہم پلّہ بنا دیا۔ رِوایات میں آیا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اِلیاس اور حضرت سَیِّدُنا **خضر** عَلَیہِمَا السَّلام ہر سال کے روزے بَیْتُ الْمَقْدِس میں اَدا کرتے ہیں اور ہر سال حج کے لئے مَکّہ مُکَرَّمہ جایا کرتے ہیں اور سال کے باقی دنوں میں حضرت سَیِّدُنا اِلیاس

عَلَیْہِ السَّلام تو جنگلوں اور میدانوں میں گشت فرماتے رہتے ہیں اور حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلام دریاؤں اور سمندروں کی سیر فرماتے رہتے ہیں اور یہ دونوں حضرات آخری زمانے میں وَفات پائیں گے۔

(عجائب القران مع غرائب القران، ص ۲۹۳)

آسمان والے دو نبی

اسی طرح دو اَنبیائے کرام آسمانوں میں زِندہ ہیں ان پر بھی وعدۂ الٰہی کے مطابق ابھی تک **موت** طاری نہیں ہوئی۔ان میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلام ہیں۔آپ کا اصل نام ''اخنوخ'' ہے۔آپ کے والد حضرت سَیِّدُنا شیث بن آدم عَلَیْہِمَا السَّلام ہیں۔سب سے پہلے قلم سے لکھنے والے آپ ہی ہیں۔کپڑوں کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی اِبتدا بھی آپ ہی سے ہوئی۔اس سے پہلے لوگ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علمِ نُجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر تیس **صحیفے** نازِل فرمائے اور آپ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بکثرت دَرس دیا کرتے تھے۔اس لئے آپ کا لَقَب ''**اِدریس**'' ہو گیا اور آپ کا یہ لَقَب اس قدر مشہور ہوا کہ بہت سے لوگوں کو آپ کا اَصلی نام معلوم ہی نہیں۔

حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ

سَیِّدُ نا اِدریس عَلَیْہِ السَّلام نے ایک دن مَلَکُ الْمَوت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں، تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ۔ مَلَکُ الْمَوت نے حُکم کی تعمیل کرتے ہوئے رُوح قَبْض کی اور اُسی وَقت آپ کی طرف لوٹا دی اور آپ زندہ ہوگئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب مجھے جہنَّم دکھاؤ تاکہ خوفِ اِلٰہی زِیادہ ہو۔ چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا، جہنَّم کو دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنَّم سے فرمایا کہ دَروازہ کھولو میں اس دروازے سے گزرنا چاہتا ہوں، چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گُزرے۔ پھر آپ نے مَلَکُ الْمَوت سے فرمایا کہ مجھے جنَّت دکھاؤ، وہ آپ کو جنَّت میں لے گئے۔ آپ دروازوں کو کھلوا کر جنَّت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر اِنتظار کے بعد مَلَکُ الْمَوت نے کہا کہ اب آپ اپنے مَقام پر تشریف لے چلئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”کُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ“ تو موت کا مزہ میں چکھ ہی چُکا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ” وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ“ کہ ہر شخص کو جہنَّم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنَّت میں پہنچ گیا اور جنَّت میں پہنچنے والوں کے لئے خُداوندِ قُدُّوس نے یہ فرمایا ہے کہ ”وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ“ کہ جنَّت میں داخل ہونے والے جنَّت سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اب مجھے جنَّت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وَحی بھیجی کہ حضرت اِدریس

علیہ السَّلام نے جو کچھ کیا میرے اِذْن سے کیا اور وہ میرے ہی اِذْن سے جنّت میں داخل ہوئے۔ لہٰذا تم انہیں چھوڑ دو۔ وہ جنّت ہی میں رہیں گے۔ چُنانچہ حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلام آسمانوں کے اُوپر جنّت میں ہیں اور زِندہ ہیں۔

(خزائن العرفان، پ ١٦، مریم، تحت الآیة: ۵۷)

اور دوسرے نبی جو آسمانوں میں ہیں وہ حضرت عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہیں، انہیں بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بنی اِسرائیل کے پاس نبی بنا کر بھیجا تو آپ نے انہیں دِینِ خُداوندی کی دَعوت دی۔

جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے یہودیوں کے سامنے اپنی نُبُوَّت کا اِعلان فرمایا تو چونکہ یہودی توریت میں پڑھ چکے تھے کہ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ان کے دِین کو منسوخ کردیں گے۔ اس لئے یہودی آپ کے دُشمن ہوگئے۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلام نے یہ مَحسوس فرمالیا کہ یہودی اپنے کُفر پر اَڑے رہیں گے اور وہ مجھے قتل کردیں گے تو ایک دن آپ نے لوگوں کو مُخاطب کرکے فرمایا کہ ''مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ یعنی کون میرے مَدد گار ہوتے ہیں اللّٰہ کے دین کی طرف۔'' آپ کے چند حواریوں نے یہ کہا کہ '' نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (۵۲) یعنی ہم خُدا کے دِین کے مَددگار ہیں۔ ہم اللّٰہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہوجائیں کہ ہم مُسلمان ہیں۔''

باقی تمام یہودی اپنے کُفر پر جمے رہے یہاں تک کہ جوشِ عداوت میں اُنہوں نے آپ کے قَتْل کا مَنْصُوبہ بنالیا اور ایک شخص جس کا نام طَطْیانوس تھا اسے آپ کے مکان میں آپ کو قتل کردینے کے لئے بھیجا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام کو ایک بدلی کے ساتھ بھیجا اور اس بدلی نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو آسمان کی طرف اُٹھالیا اور اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی عَلَیْہِ السَّلام کو ان شریروں کے شَر سے محفوظ فرمالیا۔

(عجائب القرآن، ص۷۳، ملخصاً وملتقطاً)

تین اہم عقیدے

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُتَعَلِّق تین اَہَم عقائد اور ان کے اِحکام بیان فرماتے ہیں:

پہلا عقیدہ:

یہ ہے کہ نہ وہ قَتْل کیے گئے نہ سُولی دیئے گئے بلکہ ان کے رَبّ جَلَّ وَعَلَا نے انہیں مَکرِ یہودِ عنود سے صاف سَلامت بچا کر آسمان پر اُٹھالیا اور ان کی صُورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہودِ مُلاعَنہ نے ان کے دھوکے میں اسے سُولی دی یہ ہم مُسلمانوں کا عقیدۂ قَطْعِیَّہ یَقِیْنِیَّہ اِیمانِیَّہ (ہے) یعنی ضَروریاتِ دِین سے ہے جس کا مُنکر یقیناً کافِر (ہے)۔ (فتاویٰ حامدیہ، ص۱۴۰)

اس کی دَلیلِ قَطْعِی رَبُّ الْعِزَّت جَلَّ وَعَلَا کاارشاد ہے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اوراُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا،اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیااور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اُس کی شبیہ کا ایک بنادیا گیا،اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کررہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں،مگر یہی گمان کی پیروی،اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیااور اللہ غالب حکمت والا ہے

(پ۶،النساء:۱۵۷)

دوسراعقیدہ:

اس جنابِ رِفْعَت قُباب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا قُربِ قِیامت آسمان سے اُترنا دُنیامیں دوبارہ تشریف فرما ہوکراس عہد کے مُطابق جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیاءِکرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیادِینِ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدد کرنا، یہ مَسئلہ بھی ضَروریاتِ مَذہبِ اَہلِ سُنَّت وجماعت سے ہے جس کا مُنکر گمراہ خاسر بد مَذہب فاجر (ہے) اس کی دلیل اَحادیثِ مُتواترہ و

اِجماعِ اَہلِ حق ہے۔ (فتاوی حامدیہ، ص۱۴۲)

تیسرا عقیدہ:

حضرت سَیِّدُ نا روحُ **اللّٰہ** صَلواتُ اللّٰہ تعالٰی وَ سَلامُہ عَلَیْہ کی حَیات!

اس کے دو مَعْنٰی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زِندہ ہیں یہ بھی مَسائل قِسمِ ثانی (یعنی ضَروریاتِ مَذہبِ اَہلسنّت وجَماعت) سے ہے جس میں خِلاف نہ کرے مگر گمراہ کہ اَہلسنّت کے نزدیک تمام **اَنبیاء کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام بحیات حقیقی زِندہ ہیں، ان کی موت صرف تَصدیقِ وعدہ اِلٰہیَّہ کے لیے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حَیاتِ حقیقی اَبدی ہے ائمۂ کِرام نے اس مَسئلہ کو مُحقَّق فرمادیا ہے۔

دوسرے یہ کہ اب تک ان پر موت طاری نہ ہوئی زِندہ ہی آسمان پر اُٹھالئے گئے اور بعدِ نزُول دُنیا میں سالہا سال تشریف رکھ کر اِتْمامِ نُصْرتِ اسلام وَفات پائیں گے۔ (فتاوی حامدیہ، ص۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وَقت حضرت سَیِّدُ نا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام آسمانوں پر زِندہ ہیں، قُربِ قیامت آپ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی بن کر تشریف لائیں گے جیسا کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت عیسٰی میری اُمَّت پر خَلیفہ ہوکر نازِل ہوں گے۔

قِیامت کی نشانیاں

یادرکھئے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے نُزُول فرمانے سے پہلے قیامت کی کچھ نشانیاں بھی ظاہر ہوں گی۔ چُنانچہ **صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ** حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''دُنیا کے فَنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ **عِلْم** اُٹھ جائے گا۔ **جَہْل** کی کثرت ہوگی۔ زِنا کی زِیادتی ہوگی، دِین پر قائم رہنا اِتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں اَنگارا لینا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ **مرد اپنی عورت** کا مُطیع ہوگا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ **گانے باجوں** کی کثرت ہوگی۔

دَجّال ظاہر ہوگا کہ چالیس دن میں حَرَمَیْنِ طَیِّبَین کے سوا تمام روئے زمین کا گَشت کرے گا۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، خُدائی کا دَعْویٰ کرے گا۔ جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی **جنّت** میں ڈالے گا اور جو اِنکار کرے گا اُسے جہنَّم میں داخل کرے گا۔ بہت سے شُعبدے دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے جن کو واقعیَّت سے کچھ تعلُّق نہیں۔

پھر حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے جامع مسجد دِمَشْق کے شَرْقی مینارہ پر نُزُول فرمائیں گے، لعین دَجّال حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سانس کی **خُوشبو** سے پگھلنا شُروع ہوگا، جیسے پانی میں نمک گُھلتا ہے آپ اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ واصِلِ جہنَّم ہوگا۔

آپ عَلَیْہِ السَّلام کے زمانے میں ہر طرف اَمْن قائم ہوگا، بُغْض وعداوت اُخُوَّت ومَحبَّت میں بدل جائے گی، کُفر وضَلالت کی تاریکیاں خَتْم ہوجائیں گی اور ہر طرف پرچمِ اسلام لہراتا نظر آئے گا۔ آپ نکاح کریں گے اَولاد بھی ہوگی پھر آپ وَفات فرمائیں گے۔ بعدِ وفات آپ روضۂ رسول میں مدفون ہوں گے۔

ان کے علاوہ بھی اور بہت سی علامات ہیں ۔ جب یہ نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے ایک **خُوشبودار** ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وَفات ہوجائے گی، اس کے بعد پھر **چالیس برس** کا زَمانہ ایسا گُزرے گا کہ اس میں کسی کے اَولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عُمر کا کوئی نہ رہے گا اور دُنیا میں کافِر ہی کافِر ہوں گے۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلام کو صُور پھونکنے کا حکم ارشاد فرمائے گا، شُروع شُروع اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رَفتہ رَفتہ بہت بُلَنْد ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سُنیں گے اور بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صُور اور اِسرافیل اور تمام مَلائکہ فَنا ہوجائیں گے، اُس وَقت سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا: ''لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ'' آج کس کی بادشاہت ہے۔ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر خُود ہی فرمائے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی صرف اللہ واحد قہّار کی سَلْطَنَت ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اِسرافیل کو زِندہ فرمائے گا اور صُور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صُور پھونکتے ہی تمام اوّلین وآخرین، مَلائکہ واِنس وجن اور تمام **حیوانات** موجود ہوجائیں گے۔ سب سے پہلے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبرِ مُبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دَہنے ہاتھ میں سیِّدُنا **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ ہوگا، پھر مکہ مُعظَّمہ ومَدینہ طیبہ کے مَقابر میں جتنے مسلمان دَفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔ (بہارِ شریعت،۱/۱۲۶تا۱۲۹، ملتقطا)

قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے بَرَہنہ بدن اُٹھیں گے کوئی پیدل ہوگا، کوئی سوار، جب کہ کافر مُنہ کے بَل چلتے ہوئے میدان حشر کو جائیں گے اور کسی کو فرِشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ **پچاس ہزار** سال کا دن ہوگا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین ہوگی۔ سورج ایک میل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا ہر ایک اپنے پسینے میں نہا رہا ہوگا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی۔ نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہوگا اور اس کڑے وَقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا۔ اس پریشانی سے نَجات کے لیے **اہلِ محشر** سفارشی تلاش کریں گے جو اُنہیں اس مُصیبت سے نَجات دلائے۔ چُنانچہ لوگ گرتے پڑتے حضراتِ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنی سفارش کے لئے دَرْخواست

کریں گے لیکن (یکے بعد دیگرے) تمام اَنبیاء یہی کہیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ لوگ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کے پاس آئیں گے آپ عَلَیْہِ السَّلام بھی یہی جواب دیں گے تو لوگ عرض کریں گے ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلام فرمائیں گے تم محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاؤ وہی تمہاری **شفاعت** فرمائیں گے۔

اب لوگ ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے **شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر **شفاعت** کے لئے عرض کریں گے حُضُور فرمائیں گے **شفاعت** کے لئے میں ہی ہوں۔ پھر آپ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی، جو مانگو گے ملے گا اور **شفاعت** کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب شفاعت کا سلسلہ شُروع ہوگا، حُضُور علیہ الصلوۃ و السلام اپنی گُنہگار اُمّت کی **شفاعت** فرما کر انہیں جنّت میں داخل فرمائیں گے۔ (ملخص از بہارِ شریعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کے تاجدار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شفاعت** پانے کا ایک ذَرِیعہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی ذاتِ بابَرَکت پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنا بھی ہے۔ چُنانچہ

حضرت سیّدُنا ابُو دَرداء رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْراً، وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْراً یعنی جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا، اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اسے روزِ قیامت میری شفاعت نصیب ہوگی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الانکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں (کسی کام کے بارے میں) بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبدالرحمٰن بن سعد، ۵/۵۰۹)

بیان نمبر 52

ستّر ہزار فرشتوں کا نُزول

حضرت سَیِّدُنا کَعْب رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ نے فرمایا: ''مَا مِنْ فَجْرٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ ، ہر صُبح ستر ہزار فِرِشتوں کا نُزُول ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں۔''یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمُ الْقَبْرَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اپنے پروں کو روضۂ رسول سے مَس کر کے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھتے رہتے ہیں،''حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَھَبَطَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا حَتّٰی یَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ ،شام ہوتے ہی یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور مزید **ستّر ہزار** فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں جو قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں ،'' یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ فَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، وہ بھی اپنے پروں کو اُس سے مَس کر کے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں (یونہی) **ستّر ہزار** فِرِشتے رات اور **ستّر ہزار** فِرِشتے دن کو ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **قبرِ انور** کھلے گی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ستّر ہزار فِرِشتوں کے جُھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو اپنے پر پھیلائے دوڑتے ہوں گے۔ (جلاء الافھام، ص ۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فِرِشتے سرکارِ دوعالَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **قبرِ انور** پر صُبح وشام حاضِر ہوتے ہیں اور بحکمِ خُداوَندی آقائے دوجہاں، شہنشاہِ کون ومکان عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃ وَالثَّناء پر **دُرُود وسلام** کے گجرے نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ فِرِشتے وہی کرتے ہیں جس کام کا اُنہیں بارگاہِ اِلٰہی سے حُکم ہوتا ہے۔ یوں تو حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ کرنا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا دونوں ہی اِمْتِثَالِ اَمْرِ اِلٰہی (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی تعمیل) ہے لیکن سرکار عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام پر **دُرُود وسلام** پڑھنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ کرنے سے بھی اَفْضَل ہے۔ چُنانچہ

تین اَہَم نِکات

حضرت سَیِّدُنا ابوحَفْص عُمَر بن علی حَنْبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

''اللّٰہ رَبُّ العِزَّت نے محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بذاتِ خود **دُرُودِ پاک** بھیجا، مَلائکہ اور تمام مسلمانوں کو اس کا حکم ارشاد فرمایا۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ پاک پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا (تین وُجوہات کی بنا پر) سَیِّدُنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ کرنے سے بھی اَفْضَل ہے۔ (۱) فَاِنَّ سُجُوْدَ الْمَلَائِکَۃِ لِاٰدَمَ کَانَ تَاْدِیْباً یعنی آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ کرنا فِرِشتوں کو اَدَب سکھانے کے

لئے تھا،وَاَمَرَهُمْ بِالصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَقْرِيْباً ، جبکہ حُضُور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُود پڑھنا قُرب حاصل کرنے کے لئے ہے۔(۲)فَالصَّلَاةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَائِمَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ،یعنی حُضُور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُودِ پاک پڑھنا تاقیامت جاری وساری رہے گا،وَسُجُوْدُ الْمَلَائِكَةِ لِاٰدَمَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً جبکہ آدم عَلَیْهِ السَّلام کوسجدہ کرنے کے لئے صرف ایک ہی بار حکم دیا گیا، (۳) فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ اِنَّمَا اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْ جَبْهَةِ اٰدَمَ ،یعنی فِرِشتوں کوسجدہ کا حکم اس لئے بھی دیا گیا کہ حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلام کی پیشانی میں نُورِ محمدی موجود تھا۔

(اللباب فی علوم الکتاب، پ۳،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵۳،۴/۳۰۲)

پیشانئ آدم میں نُورِ مُحَمَّد

یادرکھئے! فِرِشتے حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر اس وَقت سے دُرُودوسلام پڑھنے میں مشغول ہیں کہ جب آپ عَلَیْهِ السَّلام نور کی صورت میں حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلام کی پیشانی میں جلوہ فرماتھے۔فِرِشتے صَف دَرصَف حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلام کی پُشتِ مُبارک کے پیچھے کھڑے ہوکر نُورِ محمدی کی زِیارت کیا کرتے۔آپ عَلَیْهِ السَّلام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ فِرِشتے میری پُشت کے پیچھے صَف باندھ کر کیوں کھڑے

رہتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اے آدم! یہ فِرِشتے میرے حبیب، خاتم الانبیاء، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کی **زِیارت** کرتے ہیں، جسے میں تیری پُشت سے پیدا فرماؤں گا۔'' حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس مُبارک نُور کو میری **پیشانی** میں رکھ دے تاکہ یہ فِرِشتے میرے سامنے رہیں۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس نُور کو آپ علیہ السلام کی پیشانی میں رکھ دیا۔ فِرِشتے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور نُورِ محمدی پر **دُرُودوسلام** کے نذرانے پیش کرتے رہتے۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں بھی اس مُبارک نُور کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا اسے میری پیشانی سے نکال کر کسی ایسی جگہ رکھ دے جہاں میں اس کی زِیارت کرسکوں۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے نُورِ محمدی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی اُنگشتِ شہادت میں منتقل فرمادیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۹)

جانِ عالَم کی دُنیا میں جلوہ گری

پھر یہ مُبارک نُور اَصلابِ طیبہ سے اَرحامِ طاہرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا کے بطنِ اَطہر میں ظاہر ہوا اور بارہ ربیع الاوّل شریف **بروز پیر** صُبحِ صادق کی ضِیابار سُہانی گھڑی میں اَزَلی سَعادتوں اور اَبَدی مَسَرَّتوں کا نُور بن کر چمکا۔

نہ کیوں آج جشنِ وِلادت منائیں نظر ربّ کی رحمت کے آثار آئے
عدد ہم کو بارہ کیوں ہو نہ پیارا کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۸)

جس وقت سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت ہوئی تو **سَعادت** کی بارشیں ہونے لگیں۔ ظُلمت وتاریکیاں چَھٹ گئیں اور سارا جہان نُزہت ونُور سے مَعْمُور ہو گیا۔ مَلائکہ آپس میں مُبارکیاں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون **زَبَرجَد** کا قائم کیا گیا اور وِلادتِ باسَعادت کی بدولت نُور افشاں کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبری (مترجم)، ص۱۵۲)

مومنو وقتِ اَدب ہے آمدِ محبوبِ ربّ ہے جائے آداب وطرب ہے آمد شاہِ عرب ہے
غُنچے چٹکے پھول مہکے شاخِ گُل پر مُرغ چہکے روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمد شاہِ عرب ہے
بج رہے شادیانے بُت لگے کلمہ سنانے ہر زباں پہ ہیں ترانے آمد شاہِ عرب ہے

(قبالۂ بخشش، ص۱۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وِلادتِ باسعادت کی خُوشخبری سُن کر (آپ کے) دادا ''عبدالمطلب'' خُوش خُوش حرمِ کعبہ سے اپنے گھر آئے اور والہانہ جوشِ مَحبّت میں اپنے پوتے کو کلیجے سے لگالیا۔ پھر کعبہ میں لے جا کر خیر وبَرَکت کی دُعا

مانگی اور ''محمد'' نام رکھا۔ (شرح الزرقانی، ولادتہ ... الخ، ۱/ ۲۳۲) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابولہب کی لونڈی ''ثُوَیْبَہ'' خوشی میں دوڑتی ہوئی گئی اور ''ابولہب'' کو بھتیجا پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو اس نے اس خوشی میں شہادت کی انگلی کے اشارہ سے ''ثُوَیْبَہ'' کو آزاد کر دیا جس کا ثمرہ ابولہب کو یہ ملا کہ اس کی موت کے بعد اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا، تو اس نے اپنی اُنگلی اُٹھا کر یہ کہا کہ تم لوگوں سے جُدا ہونے کے بعد مجھے کچھ خیر (بھلائی) نہیں ملی بجز اس کے کہ ''ثُوَیْبَہ'' کو آزاد کرنے کے سبب سے اس اُنگلی کے ذَرِیعہ کچھ پانی پلا دیا جاتا ہوں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم، ۳/ ۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۱، شرح الزرقانی، ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ، ۱/ ۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مادری زبان کی حِفاظت کا انوکھا اَنداز

شُرفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گِردونَواح دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے، دیہات کی صاف سُتھری آب وہوا میں بچوں کی تندُرستی اور جسمانی صحت بھی اچھی ہو جاتی تھی اور وہ خالص اور فَصیح عربی زبان بھی سیکھ جاتے تھے کیونکہ شہر کی زبان باہر کے آدمیوں کے میل جول سے خالص اور فصیح و بلیغ زبان نہیں رہا کرتی۔

مُعجِزاتِ نبوی

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ میں ''بنی سعد'' کی عورتوں کے ہمراہ دُودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ کو چلی۔ اس سال عَرَب میں بہت سخت کال پڑا ہوا تھا، میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فقر و فاقہ کی وَجہ سے میری چھاتیوں میں اتنا دُودھ نہ تھا جو اس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بلبلاتا رہتا تھا اور ہم اس کی دِلجوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مکہ مکرّمہ کے سفر میں جس خچر پر میں سوار تھی وہ بھی اس قدر لاغر تھا کہ قافلہ والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہمراہی بھی اس سے تنگ آ چکے تھے۔ بڑی مُشکلوں سے یہ سفر طے ہوا (اور یہ قافلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلہ بنی سعد کی عورتوں نے دُودھ پلانے کے لیے گھر گھر جا کر بچوں کی تلاش شروع کر دی اور ان تمام عورتوں کو دودھ پلانے کے لئے بچے مل گئے لیکن حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہا کو دودھ پلانے کیلئے کوئی بچہ نہ مل سکا تلاشِ بسیار کے بعد بالآخر) حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو گئی اور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی آغوش میں آ گئے۔ اپنے خیمہ میں لا کر جب دُودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رَحمت کی طرح بَرَکاتِ نبُوّت کا ظُہور شُروع ہو گیا، خُدا کی شان دیکھئے کہ

حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کے مُبارک پستان میں اس قدر دُودھ اُترا کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اوران کے رضاعی بھائی نے بھی خُوب شِکَم سیر ہوکر دُودھ پیا اور دونوں آرام سے سو گئے، اِدھر اُونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرت حلیمہ رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہا کے شوہر نے اس کا دُودھ دوہا اور میاں بیوی دونوں نے خُوب سیر ہو کر دُودھ پیا اور دونوں شِکَم سیر ہوکر رات بھر سُکھ اور چین کی نیند سوئے۔

حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہا کا شوہر حُضُور رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بَرَکتیں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارک بچہ لائی ہو۔ حضرت حلیمہ رَضِی اللہ تعالٰی عَنْہا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمید ہے کہ یہ نہایت ہی بابَرَکت بچہ ہے اور خُدا کی رَحمت بن کر ہم کو مِلا ہے اور مجھے یہی توقع ہے کہ اب ہمارا گھر خیر و بَرَکت سے بھر جائے گا۔

حضرت حلیمہ رَضِی اللہ تَعالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لے کر مَکّہ مُکَرَّمہ سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خچر اب اس قدر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سواری اس کی گرد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلہ کی عورتیں حیران ہوکر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ رَضِی اللہ تَعالٰی عَنْہا! کیا یہ وہی خچر ہے جس پر تم سوار ہوکر آئی تھیں یا کوئی دوسرا تیز رفتار خچر تم

نے خرید لیا ہے؟ الغرض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سخت قحط پڑا ہوا تھا تمام جانوروں کے تھن میں دُودھ خشک ہو چکا تھا، لیکن میرے گھر میں قدم رکھتے ہی میری بکریوں کے تھن دُودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب **چراگاہ** سے گھر واپس آتیں تو ان کے تھن دُودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پوری بستی میں اور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قطرہ دُودھ نہیں ملتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اسی جگہ چراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے جانور چرتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ اسی چراگاہ میں اپنے مویشی چرانے لگے جہاں میری بکریاں چرتی تھیں، مگر یہاں تو چراگاہ اور جنگل کا کوئی عمل دخل ہی نہیں تھا یہ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بَرَکاتِ نُبُوَّت کا فَیض تھا جس کو میں اور میرے شوہر کے سوا میری قوم کا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔

الغرض اسی طرح ہر دَم ہر قدم پر ہم برابر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکتوں کا مُشاہَدہ کرتے رہے یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے اور میں نے آپ کا دُودھ چھڑا دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَنْدُرُستی اور نشو ونما کا حال دوسرے بچوں سے اتنا اچھا تھا کہ دو سال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوب اچھے بڑے معلوم ہونے لگے، اب ہم دَسْتُور کے مُطابق رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی والدہ کے پاس لائے اور اُنہوں نے حسبِ توفیق ہم کو اِنعام و اِکرام سے نوازا۔

گو قاعدہ کے مُطابِق اب ہمیں رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکاتِ نُبُوَّت کی وَجہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہم کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُدائی گوارا نہیں تھی۔ عجیب اِتفاق کہ اس سال **مکہ معظّمہ** میں وَبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس وَبائی بیماری کا بہانہ کر کے حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو رضا مند کر لیا اور پھر ہم رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس اپنے گھر لائے اور پھر ہمارا مکان رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان بن گیا اور آپ ہمارے پاس نہایت خُوش وخُرَّم ہو کر رہنے لگے۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص۷۳تا۷۷ ملتقطاً)

نُور کا کھلونا

بچپن کے حالات کے بارے میں حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گہوارہ یعنی جھولا فِرِشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف اُنگلی اُٹھا کر اِشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلی کے اِشاروں پر حرکت کرتا تھا۔

(سیرتِ مصطفٰی، ص۸۱)

چاند جُھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نُور کا (حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامع مُعجِزات سرکار کی ذات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلام کو بہت سے مُعْجِزات عطا فرمائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو اپنا **کلیم** بنایا اور ایک ایسا عَصا عطا فرمایا جس نے **جادوگروں** کے بڑے بڑے اَژدَہوں کو خَتْم کردیا اور جب آپ نے اس مُبارک عصا کو پتھر پر مارا تو اس سے پانی کے بارہ چشمے نکل پڑے، یونہی حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام کیلئے لوہے کو نرم کردیا، اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے لئے جِنّ واِنس، چرند و پرند اور ہوا کو مُسَخَّر فرما دیا، حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو شیر خواری میں **قُوَّتِ گویائی** عطا فرمائی اس کے علاوہ مُردوں کو زِندہ کرنے، بَرص والوں اور پیدائشی اندھوں کو شفا دینے کا مُعْجِزہ عطا فرمایا، الغرض مختلف انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلام کو مختلف مُعْجِزات عطا فرمائے اور **سیِّدُ الْمُرسلین، خاتَمُ النَّبِیِّین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تمام مُعْجِزات کا جامع بنا کر بھیجا جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

حُسنِ یوسف، دَمِ عیسیٰ، یدِ بَیضا داری
آنچہ خُوباں ہمہ دارَند، تو تنہا داری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں تڑپنے والا دل اور آپ کے عشق میں رونے والی آنکھیں عطا فرما، ہمیں ساری زندگی اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری بے حساب بَخشش و مَغْفِرت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چاند سے بھی زیادہ خوبرو

حضرت سَیِّدُنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔''

(الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۴، حدیث: ۹)

بیان نمبر 53

صحابہ پر طعن، حُضُور کو نا پسند ہے

حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سَعَادَۃُ الدَّارَیْن میں ابُوعلی قحطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کَرْخ کی جامع مسجد شرقیہ میں داخل ہوا، میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا تھا میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خِدْمَت میں سلام عرض کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر شب وروز اتنی اتنی مرتبہ دُرُود وسلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے جوابِ سلام سے محروم فرمادیا؟ رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم مجھ پر تو دُرُود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر طَعْن و تَشْنِیع کرتے ہو'' میں نے عرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے دَستِ اَقدس پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔'' پھر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات ......الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۶۳)

بہرِ صِدّیق و عُمر عُثماں علی کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

سب صَحابہ کا وَسیلہ سیّدا کیجئے رَحمت اے نانائے حسین (وسائلِ بخشش،ص۱۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ ھدایت کے دَرَخْشُندہ ستارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمیں نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِوَالتَّسْلِیْم سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے آپ کی ذاتِ پاک پر دُرُودشریف کی کثرت کے ساتھ ساتھ آپ کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی مَحَبَّت رکھنی چاہیے اوران کی سیرت وکردار پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کرنی چاہئے کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ دَرَخْشَندہ ستارے ہیں جنکے بارے میں مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُم یعنی میرے اَصحاب ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اِقتدا کرو گے ہدایت پاجاؤ گے۔“

(مشکاۃ، کتاب المناقب ،باب مناقب الصحابہ ،۲/ ۴۱۴،حدیث:۶۰۱۷)

لِہٰذا ہمیں بھی تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کسی ایک صحابیِ رسول سے تو بے پناہ عشق ومَحَبَّت کا دَم بھرتے نظر آئیں اور باقی اَصحابِ رسول کے لئے دل میں عداوت بھری ہو اور یوں ہم اس بُغْض کے سبب اللہ اور اسکے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لعنت کے مُستحق قرار پاجائیں جیسا کہ

لَعنتِ خُداوندی کا مُستَحِق

حضرت عُوَیم بِن سَاعِدَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ خُوشبودار ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَاباً، بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، فَجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ وُزَرَاءً وَاَنْصَاراً وَّ اَصْھَاراً ، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے، لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ، روزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔''

(الصواعق المحرقہ، ص۴)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حَبیبِ مُکَرَّم، نَبیِّ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: میرے صحابہ کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو''لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِی'' میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بری باتوں کا) نشانہ مت بنانا''فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ'' پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا''وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ ''اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو اس نے (دَرحقیقت) مجھ سے بُغض کی وَجہ سے ایسا کیا''وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِی ''اور جس

نے انہیں اَذِیَّت دی اس نے مجھے اَذِیَّت دی، وَمَنْ اٰذَانِی فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیَّت دی، وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ "اور جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی عنقریب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے گا۔"

(مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغض رکھنے والے بحکمِ حدیث اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور فرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت کے حقدار ہیں اور جو ان سے مَحَبَّت رکھنے والے ہیں وہ نہ صرف اللّٰہ اور اس کے رسول کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خُوش بختوں کو بروزِ جزا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہوگا۔ چنانچہ

سرکار کا قُرب پانے والا خُوش نصیب

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو شخص میرے صحابہ، اَزواج اور اہلِ بیت سے **عَقیدت** رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے اِنتقال کرتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرجہ میں ہوگا۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبہم والاحسان الیہم ......الخ، ۱/ ۲۲)

حضرت سَیِّدُ نا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ النِّفَاقِ'' جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے بَری ہوگیا، ''وَمَنْ اَسَاءَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ کَانَ مُخَالِفاً لِسُنَّتِیْ، جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، وَمَاْوَاہُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ، اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔'' (الریاض النضرۃ، الباب الاول ،ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم ......الخ ،۱/۲۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست

حضرت سَیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: ''میرے ان چاروں صحابہ ابُو بکر، عُمَر، عُثمان اور علی (رِضْوانُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے مَحبَّت کرنے والے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے **دوست** ہیں اور ان سے بُغض اور نفرت کرنے والے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے **دُشمن** ہیں۔''

(الریاض النضرۃ ،الباب الرابع فیماجاء مختصا باالاربعۃ الخلفاء، ۱/۴۸)

آل سے اَصحاب سے قائم رہے
تا اَبد نِسبت اے نانائے حسین (وسائلِ بخشش،ص۱۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گستاخِ صحابہ کا عِبرتناک انجام

حضرت سَیِّدُ ناخلف بن تَمِیْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں: مجھے حضرت سَیِّدُ نا ابو الحصیب بشیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بتایا کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **فضل و کرم** سے کافی مالدار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر اِیران کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فُلاں مُسافر خانے میں ایک شخص مرگیا ہے، وہاں اس کا کوئی بھی وارِث نہیں، اب اس کی لاش بے گور و کفن پڑی ہے۔ جب میں مُسافر خانے پہنچا تو وہاں ایک شخص کو مُردہ حالت میں پایا، میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہت عبادت گزار اور نیک تھا لیکن آج اسے کفن بھی مُیَسَّر نہیں اور ہمارے پاس اِتنی رقم نہیں کہ اس کی تَجْہِیز و تَکْفِین کرسکیں۔ میں نے یہ سُنا تو اُجرت دے کر ایک شخص کو کفن لینے کے لئے اور ایک کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اِینٹیں تیار کرنے لگے ابھی ہم لوگ اِنہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا، اِینٹیں اس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک مَنْظَر دیکھا تو دُور ہٹ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر ہلایا اور اس سے پوچھا تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعامَلہ ہے؟

وہ کہنے لگا بد قسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اَکبرو فارُوقِ اَعظم رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنہُما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ان کی صُحبتِ بد کی وَجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخین کریمین رَضِی اللّٰہُ تعَالٰی عَنہُما کو گالیاں دیا کرتا اوران سے نفرت کرتا تھا۔

سَیِّدُنا ابوالحصیب عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیف فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ بات سن کر اِسْتِغْفار پڑھا اور کہا: اے بد بخت! پھر تو تجھے سخت سزا ملنی چاہئے۔(پھر میں نے اس سے پوچھا:) تُو مرنے کے بعد زِندہ کیسے ہوگیا؟''تو اُس نے جواب دیا: ''میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔صحابۂ کرام عَلَیہِم الرِّضْوَان کی گستاخی کی وَجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دِکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔

پھر مجھ سے کہا گیا عنقریب تجھے دوبارہ زِندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعَقیدہ ساتھیوں کو اپنے دَردناک اَنجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دُشمنی رکھتا ہے اس کا آخرت میں کیسا دَرد ناک اَنجام ہوتا ہے، جب تُو ان کو اپنے بارے میں بتادے گا تو پھر دوبارہ تجھے تیرے اَصلی ٹھکانے (یعنی جہنَّم) میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زِندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس حالت سے گستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو

کوئی ان حضرات کی شان میں گستاخی کریگا اس کا انجام بھی میری طرح ہو گا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہو گیا۔اس کی یہ عبرتناک باتیں میرے علاوہ دُور کھڑے دیگر لوگوں نے بھی سُنیں ، اتنے میں مزدور کفن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی ہرگز تَجْهِیْز و تکْفِیْن نہیں کروں گا جو شیخین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُما کا گستاخ ہو،تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔

اِس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا بعد میں مجھے بتایا گیا کہ اس کے بد عقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غُسل و کفن دیا اور انہی چند لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا گوارا نہ کیا۔

(عیون الحکایت (مترجم)،۱/۲۴۸)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے

اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائل بخشش،ص۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان تو وہ **نُفُوسِ قُدسِیہ** ہیں کہ انہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی صُحبت ومَعِیَّت کی بدولت ایسی عَظْمَت وشَرافت نصیب ہوئی جو کسی بھی غیرِ صحابی کو حاصل نہیں ان کے بُلَند وبالا مَراتب کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ کسی غیرِ صحابی کی بڑی سے بڑی نیکی ان

کی کسی چھوٹی سی نیکی کے برابر بھی ہرگز نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ طے شُدہ اَمر ہے کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جو شَرَفِ صَحابیّت حاصل ہے اِس کا مُقابلہ غیرِ صَحابی اُمّتی کو ملنے والی کوئی بھی فَضِیلت نہیں کرسکتی۔ چُنانچہ

سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَانَصِیْفَہٗ، یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرے تو بھی وہ ان (صحابہ) کے ایک یا نصف مُد (پیمانے) کو نہیں پہنچے گا۔''

(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی ،باب قول النبی لوکنت متخذاً خلیلاً، ۵۲۲/۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی اور بے اَدَبی سے محفوظ رکھ اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سچی مَحبّت عطا فرما اور ہمیں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کی آل و اَصحاب پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 54

تین باتوں کی وَصِیَّت

حضرت علاّمہ یوسف بن اِسمٰعیل نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے **سَعَادَۃُ الدَّارَیْن** میں ایک روایت نقل کی کہ حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے (تین باتوں کی) وصیت فرمائی: ''اَنْ اُصَلِّیَهَا فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ یَعْنِی صَلَاۃَ الضُّحٰی'' کہ میں سفر وحضر میں **نمازِ چاشت** پڑھتا رہوں، وَاَنْ لَّااَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَبِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ، اور سونے سے پہلے وِتر اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھ کر سویا کروں۔'' (سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیماورد فی فضل الصلاۃ والتسلیم......الخ، حرف الھمزۃ، ص۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ کو **تین باتوں کی وَصِیَّت فرمائی** (۱) سفر وحضر میں **نمازِ چاشت** کی اَدائیگی کرتے رہنا (۲) سونے سے پہلے **وِتر** پڑھ کر سونا اور (۳) نبیِّ پاک کی ذاتِ بابَرَکات پر **دُرُود شریف** پڑھتے رہنا۔

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کی عادت

بناتے ہوئے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں کثرت سے دُرُودوسلام کے نذرانے بھی پیش کرتے رہا کریں۔

نمازِ چاشت کی فَضِیلَت واَہمِّیت

بیان کردہ روایت میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے **نمازِ چاشت** پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے، نماز چاشت کے بارے میں صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''نمازِ چاشت مُسْتَحَب ہے، کم ازکم دو اور زِیادہ سے زِیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور اَفضل بارہ (رکعات) ہیں کہ حدیثِ (پاک) میں ہے (کہ) جس نے چاشت کی **بارہ رکعتیں** پڑھیں، اللہ تعالٰی اس کے لیے جَنَّت میں سونے کا محل بنائے گا۔''

(ترمذی،کتاب الوتر،باب ماجاء فی صلاۃ الضحی،۲/۱۷، حدیث:۴۷۲)

مزید فرماتے ہیں: ''اس کا وَقت آفتاب بُلَنْد ہونے سے زَوال یعنی نِصْفُ النَّہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔''

(بہار شریعت،۱/۶۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ چاشت کی عادت اپنانے کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کرتے رہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں

آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا بہترین مجموعہ (اسلامی بھائیوں کے لئے) **"72 مدنی انعامات"** کی صورت میں عطا فرمایا جس میں ایک **مدنی انعام** یہ بھی ہے "کیا آج آپ نے نماز تہجد، اشراق و چاشت اور اوابین ادا فرمائی؟" لہٰذا اگر ہم فرائض وواجبات کی ادائیگی کرتے ہوئے نوافل کا بھی اہتمام کریں تو اس طرح بظاہر ایک **مدنی انعام** پر اور درحقیقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل ہو جائے گا۔

نمازِ فجر کے بعد ذِکرُاللّٰہ کی فضلیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ فجر باجماعت اَدا کرنے کے بعد ذِکر و دُرُود میں مشغول رہیں کہ اس وَقت ذِکر واَذکار کی بڑی فَضِیلت ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابواُمَامہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ خَاتِمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور اس کی بڑائی بیان کرنا اور اس کی حمد وثنا کرنا اور تَسْبِیح و تَہْلِیل کرنا مجھے **اَولادِ اسماعیل** عَلَیْہِ السَّلام سے دو یا دو سے زِیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔" (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامة الباھلی، ۸/۲۸۱، حدیث: ۲۲۲۵۶ ملتقطاً)

اور جونہی طلوعِ آفتاب ہو نمازِ چاشت کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو جائیں اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ملنے والے اِنعام واِکرام کے حقدار بن جائیں۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مَنْ قَعَدَ فِی مُصَلَّاہُ حِینَ یُصَلِّی الصُّبْحَ حَتّٰی یُسَبِّحَ الضُّحٰی لَا یَقُولُ اِلَّا خَیْرًا ، جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کی نماز پڑھے اور اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے، غُفِرَتْ لَہُ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ، اس کے تمام گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زِیادہ ہوں۔'' (مسند احمد، مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجھنی، ۳۱۰/۵، حدیث:۱۵۶۲۳)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے شہنشاہِ مَدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوفرماتے ہوئے سنا: ''کہ جو نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنْیوی بات نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا رہے پھر چاشت کی چار رکعتیں اَدا کرے تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسا اس دِن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا کہ اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔''

(مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، ۹/۴، حدیث:۴۳۴۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے نمازِ چاشت پڑھنے کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو گُناہوں سے اس طرح پاک وصاف فرمادیتا ہے کہ گویا وہ آج ہی اپنی ماں کی کوکھ سے پیدا ہوا ہو۔ ایک اور حدیث پاک کے مَفْہُوم

کے مُطابق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ پیدا فرمائے ہیں اور ہر جوڑ کا صَدَقہ دینا ہم پر لازم ہے جس کا طریقہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے ہمیں بیان فرما دیا۔چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:''تمہارے ہر جوڑ پر **صدقہ** ہے اور ہر **تَسْبِیح** یعنی **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنا صَدَقہ ہے اور ہر **تحمید** یعنی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا **صَدَقہ** ہے اور ہر **تَھْلِیْل** یعنی **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنا **صَدَقہ** ہے اور ہر **تکبِیر** یعنی **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنا صَدَقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صَدَقہ ہے اور بری بات سے روکنا **صَدَقہ** ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔''

(مسلم ،کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا،باب استحبا ب صلوۃ الضحی......الخ، ص ۳۶۳،حدیث: ۱۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بہت سے لوگ **بے روزگاری** کا شکار نظر آتے ہیں اور جو صاحبِ روزگار ہیں وہ تنگدستی کی وَجہ سے طرح طرح کی آفتوں میں گرفتار ہیں۔اگر ہم **نمازِ چاشت** پڑھنے کی عادت بنالیں تو دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے رزقِ حلال میں بھی بہت بَرَکت ہوگی کیونکہ حُصُولِ رِزق اور تنگدستی کو دُور کرنے کے لیے نمازِ چاشت پڑھنا بے حد

مُفید اور مُجرَّب ہے۔چُنانچہ

تنگدستی دُور کرنے کا نُسخہ

مَشائِخِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السَّلام فرماتے ہیں، کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مُفلسی اور چاشت کی نماز، (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی مُفلِس نہ ہوگا)۔

اسی طرح حضرت سَیِّدُ نا شَقیق بَلْخی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقوِی فرماتے ہیں: ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں (اس میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو وہ ہم کو نمازِ چاشت پڑھنے میں مُیَسَّر آئی (یعنی اس کے ذَرِیعے رِزْق میں بَرَکت پائی)۔

(نزھۃ المجالس، باب فضل الصلوات لیلا ونھاراًو متعلقاتھا، ١/ ١٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُ نا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دوسری وَصیّت یہ فرمائی کہ ''سونے سے پہلے وِتر پڑھ کر سویا کرو۔''

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ''وتر واجب ہے اگر سہْواً یا قَصْداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔'' (بہارِ شریعت، ١/ ٦٥٣) مزید فرماتے ہیں: ''جو شخص جاگنے پر اِعْتِماد رکھتا ہو اس کو

آخررات میں وِتر پڑھنا مُستَحب ہے، ورنہ سونے سے قبل (ہی) پڑھ لے۔''
(بہارشریعت،۱/۴۵۳)

وِتر کو رات کے آخری حصے تک مُؤَخَّر کرنا بھی اَفضل ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے:''جسے اَندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اُٹھے گا وہ (رات کے) اَوَّل (وَقت) میں پڑھ لے اور جسے اُمید ہو کہ پچھلے (پہر) کو اُٹھے گا وہ **پچھلی رات** میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اُس میں مَلائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ اَفضل ہے۔''(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لایقوم من آخر اللیل ،ص ۳۷۸،حدیث: ۷۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ کو تیسری وَصیَّت یہ فرمائی کہ ''سونے سے قبل مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھتے رہنا''ہمیں بھی چاہیے کہ سونے سے پہلے اَوْراد و وَظائف پڑھ کر اپنے دن کا اِخْتِتام ذکر و دُرُود پر کرلیا کریں کہ اس کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ

رات کو سوتے وقت کے اَوراد

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

فرماتے ہیں: ''اگر سوتے وقت آیۃُ الْکُرسِی پڑھ لے تو رات بھر وہ مکان چوری، آگ اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا اور پڑھنے والا بدخوابی اور جنّات کے خلل سے بچا رہے گا۔ ہر نماز کے بعد آیۃُ الْکُرسِی پڑھنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بالخیر ہوگا۔'' (اسلامی زندگی، ص ۱۳۰)

جو شخص سوتے وقت پانچواں کلمہ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ایک ایک دفعہ پڑھ کر سویا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مرتے وَقت کَلِمہ نصیب ہوگا مگر چاہئے یہ کہ اس کے بعد کوئی دُنیاوِی بات نہ کرے اگر بات کرنی پڑ جائے تو دوبارہ اس کو پڑھ لے۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۳۰)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے معمولات سے فَراغت کے بعد سونے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُود و سلام پڑھ کر سویا کریں اس کی بَرَکت سے نہ صرف سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت نصیب ہوتی ہے بلکہ حُضُور عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام ایسے خُوش نصیب کو شفاعت کی نَوید بھی سناتے ہیں۔ چُنانچہ

شَفاعَت کا مُژدَہ مل گیا

حضرت سَیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل اور فِتنہ

وفساد پھیلانے میں مشہور تھا ایک رات میں نے اسے **خواب** میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسُول **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہے میں نے عرض کی: یارسُولَ **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ برا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے مُنہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اپنا دستِ **مُبارک** اس کے ہاتھ میں کیوں دیا؟ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مجھے اس کا علم ہے اور سنو! میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جارہا ہوں۔'' میں نے عرض کی: یارسُولَ **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ اس مقام پر کس وَسیلے سے پہنچا؟ فرمایا: ''مجھ پر کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھنے کی وَجہ سے، بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار مرتبہ **دُرُود وسلام** بھیجا کرتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا۔''

حضرت سَیِّدُنا عبدالواحد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمَاجِد کا بیان ہے کہ جب صُبح کے وَقت میں مسجد داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ میں اس وَقت اپنے دوستوں کے سامنے جو کچھ اس کے مُتعلّق خواب میں دیکھا تھا بیان کررہا تھا، وہ سلام کر کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا: اے عبدالواحد! میں آپ کے ہاتھ پر تائب ہونا چاہتا ہوں، مجھے رسُول **اللّٰہ** صَلَّی

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ جب اس نے توبہ کرلی تو میں نے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تھے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''میں اپنے رَبّ کے ہاں تمہاری **شفاعت** کروں گا اس **دُرُود وسلام** کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو۔'' لہٰذا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے سفارش کے بعد فرمایا: صبح سویرے عبد الواحد کے پاس جانا اور اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور اس پر مَضْبُوطی سے قائم رہنا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات ......الخ، اللطیفۃ التسعون، ص ۱۵۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نمازِ پنجگانہ باجماعت پڑھنے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے کی توفیق عطا فرما اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حَسنہ پر عمل کرتے ہوئے آپ کی **مَحبَّت** میں جُھوم جُھوم کر **دُرُودوسلام** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 55

سایۂ عرش پانے والے تین خُوش نصیب

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: '' ثَلَاثَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّہٗ ، قیامت کے روز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔'' عرض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) ''مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبِ اُمَّتِی، وہ شخص جو میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کردے۔'' (۲) ''وَمَنْ اَحیَا سُنَّتِی، میری سُنَّت کو زِندہ کرنے والا۔'' (۳) ''وَمَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ، اور مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔'' (بستان الواعظین لابن الجوزی، ص ۲۶۰، ۲۶۱) (البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی، باب الاعمال الموجبۃ... الخ، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ بَرَکت، ترقیِ مَعْرِفت اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **قُربت حاصل کرنے کیلئے دُرُود و سلام** بہترین ذَرِیعہ ہے، اگر کوئی خُوش نصیب زِندگی بھر اپنے **محسن آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام** کے پھول نچھاور کرتا رہے تو روزِ قیامت اسے نہ

صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا بلکہ وہ مکی مدنی سرکار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا حقدار بھی بن جائے گا لہٰذا ہمیں بھی دن رات اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خُوب خُوب دُرُود وسلام کے نذرانے پیش کرتے رہنا چاہیے کہ اس کے فضائل وثَمَرات بے حساب ہیں۔ چُنانچہ اس ضمن میں چنداَحادیثِ مُبارکہ سُنئے اور دُرُودِ پاک کی عادت بنالیجئے۔

دن رات کے گناھوں کی مُعافی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبَّت کی وَجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دن اور رات کے گُناہ بَخش دے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۲)

تاجدارِرسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، جو دن بھر میں مجھ پر پچاس مرتبہ دُرُود پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲)

غموں نے تم کو جو گھیرا ھے تو دُرُود پڑھو

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جسے کوئی سخت حاجت دَرپیش ہوتو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے **دُرُودشریف** پڑھے۔ کیونکہ یہ مَصائِب وآلام کودُور کردیتا، روزی میں بَرَکت اورحاجات کو پورا کرتا ہے۔''

(بستان الواعظین ورياض السامعین، ص۴۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ھوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودوسلام کی عادت بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہردم وابستہ ہوجایئے کیونکہ اچھی صُحبت کی بَرَکت سے ہمیں نہ صرف کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کاجذبہ نصیب ہوگا بلکہ میٹھے میٹھے غمخوار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مُطابق زِندگی گزارنے کی سَعادت بھی حاصل ہوگی کہا جاتا ہے کہ ''خربوزے کودیکھ کرخربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کوگُلاب کے پھول میں رکھ دوتو اُس کی صُحبت میں رہ کرگُلابی ہوجاتا ہے'' اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی

ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقْعت پتّھر بھی اَنمول ہیرا بن جاتا، خُوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے، سننے والا (اس پر رَشک کرتا اور) جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ چُنانچہ اسی ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنئے اور جُھوم اُٹھئے۔

وقتِ آخر اَوراد کی تکرار

چکوال (پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے: میرے تایا جان حاجی محمد نسیم عطاری جنہوں نے میری پَرْوَرِش کی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بے اِنتہا مَحبَّت کرتے تھے اور مَدینہ مُنوَّرہ (زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا) سے تو ان کی مَحبَّت کا یہ عالَم تھا کہ اُنہوں نے اپنی مُلازمت کے اِختتام پر ملنے والی تمام رقم سفرِ حج و زِیارتِ مَدینہ میں خرچ کردی۔ جب میں **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تو میرے سر پر سبز عمامہ شریف دیکھ کر بہت خُوش ہوتے اور کہتے کہ آپ کو دیکھ کر تو مَدینے کی یاد آجاتی ہے۔ **فیضانِ سُنّت** کا دَرس سُنتے تو بے اِختیار رونے لگتے۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے مسجد میں نمازیوں سے کہنے لگے کہ ''ہوسکتا ہے اگلے ہفتے مُلاقات نہ ہو۔'' زِندگی کے آخری تین دن میں نے انہیں تین وِرْد

کثرت سے کرتے دیکھا(1)اِستِغفار (2)کلِمہ شریف(3)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔اُنہوں نے اپنی زِندگی کی آخری رات مجھے جگایااور کہا کہ وضوکر کے آؤاور مجھے سورۂ یٰسٓ سناؤ، میں نے حکم کی تعمیل کی،سورۂ یٰسٓ سُن کرفرمانے لگے مجھے بہت سُکون حاصل ہوا ہے۔17 رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق نومبر 2005ء کو میں نے ایک جگہ کام سے جانا تھا۔میں نے اجازت مانگی تو فرمانے لگے مت جاؤ شاید پھر واپس آنا پڑے، جب صبح ہوئی تو ان کی آنکھیں چھت پر ٹکی ہوئی تھیں اور پورا جسم یہاں تک کہ بستر بھی پسینے سے تر بَتر تھا۔پانچ منٹ تک ان پر بے ہوشی طاری رہی پھر ہوش میں آئے اور کہنے لگے: ”**وقت بہت کم ہے۔**“ ہم نے سوچا کہ طبیعت زِیادہ خراب ہے شاید اس لئے ایسی باتیں کررہے ہیں لہٰذا ہم انہیں فوراً اسپتال لے گئے، وہاں پہنچ کر انہوں نے اسپتال میں موجود لوگوں کو اکٹھا کرلیا اور انہیں کہا کہ تم بھی کلمہ پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔کچھ لوگوں نے مذاق اُڑانا شُروع کردیا کہ بابا جی مرنے کا کہہ رہے ہیں لیکن لگتا نہیں کہ یہ مریں گے،اسکے بعد تایا جان نے یہ اَلفاظ کہے ”**یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ایک بار پھر مَدینے لے جا۔**“ اور پھر کلمہ شریف اور دُرودوسلام پڑھتے ہوئے انہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ (اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیہِ رَاجِعُون) کچھ دنوں بعد مجھ

گناہ گارو بدکار کو خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کے ساتھ میں نے اپنے تایا جان کو بھی دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ حاجی مُشتاق عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بھی یہیں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صُحبت اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج مُعاشرے کے ناگُفتہ بہ حالات میں گُناہوں کا زوردار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جا رہا ہے، ایسے میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں، اِس سے ہر دَم وابستہ رہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، **دُرُود وسلام** کی عادت بنانے اور سُنّتوں پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔ یقیناً جو شخص اچھی صُحبت کی بَرَکت سے حُضُور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری کرتا رہے اور اپنی ساری زِندگی آپ کی سُنّتوں کی پیروی میں بسر کرتا رہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس خُوش نصیب کو جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ

سُنّت پر عمل کا صِلہ

تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ۳۴۳/۹)

یاد رکھئے! حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ اور آپ کی سُنَّتِ مُقدَّسہ کی اِتّباع اور پیروی ہر مُسلمان پر واجب و لازم ہے۔

ربُّ العزَّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: (اے رسول) فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اللّٰہ سے مَحبَّت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللّٰہ تم کو اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللّٰہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (پ۳، اٰل عمراٰن: ۳۱)

اسی لئے آسمانِ اُمَّت کے چمکتے دمکتے ستارے، ہدایت کے چاند تارے، رسُول اللّٰہ کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان آپ کی ہر ہر سُنَّتِ کریمہ کی اتباع کو اپنی زِندگی کے ہر دم قدم پر اپنے لئے لازِمُ الْاِیمان اور واجبُ العَمل سمجھتے تھے اور بال برابر بھی کبھی کسی مُعامَلہ میں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدَّس سُنَّتوں سے اِنْحِراف یا ترک گوارا نہیں کرتے تھے۔

اسی عِشقِ کامل کے طفیل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو دُنیا میں اِختیار و اِقتدار

اور آخرت میں عِزّت و وقار ملا۔ یہ انکے عِشق کا کمال تھا کہ مُشکل سے مُشکل گھڑی اور کٹھن سے کٹھن وقت میں بھی انہیں اِتباعِ رسول سے مُنہ پھیرنا گوارا نہ تھا۔ وہ ہر مرحلہ میں اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نقش پا ڈھونڈتے اور اسی کو مَشْعلِ راہ بنا کر جادہ پیما رہتے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش، ص ۳۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور دو راستے دکھائے، ایک راستہ **جنَّت** کی طرف جاتا ہے اور دوسرے کی اِنتہا **جَہَنَّم** ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں سیدھے راستے پر چلنے اور اچھے طریقے پر زِندگی گزارنے کے لئے حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری کا پابند بنایا اور حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار کو بہترین نُمونۂ عمل بتایا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

حضرت صدرُالاَفاضل مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ

الھادی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور **دینِ الٰہی** کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔''

حضرت جنید رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے کہ کوئی شخص بھی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تک اس کی توفیق کے بغیر نہیں پہنچا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تک پہنچنے کا راستہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اِقتدا و اِتباع ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع یقیناً ہماری زِندگی کے ہر گوشے میں ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔ جہاں سُنَّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وَہیں اِس کے کثیر دُنیوی فوائد بھی ہیں۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سُنَّت ہے، مُنہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی بھی کر لینا چاہیے۔ چُونکہ ہاتھوں سے جدا جدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مَس ہوتے ہیں لہٰذا ان پر مَیل کُچیل اور کئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صَفائی ہو جاتی اور اِس سُنَّت کی بَرَکت کے سَبب ہمیں کئی بیماریوں سے تَحَفُّظ بھی حاصِل ہو جاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پُونچھے جائیں کہ تولیہ وغیرہ کے جَراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔

ڈرائیور کی پُراَسرار موت

کہا جاتا ہے کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگرانہیں کچھ بھی نہ ہوا۔ تَحْقِیق شُروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قَبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بِغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چُنانچِہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو اِنکِشاف ہوا کہ پہیّے کے نیچے ایک زہریلا سانپ کُچلا گیا تھا جس کا زہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، **ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زَہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔**

اللّٰہ کی رَحمت سے سُنَّت میں شَرافت ہے
سرکار کی سُنَّت میں ہم سب کی حفاظت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُورِ جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور آپ کی سُنَّتوں پر عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بُھولی ہوئی چیز یاد آجائے گی

شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ''اِذَا نَسِیۡتُمۡ شَیۡئاً فَصَلُّوۡا عَلَیَّ تَذۡکُرُوۡہُ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ، جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو وہ چیز اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد آ جائے گی۔''

(جلاء الافہام، ص ۲۳۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک ایسا بہترین وظیفہ ہے کہ اس کی بَرَکت سے بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں۔ ہمیں بھی حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر زِیادہ سے زِیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی کو نسیان (بھولنے) کا مَرَض ہوا بھی تو اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے دُور ہوجائے گا۔ جیسا کہ

حافظہ مَضبُوط کرنے والا دُرُود

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**مَدَنی پنج سورہ**'' کے صفحہ 169 پر ہے: ''اگر کسی شخص

کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرُودِ پاک کو کثرت سے پڑھے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ قوی ہو جائے گا۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ

الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَالَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **دُرُودِ پاک** کی کس قدر بَرَکتیں ہیں کہ اس سے حافظہ قَوی ہونے کے ساتھ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ وہ اسلامی بھائی جو دینی یا دُنیوی کسی بھی شُعبے سے مُنْسلِک ہیں چاہے اَساتذہ ہوں یا طُلبا اگر انہیں کمزوریٔ حافظہ کی شکایت ہے تو وہ خُلوص و مَحبَّت کے ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو روز و شب کا وَظیفہ بنالیں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں فوائد کے ساتھ ساتھ انکی یادداشت میں بھی اِضافہ ہوگا۔

قُوَّتِ حافظہ بڑھانے کے پانچ مَدَنی پُھول

بِلا شُبہ اَسباق کو یاد کرنے میں حافظہ بُنیادی اَھمِّیَّت رکھتا ہے بلکہ اس کی کمزوری کو علم کے لئے آفت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مشہور ہے ”اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ، یعنی بھول جانا علم کے لئے آفت ہے۔“ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی قُوَّتِ حافظہ

کو مَضْبُوط سے مَضْبُوط تر کرنے کی کوشش کریں ۔اس ضمن میں درجِ ذیل امور پیشِ نظر رکھنا بے حد مفید ثابت ہوگا:

(۱) سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مَضْبُوطی کے لئے دُعا کریں کہ **دُعا مؤمن کا ہتھیار** ہے۔ یہ دُعا اس طرح بھی کی جاسکتی ہے: (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرنے اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے کے بعد یوں عرض کریں:) اے میرے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر ربّ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قُدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قَوی فرمادے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نَجات دے دے۔

(۲) اگر ہو سکے تو ہر وَقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ہمیں سُنّت پر عمل کا ثواب ملے گا جبکہ دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ ہمیں خُود اِعتمادی کی دولت نصیب ہوگی اور احساسِ کمتری ہمیں چھونے بھی نہ پائے گا جو کہ حافظے کے لئے شدید نُقصان دہ ہے۔

(۳) اپنی صِحّت کا خاص طور پر خیال رکھیں ۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر وَقت پڑھتے رہنے کی بناء پر اتنے کمزور ہو جائیں کہ اِدھر ذراسی سَر دَرد ہوا چلی تو اُدھر زُکام

اور بُخار نے آن گھیرا اور نہ ہی اتنا وَزن بڑھا لیں کہ نیند اور سُستی سے دامن چُھڑانا دُشوار ہو جائے۔ اس کے علاوہ کھانے پینے میں بھی اِحتیاط ضروری ہے کہ چکنائی والی، کھٹّی اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے دُور رہیں کہ یہ حافظے کو شدید نُقصان پہنچاتی ہیں۔ بلغم کے علاج کے لئے موسم کی مُناسبت سے روزانہ یا وقفے وقفے سے مُٹھی بھر کِشمِش (سوغی) کھانا بے حد مُفید ہے جیسا کہ **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''بلغم اور زکام کے علاج کے سلسلے میں جو فائدہ کشمش نے دیا کسی دوا نے بھی نہیں دیا۔''

(مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۴) فُضول گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے زبان کا **قُفلِ مدینہ** لگائیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ زبان جتنی کم استعمال ہوگی ذِہن کی توانائی اتنی زِیادہ محفوظ رہے گی اور یہ توانائی سبق یاد کرنے کے وَقت ہمارے کام آئے گی۔

(۵) نگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے آنکھوں کا **قُفلِ مدینہ** لگائیں، غیر ضروری اور گناہوں بھرے خیالات سے بھی بچتے رہیے۔ اس کا بھی یہی فائدہ ہوگا کہ ہمارے ذِہن کی توانائی محفوظ رہے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! قُوَّتِ حافظہ قائم رکھنے اور ذِہنی سُکون حاصل کرنے کی غرض سے مُناسب مِقْدار میں کچھ گھنٹے کی نیند بھی اِنتہائی ضَروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے پہل تو پڑھائی کے جوش میں نیند کو فراموش کر بیٹھیں لیکن چند دنوں کے بعد تھکاوٹ کا احساس آپ کے دل ودماغ کو ایسا گھیرے کہ تھوڑی سی دیر پڑھنے کے بعد ذِہن پر غُنودگی چھانے لگے اور آپ نیند کی آغوش میں جا پڑیں۔ نیند کے بعد مکمل طور پر تازہ دم ہونے کے لئے حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے باوضو سونے کی عادت بنائیں اور سونے سے پہلے **تسبیحِ فاطمہ** رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہا (یعنی ۳۳ مرتبہ سُبحَانَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَر) پڑھ لیں۔

اگر آرام کرنے کے بعد بھی پڑھائی کے دوران نیند کا غلبہ ہونے کی شکایت ہو تو روزانہ لیموں ملے ایک گلاس پانی میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لینا بے حد مُفید ہے۔ **شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ خلافِ معمول نیند کا آنا جگر کی کمزوری پر دال (دلالت کرتا) ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیموں والے پانی میں شہد کا ایک چمچ نہار مُنہ استعمال کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم کو محفوظ رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کی بات سن کر اسے یاد رکھنے کا بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے لکھ کر دہرا لینے کے بعد وقتاً فوقتاً کسی دوسرے اسلامی بھائی کو زبانی سُنا کر محفوظ ترین بنا لیجئے کہ ایک دوسرے کو سنا کر یاد کرنا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کی سُنَّت بھی ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ہم لوگ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات سنتے تھے۔ پھر جب مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجلس سے تشریف لے جاتے تو ہم آپس میں (آپ عَلَیْہِ السَّلام کی زبانِ اقدس سے نکلنے والے ارشادات کا) بالترتیب (باری باری) دَور کرتے۔ جب ہم وہاں سے اُٹھتے تو حدیثیں ہمیں اس طرح یاد ہوتیں کہ گویا ہمارے دلوں میں بو دی گئی ہیں۔" (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی مدارسة العلم ومذاکرته، ۱/۳۹۷، حدیث: ۷۳۴ ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان فرض نمازوں کے بعد مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر حدیث پاک کا مُذاکرہ کیا کرتے (یعنی ایک دوسرے کو سنایا کرتے) تھے۔

(مستدرک، کتاب العلم، ۱/۲۸۵، حدیث: ۳۲۶، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمزوریٔ حافِظہ کا سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حافظے کی کمزوری کا ایک سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔کہا جاتا ہے''اَلنِّسیَانُ مِنَ الْعِصْیَانِ''یعنی نسیان عصیان کے باعث ہوا کرتا ہے۔ اگر ہم اپنی زِندگی گُناہوں میں بسر کرتے رہے تو اس کی نُحوست کی وَجہ سے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لینی پڑے گی وہیں **کمزوریٔ حافظہ** کا نُقصان بھی اُٹھانا پڑے گا۔لہٰذا زِندگی کوغنیمت جانتے ہوئے جلد ہی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کیجئے اور ذِکر و دُرُود کی کثرت سے رَبّ کو راضی کر لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوجائے گا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اگرتم جلد توبہ کرو گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے **مَرَض** کا تمہارے دل سے قَلْع قَمع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نُحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے:''بے شک گُناہ کرنے سے **دل سیاہ** ہوجاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سن کردل پر اثر نہیں ہوتا)۔'' اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ

گُناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارب! (وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلٰی حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوی رضویہ جلد 26 صفحہ 605 پر ہمارے لئے نسیان سے محفوظ رہنے کا مُجرَّب عمل ارشاد فرماتے ہیں: ''دفعِ نسیان (بھولنے کی بیماری سے نجات) کے لئے 17 بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہر شب سوتے وَقت پڑھ کر سینہ پر دَم کرنا اور صُبح 17 بار پانی پر دم کر کے قدرے پینا اور چینی کی رکابی (پلیٹ) پر یہ حروف اھ ظ م ف ش ذ لکھ کر پلانا نافع (فائدہ مند) ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی (کے برتن) پر مُشک و زعفران وگُلاب سے لکھ کر آبِ تازہ سے محو (یعنی دھو) کر کے پئیں۔ (پھر) تَسْمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے) کے بعد فَسَھِّلْ یَااِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِالْاَبْرَارِ سَھِّلْ یَامُحْیَ الدِّیْنِ اَجِبْ، یَاجِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَابُدُوْحُ (پڑھیں)۔''

حیرت انگیز قُوّتِ حافظہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ **قُوّتِ حافظہ** کو بڑھانے کا مذکورہ طریقہ تو اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بطورِ خاص ہم عصیاں کے مریضوں

کے لئے تجویز فرمایا ہے کیونکہ خود اُن کی قُوَّتِ حافظہ کا تو یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے عُقَلا آپ کے حافظے کا لوہا مانتے تھے۔ چنانچہ

حضرت ابوحامِد سیّد محمد مُحدِّث کِچھوچھوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''تکمیلِ جواب کے لیے جُزئِیّاتِ فِقْہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خِدْمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو (یادداشت کی بُنیاد پر) اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ ''رَدُّالْمُحتَار'' جلد فُلاں کے فُلاں صَفْحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئِیّہ موجود ہے۔ ''دُرِّمُختَار'' کے فُلاں صَفْحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ ''عالمگیری'' میں بقید جلد وصَفْحہ وسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ''ہِندیہ'' میں ''خیریہ'' میں ''مَبْسُوط'' میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اَصل عبارت مع صَفْحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفْحہ وسَطر وعبارت پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زِیادہ سے زِیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قُوَّتِ حافِظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔''

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۲۱۰/۱، ملخصاً)

صرف ایک ماہ میں حفظِ قرآن

حضرتِ جناب سیِّد ایوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ''بعض ناواقف حضرات

میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لَقب کا اَہل نہیں ہوں۔'' سَیِّد ایوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسی روز سے دَور شُروع کردیا جس کا وَقْت غالِباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔'' ایک موقع پر فرمایا: ''بِحَمْدِاللّٰہ میں نے کلامِ پاک بالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔''

(حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸، ملتقطاً وملخصاً)

علم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزن تحریر میں　　جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مرشِد آپ کا　　فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمیں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے ہمیں قُوَّتِ حافظہ کی دولت سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 57

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے:

بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف **نظرِ رحمت** فرمائے گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کی طرف **نظرِ رحمت** سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص ۱۹۷)

سرور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرُود وسلام رہتا ہے

بری ہیں نارِ جہنم سے وہ خدا کی قسم! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو شخص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس خُوش نصیب پر رحمت کی نظر فرماتا ہے اور اسے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے لہٰذا ہمیں بھی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھتے رہنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے ہمیں بے شُمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابنِ عربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا فائدہ

خود پڑھنے والے کو ہوتا ہے کیونکہ یہ بات **اچھے عقیدے**، خالص نِیَّت ، اظہارِ مَحَبَّت ، ہمیشہ فرمانبردار رہنے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطۂ مُبارکہ کو محترم جاننے پر رَہنمائی کرتی ہے۔'' (المواهب اللدنية، المقصدالسابع، الفصل الثانی فی حکم الصلاة علیه والتسلیم......الخ، ۲/۵۰۶)

یادرکھئے! جب بھی حُضُور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر سنیں یا پڑھیں تو دُرُود وسلام اکٹھے پڑھنا چاہئے کہ اس سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ارشاد '' یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والوان پر دُرُود اور خُوب سلام بھیجو) '' پر عمل بھی ہوجائے گا اور **دُرُودِ پاک** کی بَرَکات کے ساتھ ساتھ سلام بھیجنے کے فَوائد وثمرات بھی حاصل ہونگے۔ صرف دُرُود یا صرف سلام پر اِکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اس بات کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''**دُرُود وسلام** کو ترک کرنا یا ان میں سے کسی ایک پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔'' بعض کے نزدیک یہاں مکروہ سے مُراد خلافِ اَولیٰ (یعنی وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر) ہے جو کہ مکروہ نہیں۔ کیونکہ **دُرُود وسلام** پڑھنا باعثِ اجر ہے اور دونوں کے ترک کرنے یا کسی ایک کے ترک کرنے سے حاصل ہونے والا اَجر وثواب نہیں ملتا اور یہ اَوْلیٰ و اَفضل شئے کا ترک ہے۔ لِہٰذا ہمیں اِختلاف سے بچتے ہوئے دُرُود اور سلام دونوں ہی

پڑھ لینے چاہئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنے کی سَعادت نصیب ہو تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُود بھیجنے کے ضِمن میں آپ کی آل و اَصحاب پر بھی **دُرُودِ پاک** پڑھ لینا چاہیے کہ غیر نبی پر بہ تبعیت دُرُود پڑھنا بالاجماع (یعنی بالاتفاق) جائز ہے۔ اس بارے میں دارالافتاء اہلسنّت کا فتویٰ مُلاحظہ ہو۔

غیرِنبی پر دُرُود بھیجنے سے مُتعلِّق فَتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومُفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ غیر نبی پر سلام پڑھنا کیسا ہے؟

سائل محمد شوکت قادری عطاری (سرجانی ٹاؤن)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ اللّٰھُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ والصواب

اَنبیاء عَلَیْھِمُ السَّلام اور فِرِشتوں کے علاوہ کسی اور کے نام کے ساتھ عَلَیْہِ السَّلام اِسْتِقْلالاً یا اِبتداءً لکھنا یا بولنا شرعاً دُرُست نہیں ہے۔ عُلما نے اسے اَنبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ السَّلام کے ساتھ خاص لکھا ہے۔ چُنانچہ صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ مُفتی امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''کسی کے

نام کے ساتھ عَلَیۡہِ السَّلام کہنا ، یہ انبیا و ملائکہ عَلَیۡہِمُ السَّلام کے ساتھ خاص ہے ۔ مثلاً موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام ، جبریل عَلَیۡہِ السَّلام ۔ نبی اور فِرِشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے ۔''

(بہارِ شریعت،۳/ص۴٦٥)

اَلبتّہ ان کی تَبۡعِیَّت میں غیرِ نبی پر دُرُود و سلام بھیجا گیا ہو تو اس کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ چُنانچہ فقیہ مِلَّت حضرت علّامہ مولانا مُفۡتی جلالُ الدِّین اَمجدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی لکھتے ہیں:'' یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جمہور علماء کا مَذہَب یہ کہ اِسۡتِقۡلالاً و اِبتداءً نہیں جائز اور اِتباعاً جائز ہے یعنی امام حسین عَلَیۡہِ السَّلام کہنا جائز نہیں ہے اور امام حسین عَلٰی نَبِینا وَعَلَیۡہِ السَّلام جائز ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول،۱/۲٦۷)

حضرت علامہ مُحدِّث بدرُ الدِّین عینی رَحۡمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ لکھتے ہیں:'' وَقَالَ اَبُوۡ حَنِیۡفَۃَ وَ اَصۡحَابُہٗ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ وَالۡاَکۡثَرُوۡنَ اِنَّہٗ لَا یُصَلّٰی عَلٰی غَیۡرِ الۡاَنۡبِیَاءِ عَلَیۡہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اِسۡتِقۡلَالًا ،فَلَا یُقَالُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیۡ بَکۡرٍ اَوۡ عَلٰی اٰلِ عُمَرَ اَوۡ غَیۡرِ ھِمَا وَ لٰکِنۡ یُّصَلّٰی عَلَیۡہِمۡ تَبَعاً''

(عمدۃ القاری ،کتاب الزکاۃ ،باب صلاۃ الامام ودعائه لصاحب الصدقۃ وقوله،٦/٥٥٦)

مشہور شافعی بُزُرگ حضرت امام مُحی الدِّین نو وی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی لکھتے ہیں:'' لَا یُصَلِّ عَلٰی غَیۡرِ الۡاَنۡبِیَاءِ اِلَّا تَبۡعاً لِاَنَّ الصَّلَاۃَ فِیۡ لِسَانِ

السَّلَفِ مَخْصُوْصَةٌ بِالْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ كَمَا اَنَّ قَوْلَنَا

"عَزَّوَجَلَّ" مَخْصُوْصٌ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فَكَمَا لَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ

عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ كَانَ عَزِيْزًا جَلِيْلًا لَا يُقَالُ اَبُوْ بَكْرٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاِنْ صَحَّ الْمَعْنٰى (اِلٰى اَنْ قَالَ) وَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهُ يَجُوْزُ اَنْ يُّجْعَلَ غَيْرَ

الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا لَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَيُقَالُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ لِاَنَّ السَّلَفَ لَمْ يَمْنَعُوْا مِنْهُ وَقَدْ اُمِرْنَا

بِهٖ فِي التَّشَهُّدِ وَغَيْرِهٖ قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجُوَيْنِيْ مِنْ اَئِمَّةِ اَصْحَابِنَا

اَلسَّلَامُ فِيْ مَعْنَى الصَّلَاةِ وَلَا يُفْرَدُ بِهٖ غَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

قَرَنَ بَيْنَهُمَا وَلَا يُفْرَدُ بِهٖ غَائِبٌ وَلَا يُقَالُ قَالَ فُلَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

(شرح مسلم للنووی ،باب الدعاء لمن اتی بصدقته، ٤/١٨٥، الجزء السابع)

ان دونوں عبارتوں کا خُلاصہ یہ ہے کہ اِمام ابو حنیفہ، اُن کے اَصحاب، امام مالک، امام شافعی اور اکثر عُلماء کا قول یہ ہے کہ غیرِ نبی پر اِسْتِقْلَالًا صلاۃ نہیں پڑھی جائے گی، اَلبتّہ تَبَعاً پڑھی جاسکتی ہے۔یعنی یوں نہیں کہا جائے گا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ البتّہ یوں کہا جاسکتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ. اس کے جواز اور عدمِ جواز کی دلیل سلف صالحین کا عمل ہے، اور جوازِ بِالتَّبَع کی دلیل تشہُّد وغیرہ دیگر مقامات بھی ہیں جہاں بِالتَّبَع پڑھنے کا حکم ہے۔ اِمامُ الْحَرَمَیْن حضرت امام جُوَینی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

عَلَیْہِ نے فرمایا کہ سلام بھی اس حکم میں صَلاۃ کے مَعْنی میں ہے۔

سَیِّدِی اَعلیٰ حضرت مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: صَلوٰۃ وسَلام بِالاِسْتِقْلال اَنبیاء ومَلائکہ عَلَیْہِمُ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلام کے سوا کسی کے لئے روا نہیں، ہاں بہ تَبْعِیَّت جائز جیسے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَامُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَاوَمَوْلٰینَامُحَمَّدٍ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْھُم کے لئے رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہا جائے، اَولیائے وعُلماء کو رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ یاقُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ اور اگر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کہے جب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ،۲۳/۳۹۰)

وَاللّٰہ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبارک وسلّم

الجواب صحیح

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

کتبـــــــــــــہ

محمد حسان رضا العطاری المدنی

20محرم الحرام 1432ھ 27دسمبر 2010ء

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود شریف پڑھنا ایک عَظِیم عبادت ہے۔ بُزُرگانِ دین نے اس کو پڑھنے کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جُملہ مخلوقات میں سب سے زِیادہ کریم ورَحیم ، شفیق وعَظِیم ہیں آپ کے مومنوں پر سب سے زِیادہ اِحسانات ہیں اس لیے مُحسنِ اَعْظَم کے اِحسان کے شُکریہ میں ہم پر دُرود پڑھنا مُقرَّر کیا گیا ہے۔اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ بکثرت **دُرود پاک** پڑھا کریں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے **اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت وسَلامتی ہمارا مُقدَّر رہے گی۔جیسا کہ

رَبّ عزّوجلّ کا سلام

سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: ''جبر ئیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک بار دُرود بھیجے، میں اُس پر دس رَحمتیں نازل کروں گا اور آپ کی اُمَّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں گا۔''

(مشکاۃ،کتاب الصلاۃ ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱۸۹/۱،حدیث:۹۲۸)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

فرماتے ہیں:''رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کے سلام بھیجنے سے مُرادیا تو بذریعۂ مَلائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔'' (مراۃ، ۱۰۲/۲)

اللّٰہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر سلام بھیجنا دیگر احادیثِ مُبارکہ سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلام عرض گزار ہوئے:''یارسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! یہ خدیجہ (رَضِی اللّٰہ تَعالٰی عَنْہا) ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں اُن کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہیے۔'' (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی خدیجة وفضلها، ۵۶۵/۲، حدیث: ۳۸۲۰)

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:''جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی میں رہنے والے فِرِشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دَفن

کی جگہ پر، ایک طُورِ سِینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک **بیتُ المقدّس** پر نصب کرتے ہیں، پھر وہ ہر مومن اور مومنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں کہتے ہیں: ''**اے مومن مرد اور عورت! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔**''

(تفسیر قرطبی، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور اس کی سَلامتی پانے کے لئے **دُرُودِ پاک** ایک بہترین وَظیفہ ہے اس کی بَرَکتیں دُنیا میں تو حاصل ہوتی رہتی ہیں مرنے کے بعد بھی یہ ہمارے لئے ذَرِیعۂ نَجات بن سکتا ہے، جیسا کہ

کثرتِ دُرُود نے ہلاکت سے بچالیا

حضرت سَیِّدُنا شیخ حسین بن احمد کَوّا ز بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابُوصالح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' چُنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں انھیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔'' تو فرمایا: ''اے ابُوحسن! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر **دُرُودِ پاک** کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہوگیا ہوتا۔''

(152 رحمت بھری حکایات)

مشکلیں ان کی حل ہوئیں قسمتیں ان کی کھل گئیں
ورد جنھوں نے کرلیا صلِّ علیٰ محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اسے ہمارے لئے نَجات کا ضامن بنا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پریشانی دور کرنے کا وظیفہ

حضرتِ سیدنا ابودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جس نے صبح وشام سات سات مرتبہ پڑھا حَسْبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی تمام حقیقی اور خیالی پریشانیوں میں کفایت کریگا۔'' (ابو داؤد، ۴/۴١٦، حدیث: ٥٠٨١)

بیان نمبر 58

حُضُور ہمارے نام جانتے ہیں

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِأَسْمَائِکُمْ وَسِیْمَائِکُمْ یعنی بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، فَأَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ، لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خُوبصورت) اَلفاظ میں **دُرُودِ پاک** پڑھو۔''

(مصنف عبدالرزاق، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶)

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْک

یَا نَبِیَّ الْھُدٰی سَلَامٌ عَلَیْک

خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء سَلَامٌ عَلَیْک

سَیِّدُ الْاَصْفِیَاء سَلَامٌ عَلَیْک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **تعظیم و توقیر** میں اچھے اچھے اَلقاب و اَلفاظ کے ساتھ جھوم جھوم کر **دُرُودِ پاک** پڑھنا چاہیے۔ اب وہ اَلفاظ چاہے اَحادیثِ مُبارکہ میں مذکور ہوں یا نہ ہوں اگر ایسے اَلفاظ کے ساتھ **دُرُود و سلام** پڑھنے سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **عظمت ورفعت** میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ بہتر اور افضل عمل ہے جیسا کہ علامہ محمد مہدی فاسی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الکافی **''مَطَالِعُ الْمَسَرَّات شَرْح دَلَائِلُ الْخَیْرات''** میں فرماتے ہیں: ''دُرُود شریف میں لفظِ **سِیِّدُ نا مولانا** وغیرہ اَلفاظِ تَعْظِیم وتوقیر کا لانا جائز اور بہتر ہے، نماز کے اندر اور باہر ہر جگہ اس کا اِستعمال کیا جائے۔ اَلبتہ قرآنِ پاک کی آیت یا کسی روایت میں جس طرح واقع ہے اسی طرح پڑھا جائے۔'' (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص۳۳۲)

ایک وَسوَسہ اور اس کا جواب

اس گُفْتگُو کو سُن کر کسی اسلامی بھائی کے ذِہن میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ جو اَلفاظ اَحادیثِ مُبارکہ میں وارد ہوئے ہیں انہیں اَلفاظ سے **دُرُودِ پاک** پڑھنا چاہیے کہ یہ اَفضل ہے جبکہ غیر ماثُور **دُرُودِ پاک** (یعنی دُرُودِ پاک کے وہ صیغے جو اَحادیثِ کریمہ میں مذکور نہیں ہیں ان کا) پڑھنا یا کچھ اَلفاظ کا اِضافہ کرنا دُرُست نہیں۔

حضرت علّامہ یوسف بن اِسماعیل نَبْہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں: ''بلاشُبہ **دُرُود وسلام** کے وہ اَلفاظ جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہیں وہی دوسرے دُرُودوں سے اَفضل ہیں، لیکن وہ دُرُود شریف جو بعض صحابۂ کرام یا بعد کے اَولیاءِ عارفین یا عُلماءِ عاملین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِین سے منقول ہیں اور ان میں کچھ زائد اَلفاظ بھی ہیں، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول نہیں۔ تو ان (صیغوں) میں زِیادہ تَعْظِیم وتعریف وتوقیر پائی جاتی ہے اور کثیر اَوصافِ حمیدہ پائے جاتے ہیں جو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے منقول دُرُود میں موجود نہیں، کیونکہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تواضُع کی بنا پر ان کلمات میں اپنے اَوصافِ جمیلہ ذِکر نہیں فرمائے۔''

(سعادة الدارين، الباب الثامن فی كيفيات الصلاة على النبی ......الخ، ص ۳۴۶)

لٰہذا ہم پر حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم فرض ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تَعْظِیم کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ عَلَیْہِ السَّلام کا نام لے کر پُکارنے سے مَنْع فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پ۱۸، النور:۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

حضرتِ صدرالْاَ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''مُفسِّرین نے ایک معنٰی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِدا کرے تو اَدب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتواضِعانہ ومُنکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کہہ کر (ندا کرے)۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے جس قَدر ہوسکے تَعْظِیم و توقیر والے اَلفاظ کیساتھ اَحسن انداز میں **دُرود و سلام** کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہیے کہ اس کے بےشُمار فوائد وثمرات ہیں۔ چُنانچہ **سَعَادَۃُ الدَّارَیْن** میں ہے۔ عُلما واولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السَّلام سے منقول اَلفاظ سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو حُضُور عَلَیْہِ السَّلام کی **تعریف وثنا** سے خُوشی حاصل ہوتی ہے، سرکار کے اَوصافِ جلیلہ کا ذِکر اور نئے نئے اُسلوب سامنے آتے رہتے ہیں جن سے طبیعت اُکتاتی نہیں اور یہ چیز اس (پڑھنے والے) کے لیے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر زِیادہ **دُرُود شریف** پڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے، توصیف وثنا زِیادہ ہوتی ہے زِیادہ تکرار کی وَجہ سے نئے نئے مفہوم ذِہن نشین ہوتے رہتے ہیں، جس سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مَحبَّت و شوق** میں اِضافہ ہوتا ہے بُزُرگانِ دین فرماتے ہیں: "(غیر ماثور) اَلفاظ میں سے اکثر وہ ہیں جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں بتائے اور بعض بُزُرگوں نے یہ کلمات نیند کے دوران حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے روایت کیے اور حق بات یہ ہے کہ جس نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو (خواب) میں دیکھا گویا اس نے بیداری میں دیکھا اور بسا اَوقات بعض کلمات کے متعلق

بُزُرگانِ دین نے ثواب کی جو مِقْدار بیان کی ہے (کہ یہ دُرُودِ پاک پڑھنے سے) ایک ہزار یا دس ہزار یا ایک لاکھ (دُرُودِ پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے) اسے اُنہوں نے حُضُور عَلَیْہِ السَّلام سے بحالتِ خَواب یا بیداری میں بھی بیان کیا ہے اور بسا اَوقات دوسرے ذرائع سے انہوں نے اس کی اطلاع پائی۔ جیسا کہ

دس هزار دُرُود پاک کا ثواب

حضرت شیخ سیِّدی عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے کتاب الطبقات الوسطیٰ میں اپنے شیخ نورُالدِّین کے بارے میں لکھا ہے کہ میں نے انہیں وفات کے ساٹھ دن بعد خواب میں دیکھا، مجھے فرماتے ہیں کہ ''مجھے شیخ سیدی عبدُاللّٰہ عبدوسی کا مرتب کیا ہوا دُرُود بتاؤ، کیونکہ آخرت میں، میں نے اس ایک کا اَجر دوسرے دس ہزار (دُرُودوں) کے برابر پایا ہے اور دُنیا میں مجھ سے یہ رہ گیا ہے، میں سمجھ گیا کہ شیخ مجھے وہ دُرُود پڑھنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو وہ خود نہیں پڑھ سکے۔ سیدی عبدُاللّٰہ عبدوسی کا دُرُودشریف یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ اَبَداً وَ اَنْمٰی بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا۔''

(سعادۃ الدارین، الباب الثامن فی کیفیات الصلاۃ علی النبی ......الخ، ص۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرُودوسلام میں تَعْظِیم والے کلمات اور بہتر

اَلفاظ استعمال کرنا چاہئیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ، یعنی جب تم دُرُود پڑھو تو اپنے نبی پر اچھا دُرُود پڑھو۔'' اچھے کلمات میں سے ایک لَفْظ ''سَیِّدُ نا'' بھی ہے۔ دُرُودِ پاک میں ''سَیِّدُ نا'' کا اِضافہ کرنے کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین کے اَقوال مُلاحظہ فرمائیں۔ چُنانچہ

اِمام ابنِ حجر رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک دُرُود میں نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کا اسم گرامی جب تَشَھُّد میں آئے یا کسی اور موقع پر آئے تو اس سے پہلے لَفْظِ ''سَیِّدُ نا'' زائد کرنا مُسْتَحَب ہے۔

اسی طرح شیخ عزیزُ الدِّین بن عبدُالسَّلام تَشَھُّد میں اسمِ محمد سے پہلے لفظ ''سَیِّدُ نا'' لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ''افضل یا تو یہ بات ہے کہ امر کی تعمیل کی جائے (یعنی جس طرح تَشَھُّد پڑھنے کا حکم ہوا اسی طرح بغیر سَیِّدُ نا کے پڑھا جائے) یا پھر اَدب کی راہ اِختیار کر لی جائے (کیونکہ سَیِّدُ نا کہنے میں تَعْظِیم کا پہلو پایا جاتا ہے)، دوسری صُورت کو اِختیار کرنا (اَدب کی راہ اِختیار کرنا) مُسْتَحَب ہے۔''

شیخ العیاشی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے دُرُود شریف میں لفظِ سَیِّدُ نا کا اضافہ کرنے کے مُتَعلّق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''یہ تو عبادت ہے،

کیونکہ **دُرُود شریف** پڑھنے والے کی نیّت بھی تو آپ کی تَعْظِیم و تکریم ہی کی ہوتی ہے، جب حقیقت یہ ہے تو لفظ **"سَیِّدُنا"** کو ترک کرنے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ یہ تو عین تعظیم ہے۔

(سعادۃ الدارین، المسئلۃ الثانیۃ فی زیادۃ لفظ سیدنا......الخ، ص ۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حُضُور نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تَعْظِیم کی نِیَّت سے بہترین اَلقاب واَلفاظ کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکات پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھتے رہنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کا بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستگی بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سُنَّتوں بھری ایسی تحریک ہے جو نہ صرف بھر بھر کر دُرُود وسلام کے جام پلاتی ہے بلکہ اسکی بَرَکت سے بے شُمار عاشقانِ رسول دِیدارِ مُصْطَفٰے سے فیضیاب بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چُنانچہ اس ضِمْن میں ایک مَدَنی بہار سُنئے اور خُوشی سے سر دُھنئے۔

قِسمت اَنگڑائی لیکر جاگ اُٹھی

باندرہ (بمبئی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بتایا اس کا خُلاصہ ہے کہ 2000ء میں علاقے کے اَندر ہونے والے **چوک دَرس** میں ایک دن مجھے

شرکت کی سعادت ملی ، دَرس کے بعد مُلاقات کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے مجھے **دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی۔ میں اجتماع میں حاضِر ہوا، وہاں مُبلِّغ دعوتِ اسلامی **دُرُودِ پاک** کی فضیلت بیان فرما رہے تھے اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ 313 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بنا لیا۔ چند ہی دِنوں بعد ایک رات جب سویا تو سوئی ہوئی قِسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''فُلاں جگہ پر **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔'' یہ سُن کر میں عالَمِ دیوانگی میں زِیارت کی نیّت سے دوڑا تو آگے لوگوں کا ایک ہُجُوم تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف واقِع ایک گھر سے نور نکل رہا تھا ، میں اُس میں داخِل ہو گیا وہاں دیکھا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم تشریف فرما ہیں، میں نے ان سے عرض کی: ''**سرکارِ دوجہاں** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟'' آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے مجھے اندر جانے کا اِشارہ فرمایا، میں مزید اندر کی طرف گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **رسولوں کے سردار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **ایک بلند جگہ جلوہ افروز تھے**۔ میں نے سلام عرض کیا، جنابِ **رسالت مآب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب ارشاد فرمایا اور مجھ سے

مصافحہ کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مبارک **گُلاب کے پھول** کی طرح کھلا ہوا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور سے جو نور نکل رہا تھا وہ پورے گھر کو روشن کررہا تھا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت سے میں **دعوتِ اسلامی** سے وابَستہ ہوں اور اس کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکتیں لوٹ رہا ہوں۔

ایسی قسمت کُھلے، دیکھنے کو ملے جلوۂ مصطَفٰے، قافِلے میں چلو

شوقِ حج کا ہے گر، اور آقا کا در تم کو ہے دیکھنا، قافِلے میں چلو

سبز گنبد کا نور، دیکھنے کا سُرور پاؤ گے آؤ نا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں تا قیامِ قیامت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رکھ اور اپنے دِینِ متین کی اِشاعت وتبلیغ کی خاطر مَدَنی قافلوں میں سفر کی توفیق نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے تھوڑے رزق پر راضی ہوگا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوگا۔ (مشکوۃ، ۲/۲۵۸، حدیث:۵۲۶۳)

بیان نمبر 59

حضرت خِضَر علیہ السّلام کی پسندیدہ مجلس

حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن نُہاوندی زاہد رَحمۃُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: ''ایک شخص حضرتِ سیِّدُ نا خِضر عَلَیہِ السَّلام سے ملا اور کہا کہ سب سے **افضل عمل** رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **اِتّباع اور** آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا خِضر عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: ''**افضل ترین** دُرُود وہ ہوتا ہے جو حدیث کے نَشْر و اِملا کے وَقْت پڑھا جاتا ہے کیونکہ اِس وَقْت زبان سے پڑھا جاتا ہے اور کتابوں میں لکھا جاتا ہے۔ اِس میں اِنْتِہائی **رَغْبَت** ہوتی اور بہُت زِیادہ خوشی ہوتی ہے۔ جب **عُلَمائے حدیث جمع** ہوتے ہیں تو میں بھی اِن کی مجلس میں موجود ہوتا ہوں۔''

(القول البدیع،الباب الخامس فی اوقات مخصوصة،ص۴۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ سیِّدُ نا خِضر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو احادیثِ مُبارکہ کے دَرمیان پڑھا جانے والا **دُرُودِ پاک** کس قدر پسند ہے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام نہ صرف اس وَقت **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو سب سے **اَفضل** قرار دیتے بلکہ مُحَدِّثِینِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی مجلس

میں بنفسِ نفیس شرکت بھی فرماتے ہیں۔

مُحدِّثینِ کِرام کا معمول

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! مُحدِّثینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلام کی کتنی پیاری عادت تھی کہ جب بھی احادیثِ مُبارکہ لکھتے یا لوگوں کو دَرسِ حدیث دیتے اور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اسمِ مُعظَّم آجاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر **دُرُودِ پاک** کے پُھول نچھاور کرتے۔

حضرت علّامہ شیخ یوسف بن اِسماعیل نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **سَعَادَةُ الدَّارَیْن** میں **دُرُودِ پاک** پڑھنے کے مختلف مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حدیثِ مُبارک پڑھتے وقت بھی دُرُود و سلام پڑھنا چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المُبِین حدیث شریف پڑھنے کے دوران **دُرُودِ پاک** پڑھنے کو عَظیم سعادت سمجھتے تھے۔ چُنانچہ امام ابُوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف خطیبِ بغدادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الهَادِی فرماتے ہیں: ہم سے ابُونعیم (مُحدِّث کبیر) نے فرمایا: ”(اَحادیث بیان کرتے وقت دُرُودِ پاک پڑھنا) وہ عظیم شرف ہے جو صرف حدیث کے راویوں کو ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ حدیث شریف لکھتے اور بیان کرتے وَقت جتنا دُرُود و سلام اس گروہ کو پڑھنے کا موقع ملتا ہے کسی دوسرے کو نہیں ملتا۔“

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیہ رَحمَۃُ اللہ القَوِی فرماتے ہیں: ''مُحدِّث کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام پڑھنے سے (بالفرض) کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو یہ ہی اس کے لئے کافی ہے کہ جب تک کتاب میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ مبارک باقی رہے گا اس پر (یعنی مُحدِّث پر) رَحمتوں کا نُزُول ہوتا رہے گا۔''

یہ بھی کہا گیا ہے کہ محدثین کے لیے عظیم بشارت ہے (کہ یہ حضرات روزِ قیامت حُضُور کے زِیادہ قریب ہونگے) کیونکہ وہ قولاً و فِعْلاً، رات دن (احادیثِ مُبارکہ) پڑھتے اور لکھتے وقت نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم پر دُرُود وسلام بھیجتے ہیں، پس یہ حضرات سب لوگوں سے بڑھ کر دُرُود وسلام بھیجنے والے ہوئے اسی لیے تمام عُلما میں سے صِرف ان حضرات کو اس مَدْح و مَنْقبت کا مُسْتَحِق ٹھہرایا گیا ہے۔

اسی طرح ابو الیمن بن عساکر نے فرمایا: ''مُحدِّثین کثَّرَ ھُمُ اللہُ تعالٰی اس بشارت پر لائقِ تَھنِیَّت وتبریک ہیں، بے شک اللّٰہ تعالٰی نے ان پر یہ عَظِیْم احسان فرما کر اپنی نِعْمت تمام فرما دی کہ یہی لوگ بروزِ قیامت اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک عَلَیہِ السَّلام کے قریب تر اور سرکار کی شفاعت ووسیلہ کے مُسْتَحِق ہوں گے کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ حُضُور عَلَیہِ السَّلام کا ذِکر لکھتے ہیں اور اَہم اَوقات میں اپنی مَجالس میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر کرتے

رہتے ہیں اور اپنی درس وتدریس کی محفلوں میں **دُرُود وسلام** کے پُھول نچھاور کرتے رہتے ہیں، پس سرکار کی مدح وثنا ان لوگوں کا شعار وآئین ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باعَظمت آثارِ حسنہ (یعنی احادیثِ کریمہ) کو خُوبصورت پیرائے میں شائع کرنا ہی ان کا **طُرَّۂ اِمتیاز** ہے، مزید برآں احادیث، نُصُوص اور آثار جو عقل وخرد کی شبِ تاریک میں سورج بن کر چمکتے ہیں، (ان) کے حقیقی واقف کار بھی یہی لوگ ہوتے ہیں اور **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ لوگ فرقۂ ناجیہ (نجات پانے والے گروہ) میں سے ہوں گے۔"

ابوعَمرو بہ الحرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا تو آپ **دُرُود وسلام** پڑھے بغیر نہ رہتے اور خُوب ظاہر کر کے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک بَرَکت یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے **دُرُود وسلام** پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور آخرت میں **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جنَّت کی نعمتیں ملیں گی۔

(سعادۃ الدارین، الباب الخامس فی المواطن التی تشرع فیھا الصلاۃ......الخ، ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے مُحدِّثینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحبَّت تھی کہ جب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سنتے تو عِشق ومَحبَّت میں آپ

کی ذاتِ طیبہ پر دُرُود و سلام پڑھا کرتے، ایسے خُوش نصیبوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خُوشنودی حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ سے سلام بھی موصول ہوتا ہے۔ جیسا کہ

سرکار کا سلام

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ کِرْمانی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا ابُو علی بن شاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں حاضِر تھے کہ ایک نوجوان آیا، اس کو ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا، اس نے سلام کیا اور پوچھا: ''آپ میں سے ابوعلی بن شاذان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) کون ہیں؟'' ہم نے آپ کی طَرَف اِشارہ کیا، اس نوجوان نے کہا: ''اے شَیْخ (رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ)! میں خواب میں سَیِّدِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے مُشَرَّف ہوا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حُکْم فرمایا کہ علی بن شاذان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) کے مُتَعَلِّق معلومات حاصِل کرو اور جب تمہاری ان سے مُلاقات ہو تو میری طَرَف سے انہیں سلام کہنا۔'' یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعلی شاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا: ''مجھے تو کوئی ایسا عَمَل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کَرَم وعِنایت کا مُسْتَحِق ہوا ہوں، (ہاں!) شاید یہ کہ میں ٹھہر ٹھہر کر حدیثِ مصطفٰے پڑھتا ہوں اور جب بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام پاک آتا ہے تو میں **دُرُودِ پاک** پڑھتا ہوں۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ۱۵/۲۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خُوش قِسمت ہیں وہ لوگ جو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی عادت بناتے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرمِ خاص سے حصہ پاتے اور **دیدارِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **فیضیاب** ہوجاتے ہیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بھی ان عاشقانِ رسول کو اس مَحبَّت کے صلے میں نہ صرف دُنیا میں ان کے سروں پر **عزّت و وقار** کا تاج رکھتا ہے بلکہ آخرت میں بھی ان کی لاج رکھتا ہے۔ جیسا کہ

سَبز لِباس

حضرت سیِّدُنا خلف رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میرے ساتھ ایک نوجوان علمِ حدیث سیکھا کرتا تھا، اس کے وِصال کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ **سبز رنگ** کے لباس میں ملبوس بڑے مزے سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔'' میں نے اُس سے ماجرا پوچھا تو جواب دیا: ''جب میں اَحادیث لکھا کرتا تھا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی **''محمد''** آتا تو میں اس کے نیچے ''صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم'' لکھ دیتا تھا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا یہ بدلہ عطا فرمایا جس کو آپ مُلاحظہ فرما رہے ہیں۔'' **(الفجر المنیر، ص ۵۹)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحدِّثین کرام رَحِمَھُم اللهُ السَّلام کی حکایات اور ان کے اَقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ احادیثِ مُبارکہ میں یا کسی اور مقام پر جب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ مُبارک لکھا، پڑھا یا سُنا جائے تو اپنے مَکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جُھوم جُھوم کر دُرُود وسلام کے گجرے نچھاور کرتے رہنا چاہیے کہ اس سے حُضُور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوشی ملے گی اور پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہم پر کیسے کیسے انعامات فرمائیں گے اس کا ہم اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعظِیم

یاد رکھئے! حُضُور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ مُقدَّس کی تعظیم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال وافعال (یعنی احادیثِ مبارکہ) پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام جب احادیثِ مُبارکہ لکھتے یا لوگوں کو درسِ حدیث دیتے تو حدیث شریف کی تَعْظِیم کے پیشِ نظر پہلے غُسل کا اِہتمام فرماتے خُوشبو لگاتے پھر لوگوں کو حدیثِ پاک بیان فرماتے۔چنانچہ امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو ائمۂ حدیث میں ایک اہم اور نُمایاں مقام رکھتے ہیں جب آسمانِ علمِ حدیث پر آپ کا سورج طلوع ہوا تو تمام مُحدِّثین ستاروں کی طرح آپ کے آگے ماند پڑتے

گئے ۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ احادیثِ مُبارکہ کا اس قدر اَدب فرماتے کہ ہر حدیث شریف کولکھنے سے پہلے غُسل فرماتے اور دورکعت نماز ادافرماتے ۔

اسی طرح حضرت سَیِّدُ نامُطرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت سَیِّدُ ناامام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی حدیث پاک سے مَحَبَّت اور تعظیم کا انداز بیان کرتے ہیں: ''کہ حضرت سَیِّدُ ناامام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کے لیے آتے تو خادِمہ آپ کے دولت خانہ سے نکل کردریافت کرتی کہ حدیث پوچھنے کے لئے آئے ہو یافقہی مسئلہ؟ اگروہ کہتے کہ فِقْہی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں تو حضرت سَیِّدُ ناامام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فوراًباہرتشریف لے آتے ۔''اور اگروہ کہتے کہ حدیث شریف سننے کے لیے آئے ہیں،تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ پہلے غسل فرماکر عُمدہ لباس زیبِ تن فرماتے، خوشبولگاتے ،عمامہ شریف باندھتے پھراپنے سر پرچادراوڑھ لیتے ۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے لیے تخت بچھایا جاتا،جس پرآپ انتہائی عِجز واِنکساری کے ساتھ بیٹھ کر حدیث شریف بیان فرماتے اورشُروعِ مجلس سے آخر تک خُوشبو سلگائی جاتی اور یہ تخت صرف حدیث شریف روایت کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: ''میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ حدیثِ رسول کی خُوب تعظیم کروں ۔''

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی (مترجم) ۵۲/۱)

حضرت سَیِّدُ ناعبدُاللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں:

''کہ میں ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُ نا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضر تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ حدیثیں بیان فرمارہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک بچھو نے آپ کو سولہ مرتبہ ڈَنگ مارا (شدتِ اَلَم) سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ کے (چہرے کا) رنگ (مُتغیر ہوکر) زرد پڑ گیا مگر آپ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث شریف کو بیان کرنا نہیں چھوڑا، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ روایت حدیث سے فارغ ہوگئے اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ''ہاں! میں نے رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث شریف کی تَعْظِیم میں صبر کیا۔'' (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی (مترجم)، ۱/۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت عطا فرما، آپ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ مُقدَّسہ پر کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہیدوں کی رفاقت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَ ۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَائَۃً مِّنَ النَّار، جو شخص مجھ پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔''

(معجم الاوسط، من اسمه محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر انعام و اکرام سے نوازتا ہے کہ نہ صرف نِفاق اور جہنَّم سے آزادی کا پروانہ عطا فرمادے گا بلکہ کل بروزِ قیامت اسے شُہدا کے ساتھ اُٹھائے گا۔ علّامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے جس مقام پر شہیدِ حُکمی کی تعداد نقل فرمائی اسی جگہ بیان کردہ حدیث پاک کے حوالے سے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو شہیدِ حُکمی میں شُمار کیا ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی تعداد الشهداء، ۳/۱۹۶)

لہٰذا ہمیں بھی اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی عادت بنالینی چاہیے تاکہ ہمارا حشر بھی اچھوں کے ساتھ ہو۔

یادرہے! یہاں شہادت سے مُراد حکمی شہادت ہے۔ **شہیدِ حُکمی** کو شہادت کا ثواب تو ملتا ہے مگر اس پر شہید کے فِقْہی اَحکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شہید کو غُسل نہیں دیا جاتا بلکہ خُون سمیت ہی دَفن کردیا جاتا ہے جبکہ **شہیدِ حکمی** کو غُسل دیا جاتا ہے۔

اس قسم کے اور بہت سے لوگ ہیں جنہیں حدیثِ پاک میں شہید کہا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عتیک رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں: (۱) جو طاعون میں مرے شہید ہے، (۲) جو ڈوب کر مرے شہید ہے، (۳) جو ذات الجنب (پسلیوں کی ایک بیماری) میں مرے شہید ہے، (۴) جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے، (۵) جو آگ میں جل جائے شہید ہے، (۶) جو عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے اور (۷) جو عورت وِلادت میں مرے شہید ہے۔''

(مشکاۃ، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، ۱/۲۹۹، حدیث: ۱۵۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِعلاءِ کلمۃُ الحق کے لئے کُفّار سے جہاد کرنا اور شجرِ اسلام کی آبیاری کی خاطر دُشمنانِ اسلام کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر

صبر کرتے ہوئے **جامِ شہادت** نوش کرنا بڑی سعادت کی بات ہے مگر کس قدر بَخْتْوَر ہیں وہ لوگ جو نہ تو میدانِ جنگ میں حاضر ہو کر کسی تلوار کے وار سے قتل ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی نیزہ ان کی شہادت کا سبب بنتا ہے مگر پھر بھی وہ شہادت کے عظیم ثواب کو حاصل کرلیتے ہیں۔ اس سعادتِ عُظمیٰ سے بہرہ مند ہونے والے 36 خُوش نصیبوں کا ذِکر صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بھی کیا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:

(1) جو بُخار میں مرا۔ (2) مال یا (3) جان یا (4) اہل یا (5) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔ (6) جسے کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ہو۔ (7) جو کسی مُوذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔ (8) جو شخص علمِ دین کی طلب میں مرا۔ (9) ایسا شخص جو باطہارت سویا اور مر گیا۔ (10) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ (11) جو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سو بار دُرُود شریف پڑھے۔ (بہارِ شریعت،۱/۸۵۸-۸۶۰،ملتقطاً)

شہیدِ فِقْھی اور شہید حُکْمی میں فرق

صَدرُ الشریعہ فرماتے ہیں: ''اِصطلاحِ فقہ میں شہید اس مُسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطورِ ظلم کسی آلہ جارِحہ سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مال نہ

واجب ہوا ہو اور دُنیا سے نَفْع نہ اُٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خُون سمیت دفن کر دیا جائے۔ تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فُقَہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں، مگر **شہیدِ فقہی** نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے، صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے وبس۔" (بہارِ شریعت،۱/۸۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث مبارک اور صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی گُفتگُو سے ہمیں یہ بات تو معلوم ہو ہی چکی کہ **شہیدِ حُکمی** کو **شہیدِ فقہی** کا ثواب حاصل ہوگا اب ذرا حدیثِ پاک کی روشنی میں شہید کا ثواب بھی سماعت فرمالیجئے۔ چنانچہ

شہید کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا مِقْدام بن مَعدِی کَرِب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: "بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے: (۱) اس کے خُون کا **پہلا قطرہ** گرتے ہی اس کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے اور **جنّت میں** اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے **عذابِ قبر** سے محفوظ فرماتا ہے (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے اَمن عطا فرمائے گا (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یاقُوت دُنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا (۵) 72 حُوروں کے

ساتھ اس کا نکاح کرائے گا اور (۶) اس کے 70 رِشتہ داروں کے حق میں اس کی شَفاعت قبول فرمائے گا۔''

(ابن ماجه،کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله،۳/۳۶۰،حدیث:۲۷۹۹)

یاد رہے کہ شہیدِ حُکمی کو گرچہ شہادت کا ثواب مل جاتا ہے مگر کوئی اسلامی بھائی ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھے کہ یہ دونوں قسم کے شہید مرتبے میں بھی یکساں ہیں، حق تو یہ ہے کہ راہِ خدا میں اپنی جان قربان کرنے والے کا مرتبہ ہی کچھ اور ہے۔ چنانچہ

مراتب میں فرق ہے

حضرت الحاج مولانا عبدُ المصطفیٰ اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **ایک حدیثِ پاک** کے تحت فرماتے ہیں: ''**حدیث کا حاصل** یہ ہے کہ ان ساتوں کو شہید فِی سَبِیْلِ اللّٰہ کا ثواب ملے گا اگرچہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سر کٹا کر شہید ہونے والے اور ان لوگوں کے دَرَجات و مَراتب میں بڑا فرق ہوگا یہ **اللّٰہ تعالیٰ کا فضل** و کرم ہے کہ ان اَمراض و عَوارض میں مرنے والوں کو بھی شہید کا ثواب ملے گا۔''

(بہشت کی کنجیاں، ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خُوش نصیب ہے وہ مسلمان جو اسلام کی **سربلندی** کے لئے راہِ خدا میں شہید ہوتا ہے اور حیاتِ جاوِدانی پا کر جَنَّتُ الْفِرْدَوس کی اَعلیٰ نعمتوں سے **لُطف اندوز** ہوتا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری

زِندگیوں میں بھی وہ مُبارک لمحات لائے کہ ہم بھی اپنا تَن مَن دَھن اس کی راہ میں لٹادیں۔ یہ زِندگی اس کی دی ہوئی امانت ہے تو خوش قسمت ہے وہ جو یہ جان اس کی راہ میں قربان کردے۔

جان دی ،دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

نَفُس سے جِہاد ، جِہادِ اکبر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں سرکٹا دینے کی بات کرنا آسان ہے مگر جب میدانِ عمل سامنے آتا ہے تو اچھے اچھوں کے پِتّے پانی ہوجاتے ہیں۔ ذرا سوچئے ! آج جو **نفس** ہمیں نمازِ فجر کے لئے اُٹھنے نہیں دیتا وہ رَزْمِ گاہِ حق وباطل میں سرکیا کٹانے دے گا؟ آج جو **نفس** چند لُقْمے ایثار نہیں کرنے دیتا وہ اس جان کو حق پر نثار کرنے کے لئے کب تیار ہوگا؟ چنانچہ **فی الوقت** ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم اپنے اس **نفسِ اَمّارہ** کے خِلاف جہاد کرکے اسے اَحکامِ خُداوندی پرعمل کرنے والا بنادیں کہ حدیث پاک میں نفس کے خلاف جہاد کرنے کو جہادِ اکبر قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ سے واپسی پر فرمایا: ''رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ، یعنی ہم جہادِ اَصغر سے جہادِ اَکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔عرض کی گئی: یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''اَیُّ جِھَادٍ اَکْبَرُ مِنْ ھٰذَا، یعنی اس سے بڑا کون سا جہاد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جِھَادُ النَّفْسِ وَالشَّیْطَانِ، یعنی نفس وشیطان سے جہاد کرنا''۔

(کشف الخفاء حرف الراء المھملہ، ۱/ ۳۷۵، حدیث: ۱۳۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں نَفْس وشیطان کے ساتھ جہاد کرنے کو **جہادِ اکبر** کہا گیا ہے۔ یاد رہے! نَفْس وشیطان انسان کے پوشیدہ دُشمنوں میں سے ہیں اور جو دُشمن نِگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہے وہ نظر آنے والے دُشمن سے کہیں زِیادہ مُوذِی وخطرناک ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے نَفْس پر غلبہ پانے کے لئے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے **واقعات کا مُطالَعہ** کرتے ہوئے اپنے نَفْس کا **مُحاسَبہ** بھی کرتے رہیں اور نَفْس پر قابو پانے کے لئے وَقْتاً فوقتاً خَواہشاتِ نَفْسانیہ کو ترک کرتے ہوئے اسے سزا بھی دیتے رہیں جیسا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنی نَفْسانی خَواہشات پر پوری طرح قابو رکھتے اور اپنے نَفْس کو سزا بھی دیتے۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ایک بار گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے کہ آپ کی والِدہ مُحترمہ نے فرمایا: ''بیٹا سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔'' آپ نے جواب دیا: ''امّی جان مجھے شَرم آتی ہے کہ اپنے نَفْس کی **خَواہش** کے لئے کوئی اِقدام کروں۔'' ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی:

یاسَیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچّھا تھا۔ فرمایا: ''جب میں نے رکھا تھا اُس وَقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اُٹھاتے ہوئے **ندامت** مَحسوس ہورہی ہے کہ میں صِرف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطِر گھڑا ہٹانے میں وَقت صَرف کروں اور اتنی دیر **ذِکرِ الٰہی** سے غافِل ہو جاؤں۔''

(فیضانِ سنت، ص۱۴۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزُرگانِ دین اپنے نَفْس کو کس طرح قابو میں رکھتے اور اس کی **خواہشات** کو کسی خاطِر میں نہ لاتے مگر **تَعَجُّب** کی بات یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اَہلِ خانہ یا کسی ماتَحت سے کوئی بداَخلاقی یا کسی کام میں کوتاہی دیکھتے ہیں تو ان سے بازپُرس کرتے ہیں بسا اَوقات سزا بھی دیتے ہیں کیونکہ ہمیں اس بات کا ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر ان کے ساتھ دَرگُزر سے کام لیا گیا تو یہ لوگ ہاتھ سے نکل جائیں گے اور **سرکشی** کریں گے لیکن افسوس کہ ہم نے اپنے نَفْس کو گُناہوں کے مُعاملے میں کُھلی چھوٹ دے رکھی ہے وہ جب چاہتا ہے ہم سے باآسانی گُناہ کروا لیتا ہے حالانکہ وہ ہمارا سب سے **بڑا دُشمن** ہے اور اس کی سرکشی کا نُقْصان ہمارے **اَہل و عیال** کی سرکشی کے نُقْصان سے بھی بڑھ کر ہے۔ ہمارے اَہلِ خانہ زِیادہ سے زِیادہ ہماری زِندگی میں ہمیں پریشان کریں گے جبکہ ہمارا نَفْس حرام و ناجائز **خواہشات** کی تکمیل کے ذَرِیعے ہماری آخرت کو تباہ و برباد کر دیگا۔

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سیدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش، ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفس کی اقسام

یاد رکھئے! انسان کے اندر موجود نَفْس کی تین صِفات ہوتی ہیں:

(1) نَفْسِ مطمئنہ: جب نَفْس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری پر قائم ہوجائے اور **نَفْسانی خواہشات** کو تَرک کرنے کے سبب اس کا اِضْطِراب خَتْم ہوجائے تو اسے **نفسِ مُطْمَئِنَّہ** کہا جاتا ہے۔

(2) نَفْسِ لوامہ: نَفْس اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری کا عادی تو نہیں ہوتا لیکن خواہشات کو روکتا ہے اور اگر کوئی برائی سرزد ہوجائے تو لعنت مَلامت کرتا ہے تو نفس کی اس کیفیت کو **نفسِ لَوَّامہ** کہا جاتا ہے۔

(3) نَفْسِ اَمَّارہ: جب نَفْس کسی برائی کے صادِر ہونے پر مَلامت بھی نہ کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہے تو اسے **نَفْسِ اَمَّارہ** کہتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، بیان معنی النفس والروح ...... الخ، ۵/۳)

نَفْس کی ان تینوں قسموں میں زیرِ بحث **نَفْسِ اَمَّارہ** ہے یہی اپنی شرارتوں میں حد دَرَجہ مَہارت کی بنا پر شیطان سے بھی بڑھ کر ہے اسی نے شیطان کا ایمان

برباد کیا اور تا قیامِ قیامت کثیر مُسلمانوں کی تباہی میں اَہم کردار بھی ادا کرے گا اس سے کسی بھی قسم کی بھلائی کی اُمید رکھنا فُضول ہے یہ ایک بے رحم دُشمن ہے اس کی آفتوں سے محفوظ رہنے کا واحد حل مُقابلے کے ذَرِیعے اسے مَغْلُوب کرنا ہے۔ **نَفْس** کو مَغْلُوب کرنے سے مُراد یہ ہے کہ انسان جن جن **خواہشات** کی تکمیل سے نَفْس کو روکنا چاہے یا جس عبادت کا بھی حکم دے یہ فوراً اطاعت کرے اور کسی قسم کی مزاحمت نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **نَفْس** و شیطان ہر وَقت انسان کو بہکانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے ایسے لوگوں کی صُحبت بے حد ضروری ہے جو ان کے خطرناک واروں سے بچنے کے طریقے جانتے ہوں اور ان کے سینے، خَوفِ خدا و مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے نور سے منوّر رہوں، ان کے ساتھ رہ کر گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور سُنَّتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ملے۔ ایسے پُرفتن دور میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں، اس سے وابستہ اسلامی بھائی کل تک گُناہوں بھری زِندگی گزار رہے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے گُناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔

بد کردار کی توبہ

مَرکزُالاولیاء (لاہور) کے علاقے نیوسَمن آباد کے چاہ جَموں والا بازار میں مُقیم اسلامی بھائی کے تَحریری مکتوب کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے کہ میں پرلے دَرَجے کا گُنہگار شخص تھا والدین کی عزّت و تکریم میں کوتاہی کرتا تھا۔گندے ماحول،فلموں وڈراموں کی نُحوست نے میرا ستیاناس کردیا تھا۔کیبل اور انٹرنیٹ پر فُحش مَناظِر دیکھنا،اَمردوں سے دوستی کرنا،ان سے غیر اَخلاقی حَرکات کا اِرتکاب کرنا میرے شب وروز کا معمول تھا۔میں نے غالباً رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۶ھ بمطابق اکتوبر 2005ء کے آخری عشرے کا اِعتکاف بد مذہبوں کی ایک مسجد میں کیا۔خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میرے ایک دوست نے بھی آخری تین دن میرے ساتھ اسی مسجد میں اِعتکاف کیا جو کہ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرچکے تھے۔ہم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اس طرح ہوا کہ اس مسجد کی لائبریری میں کچھ رسائل مل گئے،میرے اس دوست نے بتایا کہ یہ رسائل **دعوتِ اسلامی** کے بانی،امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تَحریر کردہ ہیں میں نے نام کی طرف تو کوئی خاص توجُّہ نہ دی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ رسائل پڑھنے میں کامیاب ہوگیا۔ان کو پڑھنے کی بَرَکت سے میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ان رسائل میں سے ایک رسالہ ”**T.V کی تباہ کاریاں**“ تھا

اسے پڑھ کر میں نے گھر آکر ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیا۔ میرے اُس دوست نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت دی جسے میں نے فوراً قبول کرلیا۔ مجھے اجتماع میں سُکونِ قلبی نصیب ہوا۔ اجتماع میں شرکت کرنا میرا معمول بن گیا مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بَدمَذہبوں کی صُحبت چھوڑ کر گُناہوں سے توبہ کی توفیق ملی۔ بدکاریوں سے منہ موڑا اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف اور سفید مَدَنی لباس زیبِ تن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت میں ڈویژن مُشاوَرت کا رُکن ہونے کے ساتھ ساتھ حلقہ مُشاوَرت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سَعادت حاصل کررہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر آن نفس وشیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنی ساری زِندگی تیری اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 61

ربّ عَزَّوَجَلَّ کے دُرُود بھیجنے سے کیا مُراد ہے

شبِ مِعْراج جب حُضُورِ پاک، صاحبِ مِعْراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کے بعد رَفْرَف نامی نورانی تخت پر جلوہ اَفروز ہو کر مزید مِعْراج کے سفر کی طرف بڑھے، چلتے چلتے بالآخر ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں یہ تخت بھی رہ گیا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنِ تنہا رہ گئے۔

اِمام شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: ''اس وَقت حُضُور کو وحشت سی محسوس ہونے لگی، تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک آواز سنی جو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سے مشابہ تھی۔ وہ آواز یہ تھی ''یَا مُحَمَّد قِفْ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ، اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رک جایئے! بیشک آپ کا ربّ دُرُود بھیجتا ہے۔'' (الیواقیت والجواہر، ص ۲۷۶، مقالات کاظمی، ۱/ ۱۷۳)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے نبی پر دُرُود بھیجنے سے مُراد یہ ہے کہ ربّ تعالٰی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ثنا و تعظیم بیان فرماتا ہے جیسا کہ علّامہ ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی ابُو العالیہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: ''اَنَّ مَعْنٰی صَلَاۃِ اللّٰہِ عَلٰی نَبِیِّہٖ، ثَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ وَتَعْظِیْمُہٗ، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر جو دُرُود بھیجتا ہے اس سے مُراد یہ

ہے کہ خُدائے بُزُرگ و بَرتر آپ کی تعریف اور عظمت بیان فرماتا ہے۔‘‘

(فتح الباری،کتاب الدعوات،باب الصلاۃ علی النبی ،۱۲/۱۳۱،تحت الحدیث:۶۳۵۸)

دیدارِ الٰہی کا شوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مِعْراج کی رات اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والتسلیم پر **دُرُودِ پاک** کے گجرے نچھاور کیے اور اپنے دیدار سے بھی نوازا۔ یاد رہے! دیدارِ الٰہی ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے کہ جس کے حُصُول کا ہمیشہ سے ہر خاص و عام ہی تمنائی رہا ہے، جس کی طلب ہر دل کی دھڑکن بنی رہی حتی کہ یہی آرزو والتجا بن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک لبوں پر بھی آگئی، عرض کی: ’’رَبِّ اَرِنِیْ ،اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا!‘‘ ربّ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ’’لَنْ تَرٰنِیْ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔‘‘، مگر جب بات اپنے حبیب کی آئی تو خود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام کو بھیج کر محبوب کو بلوایا اور اپنے دیدار سے مُسْتَفِیض فرمایا، جبھی تو بُلبلِ باغِ جِنان، شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بے ساختہ پُکار اُٹھتے ہیں:

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وِصال کے تھے (حدائقِ بخشش،ص۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اس واقعۂ معراج کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

(پ ۱۵،بنی اسرائیل : ۱)

حضرتِ صدرالاُفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادی **خزائن العرفان میں** اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''مِعْراج شریف نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک **جلیل مُعجِزہ** اور **اللہ** تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اوراس سے حُضُور کا وہ کمالِ قُرب ظاہر ہوتا ہے جومخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو مُیسَّر نہیں۔ نُبُوَّت کے بارھویں سال سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِعْراج سے نوازے گئے مہینہ میں اِختلاف ہے مگراَشہر (یعنی زیادہ مشہور بات) یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو مِعْراج ہوئی مکّہ مُکرَّمہ سے حضور پُرنور

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بَیْتُ الْمَقْدِس تک شب کے چھوٹے حصّہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے اس کا مُنکِر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ مُعْتَمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تَواتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا مُنکِر گمراہ ہے، مِعْراج شریف بحالتِ بیداری جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اَہلِ اِسلام کا عقیدہ ہے اور اَصحابِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور کے اَجلّہ اَصحاب اسی کے مُعتَقِد (یعنی ماننے والے) ہیں۔ نُصُوصِ آیات واَحادیث سے بھی یہی مُستَفاد ہوتا ہے، تیرہ دِماغانِ فلسفہ (فلسفیوں کے اندھیروں میں بھٹکتے دماغوں) کے اوہامِ فاسدہ مَحض باطل ہیں قُدرتِ الٰہی کے مُعْتَقِد کے سامنے وہ تمام شُبْہات مَحض بے حقیقت ہیں۔"

لَفظِ سُبحٰن کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تعالٰی نے اس عَظیم وجلیل واقعہ کے بیان کو لَفظِ **سُبحان** سے شُروع فرمایا جس سے مُراد اللّٰہ تعالٰی کی تَنزِیہ (یعنی پاکی) اور ذاتِ باری تعالٰی کا ہر **عیب و نقص** سے پاک ہونا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ واقعاتِ مِعْراج جسمانی کی بنا پر مُنکرین کی طرف سے جس قدر اِعتراضات ہوسکتے تھے ان سب کا جواب ہو جائے۔ مثلاً حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اَقدس کے ساتھ بَیْتُ الْمَقْدِس یا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور وہاں سے ”ثُم دَنٰی فَتَدَلّٰی“ کی منزل تک پہنچ کر تھوڑی دیر میں واپس تشریف لے آنا منکرین کے نزدیک ناممکن اور محال تھا۔ اللّٰہ تعالٰی نے لَفْظِ سُبحان فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ یہ تمام کام میرے لئے بھی ناممکن اور محال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہوگی۔ اور **عجز وضُعف** عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔ اسی حکمت کی بنا پر اللّٰہ تعالٰی نے اَسْرٰی فرمایا جس کا فاعل اللّٰہ تعالٰی ہے حُضُور کو جانے والا نہیں فرمایا بلکہ اپنی **ذاتِ مُقدَّسہ** کو لے جانے والا فرمایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے لفظِ سُبحان اور اَسْرٰی فرما کر **مِعْراجِ جسمانی** پر ہونے والے ہر اعتراض کا جواب دیا ہے اور اپنے محبوب عَلَیْہِ السَّلام کی **ذاتِ مُقدَّسہ** کو اعتراضات سے بچایا ہے۔ (مقالات کاظمی، حصہ اول، ص ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور فخرِ موجودات سیدِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیمُ الشَّان مُعجزے پر مُعْتَرِضِین و مُعانِدِین کا بے جا اِعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کے دَورِ مبارک میں بھی بہت سے کوتاہ اَندیش اور حقیقت سے نا آشنا لوگ اس عظیم مُعجزے کا انکار کرتے آئے ہیں، اللّٰہ تبارک وتعالٰی ہمیں ایسوں سے محفوظ فرمائے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ خیر اور مُعجزاتِ جلیلہ کا خُوب خُوب چرچا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یادرہے کہ **اللہ** تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج پر بلانے اور اپنے **دیدار** سے مُشرَّف فرمانے کا مَقصد حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی دِلجوئی اور تسکینِ خاطر تھا کیونکہ آپ کی طرف سے **دعوتِ توحید** دیئے جانے کے بعد کفارِ جفا کار کی طرف سے لگاتار **ظُلم وستم** کے اَنبار کی وَجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہایت بیقرار تھے جس کا واقعہ کچھ یوں ہے:

جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہوکر **اللہ** تعالیٰ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریشِ مکہ کو **دعوتِ توحید** دی تھی اسی روز سے عداوت وعِناد کے شُعلے بھڑکنے لگے، ہر طرف سے **مَصائب وآلام** کا سیلاب اُمڈ آیا۔ رَنج وغم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ کے چچا ابوطالب اور اُمُّ الْمؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہا کا وجود ہر نازک مرحلہ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے تسکین وطمانیّت کا سبب بنا رہا، بعثتِ نبوی کے دسویں سال آپ کے چچا نے وفات پائی، اس صدمہ کا زخم ابھی مُندمِل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مُونس وہَمدم رفیقۂ حیات حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا بھی آپ کو داغِ مُفارقت دے گئیں، کُفّارِ مکہ کو اب ان کی انسانیّت سوز کارستانیوں سے روکنے والا اور ان کی سفاکانہ روش پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا جس کے باعث ان کی اِیذا رسانیاں ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔

رسولِ اکرم،نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طائف تشریف لے گئے ، شاید وہاں کے لوگ آپ کی اس **دعوتِ توحید** کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہوجائیں لیکن وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس نے سابقہ زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایوسی کا اَندھیرا پھیل چُکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹوٹ چکے تھے، رحمتِ الٰہی نے اپنی عظمت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مُشاہدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب کو عالَم بالا کی سیاحت کے لیے بُلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناسازگاری آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مزید رنجیدہ خاطر نہ کرسکے،غور کیا جائے تو سفرِ مِعْراج کے لیے اس سے موزُوں ترین اور کوئی وقت نہیں ہوسکتا تھا۔

سفرِ معراج کا آغاز

اس سفرِ مُقدَّس کے تمام احوال و واقعات احادیثِ مُبارکہ اور کُتُبِ سیرت میں تفصیلاً مذکور ہیں۔آیئے نبیِّ مُکرَّم ،نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کرنے اور آپ عَلَیْہِ السَّلام کے بُلند و بالا مراتب جاننے کے لئے ہم بھی مختصراً معراج شریف کا ایمان اَفروز واقعہ سنتے ہیں۔چُنانچہ

مِعْراج کی رات سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کی چھت کُھلی اور ناگہاں حضرت سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام چند فِرشتوں

کے ساتھ نازِل ہوئے اور آپ کو حرم کعبہ میں لے جا کر آپ کے سینۂ مُبارک کو چاک کیا اور قلبِ اَنور کو نکال کر آبِ زَمزَم سے دھویا پھر ایمان و حِکْمت سے بھرے ہوئے ایک طَشت کو آپ کے سینے میں اُنڈیل کر شِکم کا چاک برابر کر دیا۔ پھر آپ بُراق پر سوار ہو کر بَیْتُ الْمَقْدِس تشریف لائے۔ بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بَیْتُ الْمَقْدِس پہنچ کر بُراق کو آپ نے اس حلقہ میں باندھ دیا جس میں اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے پھر آپ نے تمام اَنبیاء اور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلام کو جو وہاں حاضر تھے دو رکعت نمازِ نفل جماعت سے پڑھائی۔

(روح البیان، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیة:۱، ۵/ ۱۰۶۔۱۱۲، ملتقطا)

نمازِ اقصٰی میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنیِٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

جب یہاں سے نکلے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے شراب اور دُودھ کے دو پیالے آپ کے سامنے پیش کیے آپ نے دُودھ کا پیالہ اُٹھا لیا۔ یہ دیکھ کر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا اگر آپ شراب کا پیالہ اُٹھا لیتے تو آپ کی اُمّت گمراہ ہو جاتی۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام آپ کو ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے پہلے آسمان میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے، دوسرے آسمان میں حضرت یحیٰی و حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا السَّلام سے جو دونوں

خالہ زاد بھائی تھے مُلاقاتیں ہوئیں اور کچھ گفتگو بھی ہوئی۔ تیسرے آسمان میں حضرت **یوسف** عَلَیْہِ السَّلام، چوتھے آسمان میں حضرت **ادریس** عَلَیْہِ السَّلام اور پانچویں آسمان میں حضرت **ہارون** عَلَیْہِ السَّلام اور چھٹے آسمان میں حضرت **موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلام ملے اور ساتویں آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت **ابراہیم** عَلَیْہِ السَّلام سے مُلاقات ہوئی وہ بَیْتُ الْمَعْمُوْر سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے جس میں روزانہ ستّر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بوقتِ ملاقات ہر پیغمبر نے **''خوش آمدید! اے پیغمبر صالح''** کہہ کر آپ کا اِستقبال کیا۔ پھر آپ کو جنَّت کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر پہنچے۔ اس درخت پر جب انوارِ الٰہی کا پرتو پڑا تو ایک دَم اس کی صُورت بدل گئی اور اس میں رنگ برنگ کے انوار کی ایسی تجلی نظر آئی جن کی کیفیتوں کو الفاظ ادا نہیں کرسکتے۔ یہاں پہنچ کر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام یہ کہہ کر ٹھہر گئے کہ اب اس سے آگے میں نہیں بڑھ سکتا۔ پھر حضرت حق جَلَّ جَلَالُہ نے آپ کو عرش بلکہ عرش کے اُوپر جہاں تک اس نے چاہا بلا کر آپ کو باریاب فرمایا اور خلْوت گاہ راز میں ناز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت ونزاکت الفاظ کے بوجھ کو برداشت نہیں کرسکتی۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص۷۳۴)

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

خِرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے

پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۵)

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اللہ تعالیٰ** کا خاص قرب حاصل کیا اسی مقامِ قرب کو قرآنِ مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: '' **ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ﴿۹﴾** '' وہاں کیا ہوا، یہ بھی میری اور آپ کی عقل کی رسائی سے بالاتر ہے۔

پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالمِ ملکوت کی اچھی طرح سیر فرما کر اور آیاتِ الٰہیہ کا مُعاینہ و مُشاہدہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے اور بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخل ہوئے اور بُراق پر سوار ہو کر مَکّہ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں آپ نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مَکّہ تک کی تمام منزلوں اور قریش کے قافلہ کو بھی دیکھا۔ ان تمام مراحل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا، سو گئے۔

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے (حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

اور صُبح کو بیدار ہوئے اور جب رات کے واقعات کا آپ نے قریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو رُؤسائے قریش کو سخت **تَعَجُّب** ہوا یہاں تک کہ بعض کور

باطنوں نے آپ کو جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سوالات کیے چونکہ اکثر رُؤسائے قریش نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں اس لیے اِمتحان کے طور پر ان لوگوں نے آپ سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَرو دِیوار اور اس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سوالوں کی بوچھاڑ شُروع کر دی۔ اس وَقت اللّٰہ تعالٰی نے فوراً ہی آپ کی نگاہ نُبُوَّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چُنانچہ کفارِ قریش آپ سے سوال کرتے جاتے تھے اور آپ عمارت کو دیکھ دیکھ کر ان کے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیتے جاتے تھے۔ (سیرت مصطفٰی، ص ۷۳۵، بحوالہ بخاری کتاب الصلوٰۃ، کتاب الانبیاء، کتاب التوحید، باب المعراج وغیرہ مسلم، باب المعراج وشفاء، جلد ا، ص ۱۸۵ و تفسیر روح المعانی، ۱۵/ ۴ تا ۱۰ وغیرہ کا خلاصہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ مِعْراج کی تصدیق میں ایمان کا امتحان ہے کہ مختصر سی گھڑی میں بیداری کے عالم میں **جسم شریف** کے ساتھ آسمان وعرشِ اَعظم تک بلکہ عرش سے بھی اُوپر حدِ لامکان تک تشریف لے جانا عقل سے بالاتر ہے اسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل **نورِ ایمان** سے خالی تھے اُنہوں نے اس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اس کا مَذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور تَرَدُّد کا شکار نہیں

ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اس مُعجزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ ناصدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں آتا ہے۔

تصدیقِ مِعراج کرنے والے صحابی

اُمُّ المُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اَقصٰی** کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اس مکمل واقعے کو بیان فرمایا، مُشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: ''ھَلْ لَکَ اِلٰی صَاحِبِکَ یَزْعُمُ اَسْرٰی بِہِ اللَّیْلَۃَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَس؟ یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجد اَقصٰی کی سیر کی؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟'' اُنہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔'' اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: ''اَوَ تُصَدِّقُہُ اَنَّہُ ذَھَبَ اللَّیْلَۃَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِس وَ جَاءَ قَبْلَ اَنْ یُصْبِحَ؟ یعنی کیا

آپ اس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ الْمَقْدِس گئے، اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نَعَمْ! اِنِّی لَاُصَدِّقُہُ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِکَ اُصَدِّقُہُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غَدْوَۃٍ اَوْرَوْحَۃ. جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح وشام تصدیق کرتا ہوں۔'' جو یقیناً اس بات سے بھی زِیادہ حیران کن اور تَعَجُّب والی بات ہے۔ پس اس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ ''صِدّیق'' مشہور ہو گئے۔''

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر الاختلاف فی امر خلافۃ......الخ، ۴/۲۵، حدیث:۴۵۱۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر کامل ایمان تھا صدِّیق اکبر رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہ کا کہ جب آپ نے یہ سنا کہ جنابِ صادق و امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو اس پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما اور آپ کی سنّتوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر 62

رَحمتوں کا خَزانہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام سخاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً ، جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّار اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے، وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاء اور قِیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔''

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللّٰہ......الخ، ص۲۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود وسلام پڑھنے والے پر خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کرم نوازیاں ہیں کہ روزِ قیامت اُسے شہدا کے ساتھ اٹھایا جائے گا لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر کثرت

سے **دُرُودِ پاک** پڑھا کریں تا کہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُود ہماری **بخشش و مغفرت** کا ذَرِیعہ بن سکے۔چُنانچہ

حضرتسیِّدُ نا**شیخ ابوالحسن بِسْطَامِی** قُدِّس سرُّہ السَّامِی **فرماتے ہیں:**''میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن کی زِیارت ہو جائے۔''میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔میں نے ان سے دریافت کیا:''اے ابُو صالح!اپنے یہاں کی کچھ خبر دو۔''اُنہوں نے جواب دیا:''یا اَبَاحَسَن!کُنْتُ مِنَ الْھَالِکِیْنَ لَوْلَا کَثْرَۃُ صَلَاتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اے ابوالحسن!اگر میں نے سرکار نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔''

(القول البدیع،الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...... الخ ،ص۲۶۰)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنّم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش،ص۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!نبیِّ کریم ،رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا بے شُمار رحمتوں اور بَرَکتوں کے حُصُول کا ذَرِیعہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَذہبِ مُہذَّب اہلسنّت وجماعت کا معمول ہے کہ وہ ان بَرَکات کے حُصُول کے لئے اپنی ہر نیک محافل میں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کثرت سے **دُرُود و سلام** پڑھتے ہیں۔جیسا کہ

علامتِ اَھلِ سُنّت

حضرتِ سَیِّدُنا علی بن حُسین بن علی رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْھُم ارشاد فرماتے ہیں:

''عَلَامَۃُ اَھْلِ السُّنَّۃِ کَثْرَۃُ الصَّلَاۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ یعنی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود پڑھنا اہلِ سُنَّت کی علامت ہے۔''

(القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللّٰہ......الخ، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کے کرم سے سُنّی صحیح العقیدہ مُسلمان اَذان سے پہلے، اَذان کے بعد، نمازِ جمعہ کے بعد اور دیگر کثیر مواقع پر دُرُود وسلام پڑھتے ہیں اور بعض تو ایسے بھی خوش نصیب ہوتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کی زبانوں پر دُرُود وسلام کے نغمے جاری ہوتے ہیں۔

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام (قبالۂ بخشش، ص ۹۵)

کلامِ الٰھی میں دُرُود وسلام کا حکم مُطلق ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطانِ مَکّار وعَیّار جہاں مسلمانوں کو دیگر نیک اَعمال سے روکنے کی کوشش کرتا ہے وہیں اَذان سے پہلے اور بعد دُرُود وسلام کے حوالے سے بھی طرح طرح کے وَسوسے دِلاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ یہ بدعت ہے

تو کبھی اس اَنداز سے وار کرتا ہے کہ کیا حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ بھی اَذان سے پہلے دُرُود و سلام پڑھا کرتے تھے؟

یاد رہے! اللہ تبارک وتعالیٰ نے پارہ 22 سُوْرَۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر 56 میں مُطلق طور پر (یعنی کوئی قید لگائے بغیر) ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ان پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

اور یہ قاعدہ ہے کہ ''اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ، مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے۔'' یعنی جو چیز شریعت میں بغیر کسی قید و شرط کے بیان کی گئی ہو تو اس میں اپنی طرف سے کوئی شرط یا قید لگانا دُرُست نہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مُطلقاً دُرُود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس لیے چاہے اَذان سے پہلے پڑھا جائے یا اَذان کے بعد یا دونوں جگہ، اسی حکمِ قرآنی پر عمل کے زُمرے میں آئے گا۔

اَذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پسِ ذِکرِ حق ذِکر ہے مُصْطفٰی کا (ذوقِ نعت، ص۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ بَنی

نَجّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا نے فرمایا: ''مسجدِ نبوی شریف کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھر ان میں سب سے بُلَنْد تھا۔ حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ فجر کی اَذان اسی پر کہتے تھے۔ وہ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا اِنتظار کرتے رہتے۔ جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری حمد و ثناء بیان کرتا ہوں اور قریش کے مُقابلے میں تیری مَدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں۔'' اس کے بعد اَذان کہتے۔ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں جب اُنہوں نے یہ اَلفاظ نہ کہے ہوں۔''

(ابو داود،کتاب الصلاۃ ،باب الاذان فوق المنارہ، ۲۱۹/۱،حدیث: ۵۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ بلاناغہ اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا نا صرف جائز بلکہ سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے دُعا کرنا یعنی **دُرُود و سلام** پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا ہے

بعدِ اذان دُرود کا ثبوت

یاد رہے اَذان سے پہلے دُرُودِ پاک پڑھنا اگرچہ اَحادیث سے ثابت نہیں لیکن اَذان کے بعد دُرُود شریف پڑھنے کا حکم تو خُود حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِذَاسَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ،یعنی جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (ترمذی،کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ،باب ماجاء فی فضل النبی ۳۵۳/۵،حدیث:۳۶۳۴)

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ اَذان کے بعد دُرُود شریف پڑھنا سُنَّت ہے بعض مُؤَذِّن اَذان سے پہلے ہی دُرُود شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخذ یہ ہی حدیث ہے۔ (حضرتِ علامہ ابنِ عابدین) شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا کہ اِقامت کے وَقت دُرُود شریف پڑھنا سُنَّت ہے، خیال رہے کہ اَذان سے پہلے یا بعد بُلَنْد آواز سے دُرُود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے بلا وجہ اسے مَنْع نہیں کہہ سکتے۔'' (مراٰۃ،۱/۴۱۱)

اَذان اور صلوٰۃ وسلام میں فَصل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''اَذان واِقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر دُرود وسلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِیَّ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

پھر دُرود وسلام اوراذان میں فَصْل (یعنی وقفہ) کرنے کے لیے یہ اِعلان کیجئے، ''اَذان کا اِحترام کرتے ہوئے گُفتگو اور کام کاج روک کر اَذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے''۔ اس کے بعد اَذان دیجئے۔ دُرود وسلام اور اِقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے ''اِعتِکاف کی نیّت کر لیجئے، مَوبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔''

علّامہ نَبْہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اَذان سے پہلے **دُرود شریف** پڑھنے کی حکمت اوراس کا زمانہ بیان فرماتے ہیں کہ اَذان کے وَقت دُرود وسلام کی اِبتدا کس نیک ہستی نے کی اور کیوں کی اور یہ کب سے تمام دُنیا کے مسلمانوں میں رائج چلتی آرہی ہے چنانچہ فرماتے ہیں: ''اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع میں ہے کہ اَذان کے

بعد مُؤَذِّنوں نے رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودوسلام پڑھنا شُروع کیا اور مُؤَذِّن صُبح اور جُمعہ کی اَذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں وقت کی تنگی کی بناء پر عام طور پر نہیں پڑھتے اور اس کی اِبتدا مسلمانوں کے مشہور اور محبوب حکمران، سپہ سالار سُلْطان صلاحُ الدِّین ایُّوبی رَحۡمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیۡہِ کے دورِ حکومت میں اس کے حکم پر ہوئی تھی، رہی اس سے پہلے کی بات تو وہ یہ ہے کہ جب حاکم بن عبدالعزیز کو قتل کیا گیا تو اس کی بہن نے حکم دیا کہ اس (حاکم بن عبدالعزیز) کے بیٹے **ظاہر** پر سلام بھیجا جائے تو اس پر ان اَلفاظ کے ساتھ سلام کہا جانے لگا ''**اَلسَّلَامُ عَلَی الْاِمَامِ الظَّاهِر**'' پھر اس کے بعد آنے والے خُلفاء میں سلام کی رسم چل نکلی، یہاں تک کہ سُلْطان صلاحُ الدِّین رَحۡمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیۡہِ نے اس رَسم کو خَتْم کیا اور اس کی جگہ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودوسلام کا طریقہ جاری کیا۔''

(سعادۃ الدارین ،الباب الخامس فی المواطن التی تشرع فیھا الصلاۃ علی النبی، ص۱۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ اور اس کا جواب

وسوسہ: ''اَذان سے قبل دُرُودوسلام پڑھنا چُونکہ دورِ رسالت میں مُرَوَّج نہ تھا اسلئے بِدعت اور ناجائز ہے۔''

جواب: اس وَسْوَسے کا جواب دیتے ہوئے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر یہ قاعِدہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گُناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ بیشُمار مثالوں میں سے فقط 12 مثالیں پیشِ خدمت ہیں کہ جو کام اُس مُبارَک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔''

(۱) قرآنِ پاک پر نُقطے اور اِعراب حَجّاج بن یوسُف نے سنہ ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اُسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے (۳) قرانِ پاک کی چَھپائی (۴) مسجِد کے وَسط میں اِمام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی، وَلید مَروانی کے دَور میں سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ نے اِیجاد کی۔ آج کوئی مسجِد اس سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علمِ صَرف ونَحو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اَقسام (۸) دَرسِ نظامی (۹) شریعت وطریقت کے چار سلسلے (۱۰) زَبان سے نَماز کی نیَّت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذَرِیعہ سفرِ حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذَرِیعے جہاد۔ یہ سارے کام اُس مُبارَک دَور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گُناہ نہیں کہتا تو آخر اَذان واِقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گُناہ ہوگیا! یاد رکھئے! کسی معاملے میں عدمِ جواز کی

دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شَریعت نے مَنع نہیں کیا وہ بدعتِ حَسَنہ اور مُباح یعنی اچھّی بدعت اور جائز ہے اور یہ امر مُسَلَّم ہے کہ اَذان سے پہلے **دُرُود شریف** پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں مَنع نہیں کیا گیا لٰہذا مَنْع نہ ہونا خود بخود ''اِجازت'' بن گیا اور اچھّی باتیں اسلام میں اِیجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجوَر، نبیوں کے سرور، حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچہ

سُلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے۔ ''مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَایَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ، یعنی جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اَجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اَعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجر میں کمی نہیں ہوگی۔'' (مسلم کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة......الخ، ص ۱۴۳۷، حدیث: ۲۶۷۳)

مَطْلب یہ کہ جو اسلام میں اچھّا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خُوش نصیب نے اَذان و اِقامت سے قبل دُرُود و سلام کا رَواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جارِیّہ کا مُسْتَحِق ہے، قِیامت تک جو مسلمان اِس طریقے پر

عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (فیضانِ اذان، نماز کے احکام)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر وقت نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر زینت ترک کردے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر تواضع کرے اور اس کی رضا چاہتے ہوئے کھردرا لباس اپنائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت کے نفیس لباس سے تبدیل فرمادے۔

(کنز العمال، ۳/۵۱، حدیث:۵۷۴۵)

بیان نمبر 63

جُمُعہ کے دن دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّ یقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ **نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:** ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ ، جوشخص جُمُعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمۂ کرم پر ہوگی۔'' (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۲۵۵/۱، الجزء الاول ، حدیث:۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تبارک وتعالیٰ خالقِ کائنات ہے دُنیا کی ہر چیز اسی کی بنائی ہوئی ہے اگر ہم اپنے گردوپیش پر طائرانہ نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اَندازہ ہوگا کہ یہ جن واِنسان، مٹیالی زمین اور نیلگوں آسمان، لَق ودَق صحرا، سرسبز میدان، خُوشنما باغات، لہلہاتے کھیت، مہکتے پُھول، اَنواع واَقسام کے پھل، بہتی نہریں، اُبلتے چشمے، چمکتے ستارے، خُوبصورت مہتاب، روشن آفتاب، لاجواب مَعْدَنیّات، مختلف جمادات اور بے شُمار حیوانات اللّٰہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں جیسا کہ پارہ 24، سورۃ الزُّمر کی آیت نمبر 62 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ **ترجمۂ کنزالایمان:** اللّٰہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تمام حسین وجمیل اشیا کو پیدا فرما کر پوری دُنیا کو حُسن وجمال بخشا اور **پوری کائنات** کے حُسن سے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جمال بخشا۔آپ کے **حُسن وجمال** کا یہ عالَم تھا کہ جب مصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حُسن میں ایسی گُم ہوئیں کہ بے خودی کے عالم میں اپنی اُنگلیاں کاٹ ڈالیں۔اس واقعے کو قرآن پاک نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ(۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں، اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے، اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں، یہ تو نہیں مگر کوئی معزّز فرشتہ۔

(پ۱۲،یوسف:۳۱)

حضرتِ صدرالأفاضل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:''کیونکہ اُنہوں نے اس جمالِ عالم اَفروز کے ساتھ نُبُوَّت ورسالت کے اَنوار اور تواضُع و اِنکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت واِقتدار اور لذائذِ اَطعِمہ اور صُوَرِ جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی، تَعَجُّب میں آگئیں اور آپ کی عَظَمت وہیبت دلوں میں بھر گئی اور حُسن وجمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خودفراموشی ہو

گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً اِحساس نہ ہوا۔''

یہ تو حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حُسن کا عالم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر **حُسن و جمال** عطا کیا گیا۔ مگر یاد رہے کہ اس کائنات میں ایک ایسی مُبارک ہَسْتی بھی ہے جو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بڑھ کر پیکرِ حُسن و جمال ہے۔ وہ حُسن کے شاہکار حبیبِ پروَرْدگار حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کا حُسن، یوسف عَلَیْہِ السَّلام سے بھی بڑھ کر ہے۔ حضرت یوسف کو حُسن و جمال کا ایک جز عطا ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حُسنِ کل عطا کیا گیا۔ جیسا کہ

حضرتِ علّامہ **جلالُ الدّین سُیُوطی** شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حافظ ابونعیم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو تمام اَنبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بلکہ تمام **مخلوق** سے بڑھ کر حُسن عطا کیا گیا، مگر ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا **حُسن و جمال** عطا کیا گیا جو کسی کو عطا نہیں ہوا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلام کو حُسن کا **ایک جز** عطا کیا گیا جبکہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حُسن کل عطا کیا گیا۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم وہ ملیحِ دِل آرا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **رخسارِ مبارک** کے اوصاف اہلِ مصر سن پاتے تو جناب یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی قیمت لگانے میں **سیم وزر** (مال ودولت) نہ بہاتے۔

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْرَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

یعنی اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **جبینِ انور** دیکھ پاتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

(زرقانی علی المواهب ،عائشه ام المومنین، ۴/۳۹۰)

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالٰی نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جس طرح **کمالِ سیرت** میں تمام اَوَّلین وآخرین سے مُمتاز اور اَفضل واَعلیٰ بنایا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **جمالِ صُورت** میں بھی بے مثل وبے مثال پیدا فرمایا۔ ہم اور آپ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضرات صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جو دن رات سفر و حضر میں جمالِ نُبُوَّت کی تجلیاں دیکھتے رہے اُنہوں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مثال کے فَضۡل وکمال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا اسے ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

سرکار کا حُسن و جَمال

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: ''کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اَحۡسَنَ النَّاسِ وَجۡھًا وَاَحۡسَنَہٗ خُلُقًا، یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام لوگوں میں خُوبصورت ترین اور سب سے اچھے اَخلاق کے مالک تھے۔''

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۹)

اُمُّ الۡمؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہا فرماتی ہیں: ''کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) اَحۡسَنَ النَّاسِ وَجۡھاً وَاَنۡوَرَھُمۡ لَوۡناً، یعنی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ خُوبصورت اور خُوش رنگ تھے'' مزید فرماتی ہیں: ''لَمۡ یَصِفۡہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجۡھَہٗ بِالۡقَمَرِ لَیۡلَۃِ الۡبَدۡرِ، یعنی جس نے بھی آپ کی توصیف بیان کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی، وَکَانَ عَرَقُہٗ فِیۡ وَجۡھِہٖ مِثۡلَ اللُّؤۡلُؤ، یعنی آپ کے پسینہ کی بوند آپ کے چہرۂ انور میں یوں معلوم ہوتی جیسے موتی۔''

(الخصائص الکبری، باب الآیة فی عرقه الشریف، ۱/۱۱۵)

چہرۂ انور کی تابانی

حضرت سَیِّدُ نا **کعب بن مالک** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **فرماتے ہیں:** ''وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ یعنی جب رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہوتے تو **چہرۂ انور** خوشی سے دَمک اُٹھتا اور یوں معلوم ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔''

(بخاری ،کتاب المناقب،باب صفة النبی،۲/۴۸۸،حدیث:۳۵۵۶)

حضرت سَیِّدُ نا **ابوہریرہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **فرماتے ہیں:** ''مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ عَلٰی وَجْهِهٖ یعنی میں نے رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **زِیادہ حسین** کسی کو نہیں دیکھا، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہو۔''

(مشکاة،کتاب الفضائل ،باب فضائل سید المرسلین، ۲/۳۶۲،حدیث:۵۷۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے اپنے اپنے اَلفاظ میں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **حُسن وجمال** کو بیان فرمایا کسی نے **چاند** کہا تو کسی نے **سورج** سے تشبیہ دی یہ صرف سمجھانے کیلئے ہے ورنہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا حُسن وجمال تو بے مثل و بے مثال ہے۔

صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُ نا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **چاندنی**

رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔"

(الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص۲۴، حدیث:۹)

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ (حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا (حدائقِ بخشش، ص۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات میں اور ان کے علاوہ اکثر رِوایات میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے **چہرۂ انور** کو چاند سے تشبیہ دی حالانکہ سورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ **چاند** رُوئے زمین کو اپنی تابانیوں سے بھر دیتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں جمانا ممکن ہوتا ہے جبکہ **سورج** میں یہ سب ممکن نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔(زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث ،الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۵۸)

یاد رہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے جس حسن و جمال کو چاند وسورج سے تشبیہ دی ہے یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کامل حُسن و جمال نہیں تھا اگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ

وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

علامہ زُرْقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانی امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے نقل فرماتے ہیں: ''کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا، اگر آپ کا کامل حُسن ہم پر ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں اس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی تاب نہ لاتیں۔'' (زرقانی علی المواهب،المقصد الثالث ، الفصل الاول فی کمال خلقته وجمال صورته، ۲۴۱/۵)

حضرت شاہ وَلِیُّ اللّٰہ محدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میرے والدِ ماجد شاہ عبدالرَّحیم صاحب نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یوسف عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھ کر زنانِ مِصْر نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی۔'' تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا

ہے اور اگر آشکار ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زِیادہ ہو جو یوسف عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھ کر ہوا کرتا تھا۔ (ذکرِ جمیل، ص ۷۸)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو (ذوقِ نعت، ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر **حُسن و جمال** اور خُوبی وکمال سے نوازا اگر ہم اپنی زبان سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تعریف وتوصیف بیان کرنا چاہیں یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کو تَحریر میں لانا چاہیں تو یہ صفحات کم پڑ جائیں گے ہماری زِندگیاں خَتم ہو جائیں گی مگر پھر بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام اَوصاف بیان کرنے کا حق اَدا نہ ہوگا۔ جیسا کہ

بُلبلِ باغِ جناں، شاعرِ خُوش بیاں، امام احمد رضا خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش'' کے ایک کلام میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصافِ حمیدہ بیان فرماتے ہوئے گویا اس بات کا اِقرار کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف اَعدادو شُمار سے ماوراء ہیں آپ کے اَوصاف بیان کرکے انہیں **کُل** اوصاف قرار دینا میرے نزدیک عیب ہے کیونکہ آپ کی خُوبیاں تو حتمی طور پر شُمار ہی نہیں کی جاسکتیں چنانچہ عرض گزار ہیں:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری　　حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی　　چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
(حدائقِ بخشش،ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم حُضُور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف وکمال بیان کرنے کا ہرگز ہرگز حق ادا نہیں کر سکتے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چند اَعضائے شریفہ کے تَناسُب اور حُسن وجمال کا تذکرہ سن کر اپنے لئے رَحمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اکٹھا کرتے ہیں۔

جسم مُبارک

حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ کا بیان ہے کہ حُضُورِانور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **جسمِ اَقدس** کا رنگ گورا سپید (سفید) تھا۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ کا مُقدّس بدن چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا ہے۔(الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ص۲۵،حدیث:۱۱)

قد مُبارَک

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ کا بیان ہے کہ حُضُورِانور صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نہ بہت زِیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد بلکہ آپ دَرمیانی قد والے تھے اور آپ کا مُقدّس بدن اِنتہائی خُوب صُورت تھا جب چلتے تھے تو کچھ خمیدہ ہو کر (جھک کر) چلتے تھے۔

(الشمائل المحمدية،باب ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم،ص١٦،حدیث:٢)

مُقدّس بال

حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک نہ گھونگھر دار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے دَرمیان تھے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُقدّس بال پہلے کانوں کی لو تک تھے پھر شانوں تک خُوبصورت گیسو لٹکتے رہتے تھے مگر حَجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر آپ نے اپنے بالوں کو اُتروادیا۔اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے آپ کے مُقدّس بالوں کی ان تینوں صُورتوں کو اپنے دو شعروں میں بہت ہی نفیس ولطیف انداز میں بیان فرمایا ہے کہ

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

آخرِ حج غمِ اُمَّت میں پریشاں ہو کر تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

(حدائقِ بخشش،ص۱۱۹)

نورانی آنکھ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مُبارک بڑی بڑی اور

قُدرتی طور پر سُرمگیں تھیں۔ پلکیں گھنی اور دراز تھیں۔ پُتلی کی سیاہی خُوب سیاہ اور آنکھ کی سفیدی خُوب سفید تھی جن میں باریک باریک سُرخ ڈورے تھے۔

(الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله عليه وسلم، ص ۱۹، حديث:۶ ملتقطاً)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس آنکھوں کا یہ اِعجاز ہے کہ آپ بیک وَقت آگے پیچھے، دائیں بائیں، اُوپر نیچے، دن رات، اندھیرے اُجالے، میں یکساں دیکھا کرتے تھے۔ (الخصائص الكبری، باب المعجزة والخصائص......الخ، ۱/۱۰۴، والمواهب اللدنية وشرح الزرقانی، الفصل الاول فی كمال خلقته......الخ، ۵/ص۲۶۳، ۲۶۴)

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال　　دُھوم ''والنجم'' میں ہے آپ کی بینائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر　　بس قسم کھایئے اُمّی تری دانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۴)

دھن شریف

حضرت ہِند بن اَبی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسار نرم و نازُک اور ہموار تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُنہ فَراخ، دانت کُشادہ اور روشن تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گُفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے دَرمیان سے

ایک نُور نکلتا تھا اور جب کبھی اندھیرے میں آپ مُسکرا دیتے تو دندانِ مُبارک کی چمک سے روشنی ہوجاتی تھی۔

(الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول الله، ص ۲۷، حديث: ۱۴ ملخصاً)

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خُدا

چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختصر یہ کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صنعتِ خداوندی کے اَعلیٰ ترین نُمونہ اور جمال وکمالِ الٰہی کے مَظہرِ اَتم اور حُسن و جمال میں بے مِثْل و بے مثال ہیں اَوّلین و آخرین میں نہ کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے من موہنے سوہنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر وقت گُن گاتے رہیں اور اپنی زِندگی کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کے مُطابق بسر کریں۔ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور دنیا و آخرت کی بہتری کا ذہن بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کتنے ہی بدمَذہب توبہ کرکے سچے عاشقِ رسول بن گئے۔ چُنانچہ اس ضِمْن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمائیں۔

حق کا مُتلاشی

وزیر آباد (ضِلع گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: میں عقائد کے مُتعلّق تردُّد کا شکار تھا، **مذہبِ حق کی تلاش میں بھٹکتا پھر رہا تھا مگر مجھے کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا کہ کون سا مذہب حق ہے؟** حتی کہ میں نے مساجد میں نماز پڑھنا ہی ترک کردیا۔ اب گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرتا۔ ایک عرصے تک یہی سلسلہ جاری رہا، پھر محلّہ کی مسجد کے امام صاحب کے سمجھانے پر دوبارہ مسجد میں نماز پڑھنے لگا، ایک دن مسجد میں کچھ اسلامی بھائیوں نے مجھے قلبی سُکون حاصل کرنے کے لئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی تو میں نے اجتماع میں شرکت کرنا شُروع کردی۔ اجتماعات میں ہونے والی قرآنِ پاک کی تلاوت، نعت، بیانات اور آخر میں ہونے والی رِقّت انگیز دُعاؤں نے رَفتہ رَفتہ میرے دل کے زنگ کو دُور اور میرے سینے کو عشقِ رسول سے معمور کردیا۔ مجھ پر اہلسُنّت وجماعت کا حق ہونا واضح ہوگیا۔ میں نے زِندگی میں پہلی بار دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہونے والے 30 روزہ اجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی سَعادت حاصل کی تو مجھ پر آفتابِ نیم روز سے بڑھ کر روشن ہوگیا کہ اہلِ سُنّت و جماعت ہی حق پر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مجھے قلبی سُکون حاصل ہے۔ اب تو میں نہ صرف مسجد میں نماز پڑھتا ہوں بلکہ درسِ فیضانِ سُنّت کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں جھوم جھوم کر دُرُودو سلام کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما، گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنے اور آپ کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے تادمِ حیات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفٰے

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ۱/۲۴۵، حدیث: ۲۷۱)

تفصیلی فہرست

ماخذ مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
اللباب فی علوم الکتاب	ابو حفص عمر بن علی ابن عادل حنبلی، متوفّٰی ۸۸۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
کوثر الخیرات	حضرت علّامہ مولانا محمد اشرف سیالوی متوفی ۱۴۳۴ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن أبی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ

المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الإيمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مسند أبي يعلى	ابو یعلٰی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
المستدرک	ابو عبد اللّٰہ محمد بن عبد اللّٰہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
الترغيب والترهيب	اامام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت
شرح السنة	امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی متوفی ۵۱۶	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
الموسوعة لابن ابى الدنيا	امام ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
كشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
فتح البارى	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
عمدة القارى	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال، لاہور
فيض القدير	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ

المواهب اللدنیه	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الخصائص الکبری	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
حلیة الأولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الریاض النضرة فی مناقب العشرة	الامام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفّٰی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مدارج النبوة	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
نسیم الریاض	شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی، متوفی ۱۰۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
سیرت مصطفٰی	مولانا عبد المصطفٰے اعظمی، متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
نور الایضاح مع مراقی الفلاح	حسن بن عمار بن علی المصری الشرنبلالی متوفی ۱۰۶۹	مکتبۃ المدینہ، کراچی
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
فتاوی حامدیہ	مولانا حامد رضا خان متوفی ۱۳۶۲ھ	زاویہ پبلشرز، لاہور
ملفوظات	مولانا محمد مصطفٰے رضا خان قادری، متوفّٰی محرم الحرام ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الصواعق المحرقة	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	ملتان، پاکستان

الطبقات الکبری	عبدالوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
احیاء علوم الدین	حجۃ الاسلام ابوحامد امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر، بیروت ۲۰۰۰ء
سبع سنابل	میر عبدالواحد بلگرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، پاکستان
غنیۃ الطالبین	شیخ عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی متوفی ۵۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
نزھۃ المجالِس	عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی، متوفّٰی ۸۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبوی متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
سعادۃ الدارین	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
القول البدیع	امام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
افضل الصلوات	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	دارالشر
شان حبیب الرحمٰن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ، گجرات
رسائل نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ، گجرات
انوار جمال مصطفٰی	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان بن علی رضا، متوفی ۱۲۹۷ھ	شبیر برادر، لاہور
جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	قادری پبلشرز، لاہور
عجائب القرآن	مولانا عبدالمصطفٰے اعظمی، متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
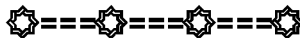
مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 245 کُتُب ورسائل

{ شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت }

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

03......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت (مَقَالِ عُرَفَاء بِاِعْزَازِشَرْعِ وعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

14......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

16......کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

17......حدائق بخشش (کل صفحات:446) 18......بیاض پاک حجۃ الاسلام (کل صفحات:37)

عربی کُتُب:

19، 20، 21، 22، 23......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

24......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات: 458)

25......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات: 74)

26......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات: 62)

27......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات: 93)

28......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات: 46)

29......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات: 77)

30......اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات: 70)

31......اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات: 60)

{شعبہ تراجمِ کُتُب}

01......اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) پہلی جلد (کل صفحات: 896)

02......اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) دوسری جلد (کل صفحات: 625)

03......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِر فِیْ حُكْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات: 112)

04......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات: 28)

05......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات: 142)

06......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات: 54)

07......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات: 743)

08......امامِ اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَام اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات: 46)

09......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِر عَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات: 853)

10......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات: 98)

11......فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات: 144)

12......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْد وَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات: 85)

{شعبہ درسی کُتُب}

32......الحق المبین (کل صفحات:128)

{شعبہ تخریج}

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کاعشق رسول (کل صفحات:274)

02......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات:1360)

03......بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)

04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ (کل صفحات:59)

05......عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422)

06......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

07......بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات:312) 08......تحقیقات (کل صفحات:142)

09...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56) 10......جنتی زیور (کل صفحات:679)

11......علم القرآن (کل صفحات:244)

12......سوانح کربلا (کل صفحات:192)

13......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

14......کتاب العقائد (کل صفحات:64)

15......منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)

16......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)

17......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)

18 تا 24......فتاوی اہل سنت (سات حصے)

25......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)

26......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249) 27......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)

28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346) 29......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)

{ شعبہ فیضانِ صحابہ }

{ شعبہ اِصلاحی کُتُب }

{شعبہ امیر اہلسنت}

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

"علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ یعنی پرہیزگاری ہے۔" (معجم الاوسط، ۳/۹۲، حدیث:۳۹۶۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-301-4
0101825

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net